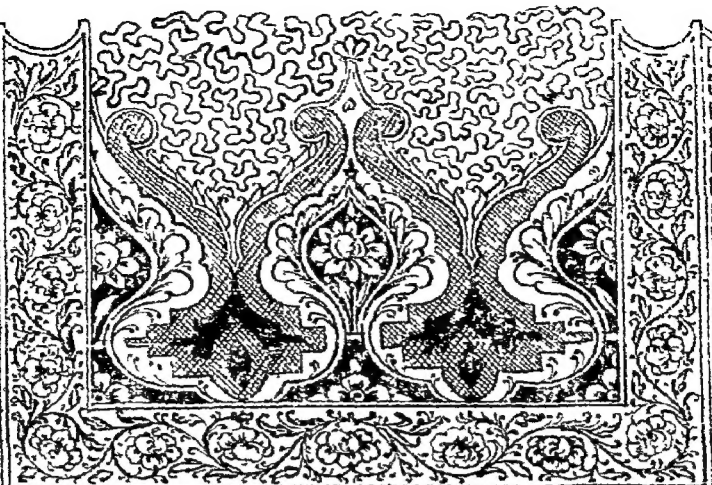


۱۰۱	کسی طاقت اور ہوا دی سختی را عجا کی	۱۰۱	رسول اکرم کا جو چہ سختی اور ہوا تھا
۱۰۹	نہا چاشت کی کچھ کم کو باب اعلیٰ	۸	کہوں تا ہم ملا کر دل ہی نبشت لانا
۱۱۱	راجو کہ یہ دیکھ کا صورت نوافلین	۱۵	بفصیل بیان میں غرضی اور سکوتانا
۱۱۶	قرأت کی بیان میں اس حافظ ابو	۸	بصریح بیان کیا کیا حدیں ایسا نا
۱۱۹	ہر ثابت گئی شافع مشرعی کا یہ فی	۶	کہ روز آگ ہم عاصی کو بخشو نا
۱۲۲	بیان بہتر شرح جناب سرور عالم	۲	جہاں نعون کو خواب غفلت چکا نا
۱۲۳	بیان کی سطح کچی آب کی حکم تواضع	۱۲	نہ بیان خالصین عاجزی سر کو چکا نا
۱۲۶	جناب مستطاب شوامی سلطان آب	۱۴	بیان غفلت اخلاقی برحق چکا نا
۱۲۹	جیا و شرم شکر اتھا زفر نیش کے	۲	حیا منہ ان علم کا کلیجہ کا نپ چکا نا
	ہوا مستلک سدن لینا خون سد کا	۶	کہ اگر ہمہ عمل امراض جسمی ہی چکا نا
۱۳۱	خود رحمت و صلوات آیت بہا تہا ہی	۲	لہ اسامی پاک کا شمار وود آنا
۱۳۲	بیا ویش خیر المرسلین اب کی سکین	۸	ہو عرض فنا کی اپنی طریقی شانا
۱۳۹	سنین عمر کی تعداد موجب آسمی کی	۳	باضاد و ایت بیان را و سنا نا
۱۵۰	قیامت میں کلم انتقال سرور عالم	۱۴	کہ جسکایا کرنا ج تک مہر و لا نا
۱۵۹	رسول اللہ کی میراث میں ک دنیا	۷	محبوب کو ہمہ چاہیہ حبیبی و نا
۱۶۲	مدد کرنا جس کی طالع بیداری کا	۸	رسول اللہ کا دھوا ب میں ارمنا
از شیخ عبد الرحمن حسن		از شیخ نواز علی ستجاو	
کافہ حرمی فی ترویجہ علیہ السلام		قطعہ کتبہ لایسہ قد القہ و نال	
چشم الامان ہذا کتبہ و مقالہ		متممہ کایدال مرشدہ بنیہ	
فی طب و صرف الہم کا حسین		تاریخہ فی مسامعہ بلکہ اللہ	
چو طبع مرغوب خالص علم		چو طبع مرغوب خالص علم	
نشان حسنات خیر الورا		نشان حسنات خیر الورا	
تو سجاو رہبر و بختان		تو سجاو رہبر و بختان	
بیان صفات حبیب خدا		بیان صفات حبیب خدا	



بسم الله الرحمن الرحيم

تعالیٰ شاد کا وصف کہنی میں کب آتا ہی
کہ شکل بید یہاں بشت غمی خاتمہ ہر ہر آتا ہے
ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجانا
کہ تیری ہی وسید فی سلم کافی او تہا تا

دیکھا دمی جب کو امی خلق معبود	بنی کی واسطی اب را مقصود	بیان شافی و کافی عطا کر
سنا خوان جناب مصطفیٰ کر	اتنی آپ کی الطاف نجد	بیان کب ہوں گون لاکھین
فقط میں کیا اگر افرام عالم	قلم امتیاز کی لب کر ہوں باہم	سمندر کی باوین گرسٹیا
بیاٹھوں پرہ الطاف سے اللہ	ہر اک احسان او سکا بی بدل ہی	ہر اک انعام فیض لم نزل ہی
ہر اک بندہ ہی سیر فی فضل باری	کسی طاقت کر ہی نعمت شمای	ہی یکسان یون گون مخلوق عالم
ولیکر خاص اک حمت میں ہیں ہم	وہ رحمت کیا وجوہ مصطفیٰ ہی	نمود ذات فخر نبی علیہ
سزا دار خطاب پاک لو لاک	ہو اجکی قدم سی فخر لو لاک	مجھی شیرین زبانی وی اللہ
کہ ہوں ضرور نعمت مصطفیٰ	ماحت شہر میں چاہتا ہوں	بیجان عرب کا خاک پا ہوں
فضاحت ہو سخن میں ہید و غاہی	فضیحان عرب سی دل لگا ہی	ملی میری سخن کو سنسیں ارشاد
بحق احمد و اولاد احمد		

سبب نظم کا بھی یہ رقم کرنا مناسب ہے | کہ عالم کا کھل کار کیا اسباب لاتا ہے

دراصل طالبان سیر اخبار	سبب بندہ کافی کی گفتار	کہ تہی مدت سی محکومہ
پتہ روز و مقصود ہوا	کی کجی نظم اخلاق سے	احادیث کتاب ترذری کو
ہی کی جو شہاں کا بیان ہے	محبوں کی لہجہ ام جان ہے	زبان ہند میں اوسکو سنائو
رواؤن عاشق کو اور فساد و	سی کھینچ دکی دلیں دست	نیائی آہ پر اتنی حراعت
عذیم الفرتی ہی ہو کی ناچار	کیا جو شورہ میں عقل کو باری	خرد دل یہ سنایا گوش جان
فراغت غیر ممکن ہی جان میں	فراغت کا اگر طالب ہو گیا	پناہی گا کہی مقصود دل کا
غرض اب میں بنام حی قیوم	کتابت ہدی کرتا ہوں مطوم	نظر آتا ہی گو یہ کام دشوار
اگر اس راہ میں اللہ ہی یار	اگر تانت بدیر سی فضل باری	یزودی ہوگی حل مشکل باری
یہ طرز نظم ہی میں ادا ٹھایا	کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا	کہیں ایسا ہی موقع آگیا ہی
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہی	کلام مختصر مرغوب پایا	احادیث کمر کو نہ لایا
نہایت میں کی تشویش توت	سما کی پرندہ اسناد و روایت	تہ آی را دیو کی نام اسین
فقط بات را یہ کام اسین	نہیں جامی بفرص اہل نصا	یہ امر غیر ممکن ہی عیان صا
کہ ہر ہر کا کہان کافی گیت تو	نہو محتاج انصاف سخن گو	تجھی طلب ہی کہ جان جان سی
تجھی کیا کام تحسین جان سے	کہ یہاں تعریف تحسین ہی اہل	سر اسر سجا نہ نیت کو ہی خل
کہ فرمایا محمد مصطفیٰ نے	رسول معنی خیر الورا نے	کہ سچو آٹا الا عمال کی بات
عمل کو ربط ہی نیات کی ست	مدار کار عینا ہے بہ نیت	مدار کار عینا ہی بہ نیت
ہی اخلاص دی	کہ تار و ز قیامت ہو رہا ہے	آلہی واسطی خیر الورا کے
نہی	نہی	نہی

باب مآجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن ابن بن مالک يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالقصير
البارئ ولا بالتصير ولا بالابيض الاحق ولا بالادير ولا بالجمع والقطط ولا
بالسب طبعته الله تعالى على رأس أربعين سنة فاقام علة عشر
سنتين وبأمدية عشر سنين فتوفي الله تعالى على رأس سبعين
سنة وكيس في رأسه وخيطة عشر وون شعرة بيضاء

بدل اسوای عاشقان صورت احمد
سر اسید کونین کا کافی سائے

روایت کی ہی یہ راوی انس ہے	نبی کی یاد ہم نفس نے	کہ تھی حضرت نہ قد اور نہایت
نہی کو تاہ بھی ختم نبوت	میانہ وہ تہ خیر الورا تھا	درازی اور پستی سی چہ تھا
نہ بغایت سپیدی رنگ تھی	یلج محض تھے رنگت اوکی	صباحات ویر طاحت و لوند
میانہ رنگ مثل تہ بالا	وہ فرق پاک پر موی معبر	بجولیدہ نہ سید ہی تھی
عروس وہ موی اظہار کی تھے	بہر آراستی جو لید گے	ہوئی چایس سالہ جبکہ حضرت
عطا کی حسنائی نے نبوت	مقیم کہ تھی پر دس سترک	برشس سن پزیر نہ مین تھی
ہوئی دنیا سی جو رحلت نبی کی	تو عمر پاک پوری سا شہد کی تھی	سپیدی ہوئی شیش و سرین گوتی
لیکن بیس بالون نکت پہونچی		

ح عن ابن بن مالک قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لثوباً
ولا بالقصير حسن الجبر وكان شعرة ليس بجعد ولا سبط الثمر اللون اذا مشى يتكفأ

روایت دوسری بھی ہی انس ہے	کہ خادم وہ رسول اللہ کی تھے	کہ تھی حضرت میانہ قد و بالا
درازی اور پستی سی تھی	بہر تھا جسم والا خوبون سے	جال خوش کن محبوبون سے
سما کی تھی یہ طرز اعتدالی	نہ فرہر تھا نہ لاغر جسم عالی	بیان کیا کچی بالون کا عالم
بجولیدہ فقط نہ راست باہم	اگر چہ گدھی رنگت تھی پیلا	رنگ سرخی کی تھی و سپین چویدا
قدم پڑتا تھا اگ وقت رفتار	دلاور کی طرح قوت سی ہر بار	

سرخ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را رجلاً من عبیدنا
المتکبرین عظم العظماء فی حجة حمراء ما رأیت شیئاً وطأ أحسن منه

برائین عازب یا حضرت بیان اس طرح کرتی ہیں روایت کہ تھی سردار عالم مرد و بالا
میانہ ایک تہا ف دو بالا میانہ قدر اس طرح حکایت کیا کہ تہا نابل دواز کیو وہ بالا
بیان شانوں کی خوبی کیجی کیا فراخی و شستنی و خوشنیدیا گوین کیا جید ابونکا عالم
پیری تھی کان کی کوونگ اوسم لب حسن رخ او کی ریت تہا کوئی ایسا حسین یعنی یکسا
نظر گر نہ آیا کوئی دلستہ جہان میں و شستنی خوشتر ہونی نہ کو رہاں جو سرخ خوش
کرتی وہ ریت جسم شاہ لولا کہ تو او کی کجی ظاہر حقیقت کہ تھی سطر حک و وہ سرخ زلفت
لکھی ہی شایع شکوہ یہاں کہ وہ خدی تو تہا اسطور کی ست کہ تھی و حسین خطوط سرخ بہتر
نہا لیکن تمام سرخ و احمر

سرخ عن البراء بن عازب قال ما رأیت من ذی لہ فی حجة حمراء أحسن من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ شعرہ و عینہ بعبید ما بین التکبیر کہ ذکرنا بالقصیر و لا الطویل

روایت اوسری سنہی مناسب کہ راوی سلی ہی میں بن عازب برا کا دیکھنی انداز محض ار
کو طر عشق ہی ہی ہی نمودار کہ تھی کوئی ذی لہ نہ کیسا لب حسن سرخ میں زبندہ اس
کہ جب احسن خیر الزور اسکا بچوال بد محبت خدا کا وہ بکری: انشق پاک پری
کہ کہ ہون تک وہ لنگی آنکری تھی ہست ہست میان و شستنی پدا ہستی پوینگی او عین ہویدا
قد والا کا تہا انداز اس درازی اور پستی تھی نہ اصلا

سرخ عن علی بن ابی طالب قال لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم را بالطویل و لا بالقصیر شین
الکھن و القدمین ضخیم الارس ضخیم الکراہ لیس طویل السریة اذا مشی
کفانہ فکفوا کما انما یخط من صلب لہ ارقبلہ و لا یبعد مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کہ امام اولیائے علی مرتضی شیر خدای

کہ ایسی تو نہ تھی نہ تم رسالت
 کہ ہوتے مبارک میں طوالت
 غرق یوں ہوا عیان نہ ہی
 سفر زمین و آسمان کی تھی سے
 کہ نہ دست مبارک کی شادہ
 بر طبر و صاف قوت میں زیادہ
 قدم میں آئی زیب و طبری
 سر عالی بانداز بزرگے
 چراگ بیوتہ و عضو و استخوان
 بعنوان بزرگی خوب و زیبا
 خط باریک تھا سینہ ہی زانف
 کچھاموئی مبارک سے بہت حسن
 پیادہ جبکہ چلتی تھے زمین پر
 قدم آگے بیگو پڑتی تھی بڑھ کر
 یہ صورت چال ہی وکی عیان
 بلند ہی ہی گویا میل پتی
 جمال و حسن میں کوئی طر حدار
 نیکامینی اونی الگی نہ ہمار
 کہوں کیا بعد بھی وکی نہ کہا
 جہان میں کی باند رعبا
 یہاں یہ ذکر حسن کی جگہ
 یہاں کب عاشق کی جی کو کل ہی
 ذرا دکا فی آشفہ احوال
 غزل کوئی سنائی کوئی کوفی کمال
 بہار خط ہی و می محشہ
 سہی و ریاض و میشتالی
 قید رعنائی دلجو می محشہ
 ندیکہا ہوز میں پرچنی فرود
 وہ اگر دیکھ لی کوئی محشہ
 کوی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا
 عدم المشی ہی خوی محشہ
 ہمیں ہی ہجہ محراب طاعت
 جہان ہی و گرا برو می محشہ
 دل و جشی ہی بخیر توڑا
 بشوق یاد گیسوی محشہ
 سراب کافی ہی گجای آب
 کہاں تو اور کہاں و می محشہ

رَحِمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْمَطْوِي وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُدْرَدِ وَكَانَ رُبْعَهُ
 مِنَ الْقَوْمِ لَيْكِنَ بِالْجَعْدِ الْفَقِطِ وَلَا بِالْبَسِيطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَطْوِي
 وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ نَدْوِيرٌ أَيْضٌ مُشْرَبٌ أَدْبَجَ الْعَيْنَيْنِ أَهْلًا
 الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاشِ الْكَدِيدُ الْجَرْدُ فَصْرَةٌ شَشْنُ الْكَفَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ
 إِذَا مَسَنَ نَقْلَهُمْ كَانَتْ أَلْبَحْطُ فَوْصِدَبٍ وَإِذَا نَفَتِ النَّفَتِ مَعًا
 بَيْنَ كَتَفَيْهِ خَافَتِ الشُّبُوقُ وَهُوَ خَافَتِ النَّفَسُ صَدَدًا وَاصِدَقُ
 النَّاسِ نَجْوَاهُ وَالْيَنَامُ عَزِيَّةٌ وَأَكْمَحُ عَشِيرَةٌ مِّنْ لَّا بَدَلَةَ هَابَهُ فِي مَخَاطِئِ

مَعْرِفَةِ احِبِّهِ نَقُولُ نَاعْتَهُ لَمَّا رَقَبَهُ وَكَأْبَعَدَ كَمِنْهُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ فرمایا کہ میں	کہ وصالِ جنابِ مصطفیٰ	کہ تہا چمکہ طولِ قیادہ
نہ نہایا کہ ہوتا ہا زبس	میانہ قہ ہی مخدوم دو عالم	سہی قوم و قبائل ہی معظم
میانہ قدمِ طرح کا تہا	کہ تہا مائل دراز کیوں بالا	فقط سہی نہ پرچم پائل انکی
خفی و درستی کی در میان تہ	تنِ عالی نہ فرہ تہا سر اسر	لیخ انور نہ تہا مطلق بدور
کہ کب تہا جو پرتی لیکن غایان	بروی مقدامی دین و ایمان	و پر غور تہا ہی حضرت کے زکات
سینہ ہی تہا نہیں ہی نہایت	دگتی ہی تہا سرخی سپہ	چمکا تہا ہی تہا نور تہا
چشمین کا عالم چسٹم بدور	درازی تہا نور سے نور	بخوبی دربرگی تہا کدہ
تہا ہی در فتنہ و شانہ کپیوند	نہ اکثر بال نہی حضرت کے تن پر	نہ بی مولیٰ کا عالم سب بدن
کہ تہا جو اور کہین اندام تہا صاف	کہ تہا تہا خط مہ سینہ ہی تہا فاف	کف دست و کف یابی تہا
بزرگی تہا ہی مناسب فرہی من	کہ تہا ہی و ریون شایح ہی تہا	بزرگی انکلیو نہیں تہا
خرام ایسا جناب پاک کا تہا	کہ جس ہی طرز جو لانی تہا پیدا	قدم برگندہ نہی حضرت او تہا
زمین پست کو گویا تہا جاسینہ	او تہا ہی تہا ہی جد پر کو چشم عالی	نظر کرتی تہا ہی حضرت لا ابائی
نظر میں نور بیا کی عیان تہا	نہ وہاں دروین دیدن کا تہا	میان دوش ہی تہا مہر نبوت
رسولِ سر تہا ہی ختم رسالت	عطا وجود میں تہا ہی اتود انسان	نکر تی تہا ہی کہی تہا ہی میں رسالت
لب و لہجہ مزین راستی ہی	بجای معنی صادق او نکو گوئی	بلا تہم تہا نہایت نرم گفتار
بغیر کمرست یار و نکی غمخوار	او نہیں جو دیکھتا ناگاہ انسان	جلال شان ہی ہو تہا ہر سان
اگر ہو تہا تھا وقف حسن خوشی	تو کہ تہا دوست او نکو ہر کسوی	جمال حسن کا عام کہوں کیا
کہی تہا مدح خوان خیر الہا کا	کہ کیا حسن جنابِ مصطفیٰ تہا	کہ ان جیسا کوئی میں نہ دیکھا
نظر حسن احمد کوئی خوش رو	نظر آیانہ اون سی قبل مجھ کو	پس پیدار حضرت ہی جہاں میں
نہ دیکھا کوئی کل اس گلستان میں	تو دلِ رحمت و فضل سے	بروی پاک چون مصطفیٰ

ح عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَاتَمَ مُنْتَدِينَ ابْنَ حَالِهِ وَكَانَ وَصَافًا عَنِ
 حَالِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا سَمِعْتُ أَنَّهُ يُصِيفُ إِلَى مِنْهَا سَبْعًا أَلْتَلِقُ بِهِ فَقَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ مَفْخَمًا مَائِدًا لَمْ يَجْعَلْهُ لَوْ
 الْقَسْرِ لِمَا الْبَدْرَ أَطْوَلَ مِنَ الرُّبُوعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الشَّدَابِ عَظِيمِ الْهَامَةِ
 رَجُلٍ الشَّعْرَانِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَلَا فَلَاحِ وَأَمْرُهُمْ شَحْمَةٌ أَوْ يَنْبَغُ
 إِذَا هُوَ وَقَدْ أَرَاهُ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْخَيْلِ أَرْجَ الْمَوَاجِبِ سَوَاعٍ فِي عَيْدِ فَرَسٍ
 سَبْعُ مِائَةٍ يَنْدُهُ الْغَضَبُ أَفْنَى الْعَيْنِ لَهُ تَوَدُّعُ لَوْ يَحْسِبُهُ مَنْ كَمَ
 بَنَامَهُ أَشْرَكَ كَتَّ الْخَيْلَ سَهْلًا أَخَذَ صُلْبُ الْفَرَسِ مَقْلَعُ الْإِنْسَانِ
 دَقِيقُ الْمَسْرِ بَرَكًا كَانَ عَنْقُهُ جِدُّ دُمِيَّةٍ فِي صَفَاءِ الْفِصَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَطِّ بَادٍ
 مَتَامِكُ سَوَاءِ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِضُ الصَّدْرِ رَجِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ خَفِيفُ
 الْكَرَادِيسِ نُورُ الْمُجَرَّدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ الْمَلْبَةِ وَالسَّرَقِ بِشَعْرِ يَجِيئُ فِي كَاسِ الْخَطِّ
 عَارِي النَّدَى وَالْبَطْنِ فَمَا سَوَى ذَلِكَ أَشْعَرُ الدُّرَى عَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاعَالَى الصَّنَةِ
 طَوِيلُ الدُّنْدِ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَتْنُ الْكَفَّينِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ
 أَوْ قَالَ سَائِلُ الْأَطْرَافِ جَمْعُ صَانِ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيرُ الْفَقْدَيْنِ
 يَنْبُوعُهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا خَطُّو تَكْفِينًا وَيَشْيُ هَوْنًا تَمْرِ رُجِ
 الْمِشْيَةِ إِذَا مَضَى كَأَنَّمَا يَخْطُ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْبَغْتِ الْبَغْتِ
 حَبْمًا خَافِضُ الْأَطْرَفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلَ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى
 السَّمَاءِ جُلُّ بَطْنِهِ الْمَلَاخِظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَعُ مَنْ دَفَى بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفائی حسن بکرم رسول مجتبیٰ کی کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال
 رسول اللہ کا تھا و صف حال کیا میں نے سوال اس باجگر خبر دی تھیں خیر البشر سے
 ہوں مشتاق ان باتوں کا جو بیان کر چکے تھے تو حال ہند امجد

سہرا استخوان میں تھی بزرگی	جن جو کچھ کہلا پو شک سی تھا	درخشنده وہ نور پاک سی تھا
یہ کی جس کا چہرہ چاہو اسی	دل تریاب کو تر پاد یا ہے	سستی تعریف کس نور بدن کے
کہ ہی آمد یہاں دیوانہ پن کی	دل مشتاق نی پایا بہانہ	غزل طرہ تہا ہی طرہ عاشقانہ
بدن تہا ایک کان تجھے	عشقر عاشقانہ	غیاں چہرہ یہ تھی شان تجھے
تصور کی صورت نکا بندہ ہی	کہ چا یا دل یہ سامان تجھے	رسول اللہ کی نور حسین کو
بجای گر کہیں جان تجھے	رخ پر نور ہر بالو نکا عالم	بہار سنبلستان تجھے
برودوشں سرو دست مبارک	ستون نور وائر کان تجھے	قدو عالی بحسن اعتدالی
سہی سرو گلستان تجھ لی	نہ تھا کچھ آتش دیدار سی کم	دردندان کالمان تجھے
نگہ سی ہوا پٹکے کی ثابت	گر تھی برق جولان تجھے	نیکہا آہ دیدار مبارک

راہا کافی کو ارمان تجھے

مبارک کافی خدا تو ہوس میں	کہ ہی حتم روایت کا ارا و ا	گلو ی پاک سی تاناف و ارا
خط موتہا کچا باریکت زیبا	سو اسکی شکم سینہ سرور	مٹھ گھوس سی تہا صافی بزار
گلائی دونو شان اور بازو	مژن تھی تربیت کثرت مو	وہ اونکی صدر عالی کی لب
خط موسی رکھی تھی ارجمندی	طویل اندزد دونو دست والا	کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی او کفیش پائین تھی	شایان دونو قدمون میں بزرگی	کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا
لقب ہی سائل الاطراف جنگا	کہا یا شابل الاطراف کافی	کہ حیل او نگینہ کوتی بزرگی
پہان جو سائل و شابل کولایا	ہوا تہا شکم گرا دی کو پیدا	کف پائین سمائی تھی بہرہ خوشی
کہ برتی تھی نین پریمی او بچی	ہوا وارو بوصف پائی قدس	کہ تھی پائی مبارک نرم و انکس
جدا رہی زمین سچن کف پا	کہ پانی او سکی نیچی سی گذرتا	زمین پر جب خرامان آپ جاتی
قدم کو اپنی برکندہ اوٹکا	اونہیں ہوتا خیال میل شیشین	بنری راہ جاتی سرور دین
ہوا یہ حال ہی ارو باخبار	کہ جسم آپ جاتی شذر فگار	تواو سد مٹی عیان ہیہ صاف معنوا
نقدی ہی ہی گویا میل سستی	اد نہیں جٹ کہنا منظور ہوتا	نظر کرتی تھی حضرت سنے عماما

ہست ہستی تہی انگو نکو ہجکانی نظر یعنی سوی باطن لگائے زمین اکثر مشرف تہی نظری
 فلک کم ہر دور ہوتا جسے تال سوچ تہا کیا ہی نظر میں لحاظ اوکئی سایا پتا بھرتین
 بیان کرنا ہی اوی اور یہ بات کہ ہوئی آپ کی اصحاب جسات توبہ ارشاد فرمائی تہی حضرت
 جلو تم مجھی اگی کر کی سبقت عجب اخلاق تہی خیر الور کے کہ ہوں مخدوم پچھی خادم اگی
 سنو یہ اور عادت مصطفیٰ کے کہ ہوتا جو کوئی اویسی ملائی جناب پاک کرینی اوکو خوشگام
 تقدیم سلام دین اسلام

۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان جابر بن سمرہ کی روایت جہین یہ ذکر ہی حمت کی آیت صلح الفم کہا خیر الور سے
 بزرگی تہی دہن میں معنی اوکئی ہوا اند کو لفظ اشکل العین بوصف چشم پاک حد حسین
 کہ انکھ اوکئی بزیبا کی گلان سپید میں کچھ اک سرخی عیاں بیان ہوتا نہیں خوبی کا عالم
 سپید او سرخی کا عالم سبک کہ کوشت اڑی ایک تہی یہ ہی تفسیر منہوس العقب کے

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَصْحَابِيَانِ
 عَلَيْهِ حُلَّةٌ كَحُمْرِ الْمُجَلَّتِ نَظَرْتُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

روایت دوسری جابر بن سمرہ کی تہا کہ شب کو نکاد لڑ پائی سے کہ دیکھا میں جو خیر البشر کو
 شب منام میں نکت قمر کو کہا تہا حلتہ حمرا بدن سین لباس سرخ تہا زمیندہ میں
 مری کچھ دیکھری مضطر نظری کہی او پیر کہی سوی تہم تہی تحقیق سخن نزدیک تہم
 رسول اللہ حسن تہی قمری کیا بیان شوق بی کافی تھا کہ کہی وصف محبوب خدا کا

غزل

گو تری پہ جمال نہ کابل ہو دی منہ تو دیکھو کہ تری نہہ کی قال ہو ماہ کیا سامنی کر آگی اوی خورشید
 دعویٰ نوری خجلت اوی حاصل ہو کیا یہ خورشید کہ خورشید تہا کہ اپکی اگی تہرنا اوی شکل ہو
 شان اطلال پہ آجائیں اگر وہ خسا کہ کو طاقت ہی کہ او سوقت تھا پہاں خجش آ یا نہیں خیزد کہ اعلیٰ
 غمچہ خود ہو باصوت خدا دل ہو ملک نیا کو وہ کیا خاک میں لکڑا جو کی دولت تہا رگزل ہو

آورد باده یون جای مرانالہ و آہ کی مانند اگر جذبہ کامل ہوئی انجی بیٹے دل حشر وہ کہیں
یا آتی شب وقت کہیں اٹل جو لاٹین کر آپ کی تصویر نکیر و منکر کیا عجب گو رمی خلد کی منزل
ہی تناسی فرات کہ در محشر دست کافی مین ترا پایہ عمل بود

۱۱۰ عَنْ ابی اسحق قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهَهُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلُ الْعَمْرِ
ابی اسحق ہی اک مرد راوی روایت اوسنی کی ہی طرح کہ اصحابوں میں میں ابن عازب
کوئی اوسنی ہوا اگر محاسب کہ یعنی تم جو یا مصطفیٰ ہو خبردار جمال با صفا ہو
تبا و کیفیت روی نبی کے کرو تعریف شکل احمدی کی کہ روی پاک محبوب خدا کا
بشکلیت کہی فی القلہ کیا اوسنی نہ تاجرہ و ایسا وہ روی پاک ہی مثل فرمایا

۱۱۱ عَنْ ابی ہریرۃ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْيَضَ كَأَبْيَضِ قُرْطُوبِ
روایت ہریرہ فی بیان کے زبان وصف نبی میں قنات کہ یعنی آب ہی ابیض یا تمام
سید صاف گویا بقرہ خام کہہ اک موسیٰ مبارک میں کلن ہو یا نبی ادا جو لیدہ بن کے

۱۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ نَبِيَاءُ
فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبُ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَوْوَةٍ وَرَأَيْتُ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ نَبِيٍّ بِهِ شَبَهِكَ وَرَأَيْتُ
مَسْعُودَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهِكَ
صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهِكَ وَرَأَيْتُ

وہ جابر ابن عبد اللہ خاص بیان اس طرحی کرتی میں کہنا کہ فرمایا امام مرسلان نے
کہا ہی مرد و کون و مکان فی کہ دیکھ لای گئی مجکو نبی ب کلیم اللہ پر آئی خطرب
اونہیں ناگاہ اس صورت میں پایا تنہا ہی اشخاصوں سی گویا پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا
شبہ عروہ بن مسعود پایا خلیل اللہ پر ہسیم فی الفور نظر یوں آئی گرا ب کیجی غور
توان کی مثل ہی صاحب ہمار کیا یہ اپنی جانب کو اشار

یعنی بن ہوا دنیا میں پیدا
خلیل اللہ کی صورت ہو پیدا
نظر کی اور جو روح الامیں پر
ادبی نگاہ دیکھا پیش نظر
تو اس کی شکل کی تشبیہ بیان
ہی شکل و خیمہ کلی سما یا بن

۱۰۸
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّغْيِيلِ يَقُولُ رَأَيْتُ
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِهِ إِلَّا رَضٌ أَحَدُ رَأَى عَيْدِي
وَلَيْتُ صَفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلْحًا مُقْصَدًا صُلُوكًا لِلَّهِ عَلَيْهِ

سعید تابعی ہی سعید جری
روایت یہاں ہوئی ہی اسی ہی
وہ کہا ہی کہ یوں میں سنا تھا
کلام بوطین اس طرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں و سر مجرم
رسول اللہ کو دیکھا ہی ہم نے
نہیں باقی ہی اب وئی میں یہ
بجز میری کوئی یا میری سبر
کیا یہ عرض میں اوس وئی
مشرک کجی وصف ہی سے
کہا حضور کا کیا کلام تر تھا
عجب شک میں صافی بدن تھا
سما کی ہی شرط کی یہ اطوار
صباحت میں ملاحت تھی نمودار
سلام اللہ کا خیر الورا پر
رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۱۷
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَلَّمَ رَجُلًا أَوْ نَحْوَهُ مِنْ رَجُلَيْنِ

بیان کرتی ہیں عبدالعباس
نبی کی بن عم وہ فصیح الناس
کہ دونو آپ کی دندان پشین
جدا آپس ہی تھی کشادہ آئین
کچھ ایسا فرق تھا اونٹنیں جدا
کہ جس ہی نور زیبا کی عیان تھا
ہر گام حکم بات کی سات
نظر آتی تھی کیا انوار و لمعات
عجائب فرق تھا اونٹنیں و نکلی

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبِيِّ
نمایا جس میں نور و شعلہ
ہر نبی کی فرشتہ کی زبان میں اور کون سے شعلہ

۱۱۸
عَنْ الْجَعْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذُكِرَتْ لِي
حَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ الْخَبَرِ وَجَّعَ
فَمَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِاللِّسَانِ كَقَوْلِهِ تَوْضَعُ أَفْتَرْتُمْ مِنْ
وَضَعْتُمْ وَفُتِّتْ خَلْفَ ظَهْرِي فَظَهَرَتْ لِي الْخَاتَمُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَذَاهَبَ مِثْلُ قُرْآنِ الْحَجَلَةِ

مناسب ہی ہل سکر اسکی نقش کشن کین کبھی یہاں ہی تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت خدیجہ یہ پوچھا گیا ہی کہ سائب کی تین بیٹی سنا ہی بیان کرتا تھا یہ حوال سائب رسول اللہ کا اجلال سائب کہ جب کو میری خالہ سات لیکر گئی سوئی شیشیم خوش کوثر کہا پیریا رسول اللہ دیکھو یہ میرا بہانچا ہی آہ دیکھو کردن کیا عرض تھی وہ لولا کہ کیا ہی درونی اب اسکو غنا کہ شفیق بنے درو مندان فی سکر رکھا دست مبارک میری ہر پہ کف دست مبارک سر پہ پیری دعا ہی خیر میری اسطی کے پیار آب وضو اسل تو ان نے کڑا ہو کر پیش معظم نظر کر یعنی آتش ختم کو دیکھا کہ تھی وہ در میان و شش والا کہ جیسی بزرگ حجلہ کی تہنیر بیان شارح لی کی و طرح تحریر کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پردا کہ جیسی کبک کا بیغہ افزا دوبارہ شرح زہر حجلہ نہی کی کہ تھی وہ نگہ بردہ غروت

۷۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ أَفْرَبَ بَيْنَ كَيْفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّ حَمْرًا مِثْلَ حَمِيرَةٍ
یہاں کہ تا ہی کہ اومی تبول کلام جابر سرہ کو منقول کہا اوسنی کہ خاتم یعنی فی کہی رسول اللہ کی کندہ نہیں تھی بزرگ سرخ تہا وہ ایک عدہ کہ تہا گویا کیو تر کا وہ بخینہ

سَمِعْتُ عَنْ رَمِيْنَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءَ أَنْ أَقْبَلَ الْحَاقِمَ الَّذِي بَيْنَ كَيْفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُولُ السَّعْدُ بْنُ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ مَا أَفْهَرُ لَكُمُ الْوَجْهَانِ
رَمِيْنَةُ لی بیان ایسا کیا ہے کہ مینی آپکا کہنا سنا ہی اگر اوسوقت میں کہ لی اراد تو تھا مقدور خاتم جو مینی کا وہ خاتم آپکی اسل وضع پر تھی کہ ما بین و شانہ جلوہ گر تھی یہ حاصل قرب تہا وقت عمت کہ لیتی چوم میں مہر نبوت غرض یہ ہی کہ فرماتی تھی اسوہ حق سعد سردارِ دو عالم ہوئی تھی سعد کی حبس و زحمت اوسنی کہ یہ ہی سچی حقیقت بیان کرتی تھی یوں محبوب بیان

بلا اوسکی لی ہی عشق سما

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ عَلَى إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَسَفِيهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت بنی کی ابن عم شان بدست باوصاف جناب شاہ ابرار
سنائی تھی طویل الذیل اخبار اسی ہیں بہہ جملہ مختصر ہے بیان مہربنوت کا گرسے
کہا وہ خاتم محبوب یزدان بابین دو شانہ تھی نمایان رسول اسہ تھی ختم رسالت
وہ خاتم یعنی کرتی تھی ولایت

أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَجْمٍ وَبْنُ أَبِي خُبَابٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلَ مَا بَارَكْتُ أَدُنُّ مِنِّي فَأَمْسَمْتُ ظَهْرِي فَمَسَمْتُ ظَهْرِي فَوَقَعَتْ فَوَقَعَتْ
أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعْرَاتُ حَبَّتَيْ عَيْنِي

ابوزید ہمدانی ابن خطب انصار کہ فرمائی لگی ہوں مجھ سے حضرت کہ اسی بوزید پیر پیر پاس آؤ ذکر اسح پشت مصطفیٰ کو
یہہ شکر بات میں فی ناپس اگر پیرایا ہاتھ پشت باصفایہ کہ آئین انجلیان میسری یکایک
بروئی خاتم و مصہر بنوت یہاں کتابی راوی ذکر آیا کہ بوزید عسر میں فی یہہ چہا
کہ تھی کس طرح محض شکر کے خاتم کہا موجود جمع تہہ گرد و ہا ہم

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَرَكَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَا تَدْعُو عَلَيْهِ وَأَرْطَبَ فَوَضَعَهَا بَيْنَ
يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا فَقَالَ صِدْقَةٌ عَلَيْكَ
عَلَى أَصْحَابِكَ فَقَالَ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّهُمْ لَهَا كُلُّهُمْ لَهَا كُلُّهُمْ لَهَا كُلُّهُمْ لَهَا كُلُّهُمْ لَهَا
بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هِدْيَةٌ لَكَ فَقَالَ سَلَامٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْطُوا أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِرَسُولِ
لِلْمُحَمَّدِ وَأَشْرَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ أَوَّلِيٍّ وَكُلِّ آخِرِيٍّ عَلَى أَنْ يَغْسِلَ شَعْرَةَ خَدَيْهِ فَعَمِلَ

فَبَايَعْنِي تَطْعَمَ فَعَسَلٍ سَوَالٍ لِّلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَّ الْأَخْضَاءَ وَاحِدَةً عَنْ سَهَابٍ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمُ الْخَلَّ مِنْ عَائِهَا وَلَوْ كُنْ خَلَّةً فَقَالَ سَوَالٌ لِّلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذِهِ
فَقَالَ عَمْرٍو رَسُولُ اللَّهِ إِنَا غَرَبْنَا فَاذْعَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَلَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَائِهَا

یہ عبد اللہ بن کعب سے کہ اپنی باپ دینا خبر کہ میں یوں بریں سی سنای
یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا کہ سلمان اب کی خدمت میں آیا چہو ہارو نگاہر ایک خان لایا
یہ دوس ہنگام کی ہی حقیقت کہ جب سوی مدینہ ہی حضرت رکھا اوس خان کو حضرت کی
کہا حضرت مرو فارسی سی کہ اسی سلمان تو یہ کہہ کیا چیز لایا کہا اونی کہ صدقہ لیکے آیا
کیا ہی میں نے اس صدقہ کو صحت تہا رمی و سلی یارو کی خاطر کیا ارشاد حضرت نے کہ سلمان
او تہالی اب چہو ہارو نگاہر کہ ہم کہانی نہیں صدقہ کو اصدایہ نگراونی اوس خان کو او تہالی
یہ ہارو کی مثل اوسے روزی کہ حضرت کے اکی خان لاکر کیا یہ اپنے ارشاد کیا ہی
کہا اوسے کہ مدیہ لکھا ہی کہا حضرت نے یہ یارو نگاہر ایدہر کو نا تہ تم اپنے بڑاؤ
یہ ہارو کی بعد سلمان نے نظر کی نبوی خاتم خیر البشر کی و خاتم جو کہ پشت پاک یرتہ
کہ پشت صاحب لولاک پرتہ ہوی سلمان مشرف پیمان کہ لائی آپ پر ایمان سلمان
و سلمان اتہی جو ملک یہود کچھ ایک قیمت معین کی اونی رسول اللہ نے او کو خسریدا
شرفی اور یہ مشروط تہا کہ ختم انبیا خراس کے اشجار چہو دو نکی لئی کرویں طیار
و نخلستان نہ جب تک بارو نہ او کا قابل خوردن نہ ہو رہی مصروف کار و بار سلمان
نہ پیشی اس جگہ بیکار سلمان غرض جو ہمد حضرت نے کیا تہا بدست پاک نخلستان لکایا
مگر ایک نخل خرما کو عمر نے جمایا یا عین اوس عس سیرنی کہوں کیا آپ کی اعجاز کا حال
یہلا پہلا و نخلستان اوس سال کرو نخل ہی کچھ پہل نہ لایا کہ جسکو تہا عمرنی و مان لگایا
رسول اللہ نے یہ گفتار نہ لایا یہ شجر کو سٹے بار عمر نے اس حقیقت کو سنایا
یہ نخل ایک تہا میں نے لکھا او کہناڑ آپ نے نخل عمر کو لگایا اپنی ہاتھوں و مان شجر کو

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ بَعْضِ الْبُحْرَانِ فِيهِ

بِأَنَّ الْبُحْرَانِ لَا يَأْتِيهِمْ مِنْ بَعْضِ الْبُحْرَانِ

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعِثَهُ نَاشِئَةً

روایت ہی ابی نضرہ سے ہے کہ فرماتا ہے چونکہ وہ مقبول کہ تھی جو بوسید با سعادت
یہاں اونی مینی پوچھی تھی کہ حال خاتم حضرت بتاؤ بیان مہربوت کا سناؤ
جواب ایسا دیا خوش شریف نے نہیم مجلس خیر البشر فی کہ خاتم تھی بیان پست نہ پایا
کہ بضعہ ناشیزہ ہی صف جبکہ وہ بضعہ ناشیزہ جو پست رہتا نمایان و تمیز نہ رہتا تھا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ نَبِيتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
مَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَدْتُ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ فَالْقَى الرَّدَّاءَ عَنْ
ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَيْفِيهِ مِثْلَ الْجَمْرِ حَوْلَهَا خِيَلَانٌ كَأَنَّهُمْ أَلْبِلُ
فَوَجَّعْتُ حَتَّى سَتَقْبَلَ فَقُلْتُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَوَلَيْكَ فَقَالَ فَقَالَ فَقَالَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَمْ تَعْلَمُونَ كَذَلِكَ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرُ لِمَنْ يَكُونُ

روایت اب وہ ہوتی تھی کہ بند کہ راوی جبکہ ہی سرخس کا فرزند کہتا تھا نام عبد اللہ اوسکا
سنو بہ قصہ دلخواہ اوسکا بیان کرتا ہی وہ احوال اپنا کہ میں نزد رسول اللہ آیا
جناب شانِ حمت اوسکری تھی میان مجمع اصحاب بیٹھے فدرت ہکذا یعنی کہ دورا
کیا یوں مینی گرد پست الا ہوئی جب آپ اس معنی ہی گاہ کہ تھی مہربوت کی مجھی چاہ
رد اپست مبارک سی گرائی تو جابی مہربینی دیکھ پاسے ہوئی اوس مہر کی مجکو زیارت
کہ تھی وہ در میان و مشر حضرت نمایان مثل مشت دست خاتم کچھ کہ تل اوسکی گرد اگر د باہم
فلو کی کہ ہی شارح فی بیفصیل سرستان تھی گو یا وہ نائل پہر چھی ہی جب میں کی دورا
رسول اللہ کی کو آیا کہ مینی تمہیں اللہ بخشے کہتا مجکو ہی بان وہ حضرت ہی
کہی ہر قوم فی یہہ بات مجکو دعا حضرت فی فرماں یہہ مجکو کہ مینی کہ بان مجکو دعا دی

تھیں یہی تو بشارت ہی عاکی پڑھی یہ مٹی از ہر صراحت بہتہ متغفر لذنک ساری است
 وَاَسْتَغْفِرُ لَذَنِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور گناہ بخشا تو بچی است گناہ و متغفر بچاہتو سب مومن مرد اور عورت کے واسطے

باب مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

یہ کسی شوق گیسوں کیا کافی کو دیوانہ کہ ہر دم وجد کی عالم میں زنجیر توڑ تا رہی
 اب دس سو ہی مبارک کا بیان کیا کہ رشک سنبل باغ جہان ہی انسان فی زلف بیلای سخن کو
 کیا اس طرحی ہی عنبریں بوی کہ موسیٰ شکوہ خیر الودار کی رسول اللہ محبوب خدا کی
 بضعہ کو شہای پاک تک متھی غرض یہی کہ یوں ابھی سنتی تھی کہنا جاتا ہی نظرون میں عالم
 کران بکھونٹا کی دیکھتی ہم غزل پہ دیکھتی جلوہ دیدار کو آتی جاتی گل نظارہ کو آنکھوں میں ٹھالی جاتی
 ہر سحر وی مبارک کی یارت کرتی داغ حیران ل مخروشی مٹاتی جاتی سرشوزیدہ کو گیسو پتھیریں کرک
 دل دیوا کہ نور بخیر نہ پاتی جاتے پای قدس سی و شہائی نہ کہتی نہ کو روکھی والی اگر لاکھ بٹاتی جاتی
 قدم پاک کی گر خاک ہی تہہ آجاتی چشم مشتاق میں بہر کی گنج آجاتی خواب میں دل بیت پیدار ہی تھی و اگر
 بخت خوابیدہ کو ٹھوکری گنج آجاتی دشت تربت میں تیرنی تہ کی چھی چھی دھیان حب و گریبان کی ڈرائی جاتی
 دست صیاد ہی چھٹی جو ہر از دلی ظم چمن کوچہ دلبر ہی کو جاتی جاتی کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتی
 لہ عجاز اگر آب ہلاتی جاتی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَقِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً وَكَأْسًا وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْحِمَةِ دُونَ الْوَتَنِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہن کہ وہ محبوبہ خیر الودار میں بیان کرتی ہیں اس طرح کی بات
 کہ تھی میں غسل کرتی انکی سات بہر اپنی کا ہوتا ایک برتن کہ ہوا صرف بہر غسل دو تن
 بیان یہی مبارک کا کیا حال کہ فوق حمہ دون الوتر دھتھی ہاں فرد تو یعنی غمہ گوش سی تھی

کچھ ایک اونچی مبارک روشنی

سَحَابٌ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبًا مِنْ عَابِدِ بْنِ الْمُنْكَدِ كَانَتْ جَمْعُهُمْ

برادر فرزند عازب کی روایت دیکھائی ہے یہیں راہ ہدایت کہ تھی حضرت براء بن عازب
فراخی اور ملی باعین دو شانہ کچھ ایسی موی المیزان کے تھی کہ زمرہ گوش نک و اُری تھی

سَحَابٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْتَ كَتَبْتَ كَنْتَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِأَجْوَدَ وَلَا بِأَبْطَحَ كَانَتْ مَلْعُ مَسْحُورَةً هَجَسْنَا أَذُنَيْهِ

قنادہ ایک راوی معتبر ہے انس ہی اور سکوناد خبر ہے کہنا اوسے کہا میں نے انس ہی
کہ نہ فی حق حضرت کے کہی انس نے یہ کیا انہما احوال نہ تھی جو لیدہ طلق آبی مال
کہوں یہی تو سید ہی کہاں خمی زور سنی کی درمیان تھی پہنچتی تھی رسول امت کی جان
یہ زمرہ گوش یعنی وقت ارسا

سَحَابٌ عَنْ أَنَسٍ كَمَا بَدَأَتْ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَكَانَ قَدْ دَلَّهَ أَرْبَعُ غَدَارٍ

ابوطالب کی بیٹی ام مانی بیان کرتی ہیں باصا ووق با کہ روز فتح مکہ جبکہ امی
ہمارے یہاں نبی تشریف لائے کیا تھا موی سر کو چار کیسو کہ تھی بافین و اوسدن کی نہ

سَحَابٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى أَنْصَافِ آذُنَيْهِ

انس ہی اور ہی منقول اہل حال کہ بالتحقیق تھی یوں کی مال کہ نصفی گوشہای پاک کہ تھی
بلگوش صاحب لولاک تک تھی

سَحَابٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُنْكَدُ يَكُونُ
بِفَرْقُونَ رُكُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَدُونَ لَوْنَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مَوَافَقَتَهُمْ أَهْلُ
الْكِتَابِ فِي الْمَوَافِقِ بَنِي تَمْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُمْ

یہاں ہی ہی بیان ابن عباس بیان درفتان ابن عباس کہ تھی عادت یہہ مجبوزہ این
سدل کرتی تھی حضرت ابتدائے سدل یہہ تھا کہ یعنی مال سر جین زشت پر پڑتی بلکہ

وہاں تھی شرکان شہ نہ ترق	کہ کرتی تھی مئی سرین تفریق	دو حصہ کر کے موی سر کو
جدا کرتی تھی ایدہر او دہر کو	وہاں اہل کتاب از روی جیل	کیا کرتی تھی موی سر میں جیل
محبت تھی رسول اللہ رکھتی	موافق ہونی میں اہل کتب کے	بہتہا جس چیز میں کچھ حکم آیا
کیا کرتی تھی حضرت سات اونکا	پہر اسکی بعد تہا یہ ایک حال	کئی دو حصہ فرق پاک کی اہل
نکالی ناگاہ یعنی موی سرین	جدائی کی عیان شام و سحر میں	

ح عن مجاہد عن ام ہانہ قالت رأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابہ شرا کریم

مجاہد نام ہی جو ایک راوی ہے	پیدا ہونی ام ہانی ہی خبر دے	کہ نہت عم حضرت نبی کہا ہی
جو کہہا اپنی آنکھوں ماجرا ہی	بیان کرتی ہیں احوال غدار	کہ نبی ص صاحب اربع صفات
جناب مصطفیٰ نبی موی سر کو	کے ہاتھوں میں تھامے ہوئے	کے ہاتھوں میں تھامے ہوئے

باب مَا جَاءَ فِي تَجَلُّلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عن عائشہ قالت كنت اجلس راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض

طریقہ ایک تہا جسطرح نگہی کی کرنے میں

کروں کیا وصف ام مومنان	جناب عائشہ صادق زبان کا	کہ عروہی نام وین پہنچا یا
صرحاً مسئلہ او سکوت یا	کہ میں در حالت عذر زمانہ	کیا کرتی تھی حضرت میں شانہ

ح عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی کعبۃ النبی

ذہن راسہ لیسر فی حینہ یسیر فی القناع حتی کان ثوبہ نقب زیات

انس کا کیا کلام جانفزا ہے	کہ وہ خام جناب پاک کپڑی	بیان کرتا ہی عادات نبی کو
خوش آتا ہی بہت یہ ذکر جی کہ	رسول اللہ کی ایک ایک عادت	ہزاری واسطی شہیری عبادت
یہ عادت تھی ہی وارد خبر میں	کہ روغن ڈالتی تھی آپ سر میں	اونہیں عجب تھی وشن کی
بہت محبوب تھی روغن کی کثر	یہ تھی حضرت کے خوی جاودا	محاسن میں گیرنی تھی شانہ
کہا کرتی تھی کیر ایک سر پر	کہ جس ہی پونجیتی موی مجہر	جو بالوں سی کہ رہا تھا ہماروغن

وہ کچھ اجنب کر لانا تھا تو میں یہ باعث کثرت تدبیر کا تھا وہ کچھ ایسے بڑے مان ہو اس

۳۳ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد
التیمم فی طہور ہذا اذا تطہر فی رجلہ اذا تجل فی انعالہ اذا انتقل

ہو اسقول ام ہونمان سے جناب عائشہ صارتی بانی کہ کہی تھوشت تہی حضرت یمن کو
بہت کاموینست بہتین کو یمن سی ابتدا کرتی وضوین یمن سی شاہ کرتی آپ سوین
یمن سی ابتدا غسل کرتی

۳۴ عن عبد اللہ بن مسعود قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخجل

یہ عبد اللہ کیا نیکو ہے کہ بار صحت خیر البشر کہا اوسنی کہ حضرت نی بھی
نہی یعنی یہی حضرت نبی کی کہ کہی ہو شغل جاووا نہ کرین ہاں ایک دن کی ہو شغل

۳۵ عن حمید بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حمید عبد الرحمن کہتا ہے کہ اسی شخص سی ہنی ہا کہ حضرت کی اوسی صحت تہی خجل
بیان کہتا ہوں ہر ماقل کہ یہ تحقیق عادت ایک تھی وہ کرتی ایک دن کی بعد کہنے

باب ملحاء فی شرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن قتادۃ قال قلت لانس بن مالک هل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیکن ذلک انما کان شربا فی صدغہ ولیکن ابوبکر خضب باحنا وانکم

بیان شاہ و تدبیر ہون ہو ہو چکا کا فی اب الی آپ کی پیری کا بیان مذکور آتا ہے

آتا ہے ایک مرد مشقی ہے انس سے یہ روایت انس کی کہا اوسنی انس سی ہنی ہو چسا
خضاب ہو ہی حضرت لی کیا تا انس بولن پہنچی تہی ایدہ نوبت کہ کرتی رنگ ہی ہا لون ہن حضرت
انسو اسکی نہیں ہوسی ہی من سفیدی کہہ نمایاں کہنٹی من ولیکن حضرت بوکر صدیق
کہ ہو رضی خدا فر ہو تحقیق اونہون نی ہون خضاب ہو کیا تا کہ وہ رنگ حنا و کم کا تھا

سُحْرُ عَنْ ابْنِ قَالٍ كَعْدِ مَنَّا رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتِهَدَا أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً بَعْضُهُمَا

انس نہی بلکہ انہی ہی عجیبہ واقف حال نبی ہی بیان کرتا ہی رہا ہے
عیان ہی جس ہی انداز محبت کہ یعنی جبکہ با نوین سپیدی جناب سرور عالم کی انی
کیا مینی جو کتنے کا ارادہ نیائی بال چوڑہ سی زیادہ سرور شمس مبارک میں ہی
جو کمال آیت او مینی اس قدر تھی

سُحْرُ عَنْ ابْنِ قَالٍ بَنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ شَيْبَةَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَادَ هَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْبٌ فَإِذَا لَمْ يَدْ هَنَ رَأْسَهُ

ساک حرب بن اویسی سے کہ مینی ایسا جابر ہی سہا ہی کہ پوچھا پوچھنی والی فی اوس سے
کہ حال پیری حضرت بتاوی کہا جابر بنی سائل ہی کہ سنے کہ جب بدہن تھی وہ نہر میں کرتی
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں کہ کتنی بال ہی حضرت کی سر میں جو ہونا اتفاق ایسا ہی اونکو
کہ بدہن ہی آپ کی سو تو موتی ہی سپیدی صاف ظاہر بفرق پاک بد شفاف ظاہر
سُحْرُ عَنْ ابْنِ قَالٍ بَنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ شَيْبَةَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَادَ هَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْبٌ فَإِذَا لَمْ يَدْ هَنَ رَأْسَهُ

کیا آگاہ نافع فی خبر سے خبر اوسنی سنی ابن عمر سے کہ کتنی شہی سوا اسکی نہیں حال
کہ تباہہ آگاہی ہی کا احوال کہ یعنی اونکو جابری سپیدی قریب میں مویا ہی سپیدی
سُحْرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبِبْتُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَشَبْنِي هُوَذَا لَوَاقِعُهُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَتَحَايَتُ لَسَاوُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

مقیہون میں ظم بن عباس بنی کی ابن عمر میں ابن عباس بیان کرتی ہیں یہ احوال تحقیق
کہ یار فار وہ بوکر صدیق جناب سرور عالم ہی بولی وہ یعنی ایک درود غم ہی بولی
کیا حضرت نبی اسد اب تو بڑا پایا آگیا تحقیق ہم کو جواب اونکو دیا حضرت فی انی
کیا تفصیل ہی شاہد ہمہ حال بنایا بلکہ سورہ ہود سے پیر کیا ہی ہول والا واقعہ فی دیگر
انہور مرسلات و سورہ غصم دکھاتی ہیں مجھے پیر کا عالم کہوں کیا حال کس کثرت کا

کہ جسکی ہول سے آیا نہ پایا

ح عن ابی حمیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ ﷺ قال قد ثبت قال شیبۃ ھود و لھوھا

روایت کر گیا ہی جو حیفہ ہمارا رہنمای جو حیفہ بیان کرتا ہی و شیرین عطار
کہ یاروں کی کہایوں میں حشر کہ یعنی دیکھتی ہیں تکرہو حسم عیان ہی آپ پر پیرے کا عالم
کیا ارشاد ختم انبیائے جواب ایسا دیا خیر الورا نی کہ سورہ ہود اور ہنون نی اوکی
دیکھایا محکو بہ ہنگام سیری

ح عن ابی رستم التیمی قیل الیاب قال اثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و سعی ان یمشی
الی کل قاریۃ فھلت لک لیتۃ ھذا نبی اللہ و علیہ یوبان خصمان و لہ شعر قد علا کالتیث

ابی رستم بیان کرتا ہی آپ کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا جہاں تھا ہیری سات و ستر
کہ دیکھ لائی گئی سرور عالم کہ اس میں نی جسد و لکھو بکا بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ کی اوس وقت تن پر وہاں ملبوس تھی و نوٹ بن خضر ہیری پوشاک یعنی زیب تن
بیان ہوتی نہیں خوبی بدکی یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا کہ مجھوروں کی نی جوش کہایا
نہ دیکھا آہ اوس زمینہ تن کو ہیری پوشاک میں شک جمن کہ لکھی آہ صورت مصطفیٰ کی
رہی محشر ملک حسرت یہ باقی بس آب ای کافی چھوڑنا کام کہ پنچ قیل او سی بہ با نام
بیان کرتا ہی راوی حال ہو کہ بنی کی موسیٰ الہر مشکو کو کہ تبا و نہر نمایان شیک حال
مگر شے ہی تھی آپکے بال ہوا ثابت باندہ رسیدی کہ و شے ہی آغاز رسید

ح عن سہال بن حرب قال قیل لجاہل بن سہمۃ اککان فی رؤس رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ و سلم شیب قال لکنی فی رؤس رسول اللہ ﷺ
علیہ و سلم شیب لا شعاع فی مفرف رأیہ اذا دھن و آراھن الدھن

ساک حرسے ہی قیل نقول کہ جابر یون ہو ایک برسٹول کسی لیل نی پوجا یعنی اوس
کہ فرق پاک میں خیر الورا کی ہوئی تھی کچھ بیدار سیری نمودار غرض یہ ہی کہ کہ محکو خبشر

جواب ایسا دیا جا رہی ہو کہ تو ہی ایسی تو سر میں آئی ہو کہ تو ہی اونکی غرق میں پہنچا کر
 کہ تھا اون پر عیان طرح کا حال کیا کرتی مگر تہیں جس میں سیدی کہ جیالیتی تھی تہیں

باب فاجاء فی خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اح عن ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابن ابی قحافۃ قال قال ابن ابی قحافۃ
 هذا فعلتکم شہداء قالوا لا یجوز علیہ قال ورایت الشیبۃ اخرج قال ابو عیسیٰ هذا
 احسن شیء وری فی هذا الباب وراویہ عن الزواہد الصمیمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرغ من الخوض

ارادہ ہی جو کہنہی کا مضامین خضابی کی

ابو ہریرہؓ کی رنگین رویت کہ آیا میں سوی ختم رسالت مرا فرزند تھا ہریرہؓ

کہ فرمائی لی یوں آپ جہمی یہہ بیٹا ہی ترا میں نی کہا ہاں گویا کا ہوں سپرشی خزان

جواب ایسا دباخیر الورا نے جناب شافع رو مجھ سے زانی خاست یہہ کری تھہر نہ ہر خیر

نہو دی تو ہی خائن بہر فرزند کہا راوی نی بس میں نی جو بچکا غایان شیبہ حراپ کا تھا

یہاں کی ترندی نی ایسی تحریر کہہ ہی اس بات میں جس یہہ تحریر گری اور روشن تر رویت

کہ سیری کو نہیں بھیجی تھی حضرت

ج عن ابی ہریرۃ سئل ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم

یہہ یو جہا ہو ہریرہؓ کے نی کیا تھا کیا خضاب مجھ نے نی جواب طرح کا سائل نی پایا

کہ حضرت نے خضاب امون تھا

سج عن ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یخرج من بیتہ یغسل راسہ ویدعہ او قال ردعہ عن خجلہ مشک فی دھنہ

ہی مروی رویت بہر مذہبی بشیر خوشخبر کی اہلیہ سیہ کہا اونکی حال اس طرح کا تھا

رسول مد کو یوں میں نی دیکھا نکلتی تھی جناب پاک گہری ون ہی فرق مبارک کو چٹکتی

چٹکتی تھی ناپنی موی سر کو کہ آب غسل سی تھی تر ہر مو لگی کچھ چیسر تھی بر فرق

کہو ہوتا تھا اگر جب کا ہو یا کہ راوی کی یا فرخ خاں سے
کیا شک شیخ بن اسیر بنایت

ہج عن ابنی قال رایت شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطرباً قال قتاد ولخبرنا
عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال رایت شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند انس بن مالک مضطرباً

انس کہتا ہی کیا یہی یہ حال رسول اللہ کا مضطرب تھا بال بیان کہ تا ہی بیان یہ بات تھا
کہ عبد اللہ بن مسعود سنا وہ راوی بنون خبر دیتا ہی کہو انس کی پاس کیا آب کا ہو

فرض یہ ہی کہ تھا مضطرب ہاں باب اللہ فی کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کہ تا تھا عبد اللہ بن مالک

ح عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تملوا بالانثی فانت
یجملوا البصر ویبلیت الشعر وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کانت لہ مکحلة ینکحل منہا کل لیل ثلثۃ فی ہذہ وثلثۃ فی ہذہ

ہو تا بہت حدیثوں ہی جو دعیف سر نہ تھا تو اب کہو ہر کل جو اب کہ خوش آتا ہے

یہ عبد اللہ بن مسعود خبر ہی ہاں راوی نور بصر ہی بیان کرتی ہیں حضرت کی باں
کہ وہ انکو نہیں سہرہ چھٹائی کہ بس تحقیق وہ سر مد بانسان بصارت کی تین کہ تا ہی باں

وہ سر مد نوی مرگان ہی جانا بہت نور نظر کو ہی بڑا تا بیان کہ کرتی ہیں یہ ہی بن عباس
کہ تہی اک سر مد والی اپنی پاس ادسی سی آپ لیتی ہی سر مد پیشہ رات کو دیتی تھی سر

دیا کرتی تھی یہی سر مد حضرت ہر اک چشم مبارک میں سر مد

ح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینکحل قبل
ان ینام لایا تمیڈ ثلثا فی کل عین وقال زید بن ہارون فی حدیثہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان لہ مکحلة ینکحل منہا عند اللؤم ثلثا فی کل عین

کہا عباس کی انا پسر نے خبر حال اخبار و سیرت کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے
سبارک چشم میں سر مد لگا یہ تھا ہر کام مضطرب اور نچا سول کہ پیش از خواب کرتی چشم کو

ہر اک چشم نورین سے کرت لگاتی سر پہ اٹھ کو حضرت محدث ہی نرید ابن ہرون
 ادا دسنی کیا یہ اور مضمون لہ تھی اک سر پہ وان از حضرت اوسی سی آپ وقت اشترا
 لگ لیتی تھی سیل سر پہ ہر کر **سج** عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْبَصَرَ وَبَيِّنَاتِ الشَّيْءِ

لہا ہی جابر روشن بانی لہ فرمایا رسول انس جان کہ لازم سر پہ اٹھ کو جس سنانو
 رہو دیتی بوقت خواب مانو۔ ٹیا کرتا ہی روشن وہ بصر کو جاتا ہی وہ سر پہ اٹھ کی سنانو

سج عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْبَصَرَ وَبَيِّنَاتِ الشَّيْءِ

سنو اب یہ کلام ابن عباس لہ ہین وہ علم دین میں آفتہ الباک رسول البصر کی بہانی چاروا
 بانی آپ کی کرتی ہین اٹھا لہا یعنی یہ خیم عرب نے جناب مصطفیٰ محبوب بانی
 کہ اٹھ بہترین توتیا ہی تہا ہی واسطی کحل صفا ہی ضیا نور نظر کو اس سی حاصل

سج عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْبَصَرَ وَبَيِّنَاتِ الشَّيْءِ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْبَصَرَ وَبَيِّنَاتِ الشَّيْءِ

خبر منقول ہی ابن عمر سی ندیم مجلس خیر البشہ سی لہا فرزند یار مصطفیٰ نے
 لہ فرمایا رسول مجتہا نے لہ یعنی تم یہ میری بات مانو سد اٹھ کو تم لازم ہی جانو
 لہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہی بصر کی واسطی عین جلا ہی نظر پاتی ہی بس تا یہ اس سی
 مرہ کی واسطی تاکہ اس سی

باب ماجاء فی لیالی **سج** عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْبَصَرَ وَبَيِّنَاتِ الشَّيْءِ

سج عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْبَصَرَ وَبَيِّنَاتِ الشَّيْءِ

انہوں کیا تجتہا عالم باس مصطفیٰ کی کا یہ چرچا عاشقون کی میر ہین سنانو

آریان حامیہ ہان شویدہ سر لہ ذکر کسوت خیر البشر ہی یہ کہیں پر شاک کا مذکور یا
 لہ شتاون کی لنی جوین یہ حضرت ام سلمہ کی رتوشت دل صد چاک کو دیتی ہی رات

حضرت کو بھی خوشاک تھی

محبت ہی زیادہ دیرین تھی

عَنْ أَنَسٍ بَنِ مَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمْ يَسْمَعْ

کہا راوی نے اس کی زبانی کہ تھی اس طرح فرماتی ہوئی بیان آستین پر ہن میں
بہد کی تھی کہ برافشانی سخن کہ حد آستین حضرت نبی کی بعد بندہ دست پاک تک سے

عَنْ قَدْرَةَ قَالَتْ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَهْطٍ مِنْ مَرْبَةِ لَسْبَاعَةَ ابْنِ

قُبَيْصَةَ لَطِيفٍ أَوْ قَالَ زُقَيْصَةَ مَطْلُوقٍ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي حَيْبٍ قُبَيْصَةَ فَسَمِعْتُ لَحْظًا

بیان کرتا ہی آخر مال اپنا کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کی آیا ہوا حاضر حضور باصف میں

بِشَابٍ سَدِّ بِاصْطِلَامٍ مَرْبِئَةٍ سَيِّئَةٍ أَلَى جَوَائِظِ اَوْنِیْنِ کی سات میں آیا باظہار

ہوئی تھی اس سے ہم کی موجود رسول اللہ کی بیعت تھی تصور تحقیق بیان یہہ واجبہ اتنا

قبیصہ سرور عالم کہولا اتسا کہولا اتسا کہ پیدہ ہن کا کہہ کہاشکیک کا راوی نے کلمہ

بہر صورت یہہ ہی غصہ ہوید کہ تھا اس دم گریبان پکاوا میں لایا ہاتھ کو اپنی بڑائی کی

گریبان میں قبصہ مصطفیٰ کی دیا بوسہ بروی خاتم پاک ہوا یعنی بایں دولت شرفناک

بیان شتاق کو رقت کی جاہا مقام شریک ہی حسرت کی جاہا ہلا کا فی نہ کیونکر جو شہنشاہی

کہ دست غیر بہ دولت اوراد حسن ساجت وغیرہ یادوں جاگ گئے بیابا

نظر بیان غنیمت کی تاراج ہاٹا کہہ کی طرح کیست بہر گریزی جان

تکلف طرفہ تیری روانہ کا عالم ہی کہ جاتا وجہ کی عالم میں خدایا باہر دیکھا کی تیرے جوتی نے نہا ظلیت قمر

نظر کر ابو شریک فرما غم ہاٹا نفس میں سرور کا بعین اس کا کفر کہولا ہی سیدہ ابوبکر لطف دان

عَنْ أَنَسٍ بَنِ مَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ وَهُوَ مَشْيُوعٌ حَتَّى أَصَابَهُ

بَنُ زَيْلٍ عَلَيْهِ تَوْبٌ فَنَسِيَ عِلْمَهُ تَوْبٌ تَوْبٌ فَصَلَّاهُ بِهَرَمٍ

اس کرتا ہی یہاں اسی روتا کہ باہر آئی تھی ختم رسالت وہ اس انداز سے شریف لائی

کہ تھی تمکید اسامہ پر لگائی اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا ٹکیہ ہوا تھا

جناب پاک کی اوس وقت تک کہ بیا تھا جامہ قطری بدن میں جپا تھا اوس میں اونکا جسم والا
 تن والا یہ تہا وہ ثوب زیبا پہر اسکی بعد ہوتا ہی یہہ اثبات پڑی بلکہ نارا صاحب کی سائے

۳۴ عَنْ ابی نَضْرَةَ عَنْ ابی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَاءَهُ بِأَسْنِهِ عِمَامَةً أَوْ قَبِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 كَمَا كُنْتَ تَخْتَارُ اسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

روایت ہی ابی نضرہ سے مروی کہ وہ راوی لقب ہی جکا خدر بیان محسوس کیا اوس تفتی نی
 محدث مقبرہ یار نبی نے لہتی حضرت باین عادات مانوس لہ جب کرتی تھی کپڑی کو بلوں
 جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے روا پیر ہن کا نام لیتے بیان کرتی جناب نیک فرجام
 عمامہ کا زبان پاک سی نام غرض یہہ ہی کہ جو کپڑا پہنتی اوسیکانام لیتی تھی زبان سی
 پہر اسکی بعد فرماتی کہ یارب تجھی مخصوص ہی حمد و ثناب مجھی پوشاک یہہ جسی ہنالی
 بیان کس طرح ہو حمد الہی سوال اپن محسوس کرتا ہوں جدا یا میں اس کپڑی کی خیر و عفت کا
 ہوا جس خیر کی خاطر یہہ طلبا الہی ہو وہ خیر اسمین نمودار امان ہی اسکی شریسی یا الہی
 بجا لینا صبر سی یا الہی بجا اوس شریسی جو اسمین کہا کر واطیار یہہ شہر سی ہوا

۳۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثَّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ أَحَدُهُمَا

انس فرزند مالک نے کہا ہی لباس پاک کا جو جامہ سی لہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ
 تامی کسوت والاسی جبرہ بہت جبرہ پہنتی کر کی محبوب نہایت اوسکو کہتی آپ مرغوب
 مگر تفسیر میں جبرہ کی کافی ہوئی میں مختلف آپسین ہوا کوئی لہتا ہی یہہ شایان سخن
 غرض اس سی مگر برو میں کوئی کتابی بیان بہ بات جی لہ ہی جبرہ سی رنگ سبز طلبا

۳۶ عَنْ جُمَيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً تَمُرُّ كَالْبَرْقِ سَاقِيَةً قَالَ سَعْيَانُ رَأَاهَا حَمِيرًا

کلام جو حسیفہ مقبرہ ہی کہ وار دیشہ اس سی خبر ہی بیان کرتا ہی احوال ہی کو

لہ دیکھا میں نے یوں حال ہی کو یہ تھا انداز محبوب خدا کا۔ بدن میں خلہ خراکبیا تھا
 مری نظرون میں ہی گویا وہ لہ تھا ساق نبی سی نور توام لیا سفیان اویسی فی اشارا
 لہ تجھو بیان گمان تو ابی ایسا۔ لہ جس خلہ کی یہ تعریف کی ہے وہ خلہ جبرہ حضرت نبی سی

عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنِ عَلِيِّ بْنِ عَارِبٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَسَنَ
 زَيْ حُلِيِّهِ خَلْعًا مِنْ سُورِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمَتْ جَمْعَهُ لَتَضْرِبَ قَرِيبًا مِنْ مِائَةِ

ابی اسحق نے کی درفشانی لہ بھی ابن عارب کی زبانی بڑا ابن عارب کہہ رہا تھا
 کہ میں نے ایک ہی ایسا نہ کیا لہ یعنی اس طرح کا وہ بشر ہو لباس سرخ میں زیندہ تر ہو
 غرض دیکھا تو دیکھا مصطفیٰ کو تجو بی طاق محبوب خدا کو لہون کیا خلہ خراک کا عالم
 تو زریا پہ جو زیبا تھا ایدم وہ کیسہ و دوش پر چواری ہی بہاری تازہ تر دیکھلا رہی ہے

زری حسرت کہ وہ کیسہ و دیکھا سحر دل

نہ پوچھو گشتہ دیدار کا مال فروغ عارض کلہوند یکھا رہی اکثر کف افسوس طلق
 نہ اون ہاتھوں کا دستبنو یکھا ہزاروں کی ٹپنی کا تماشا نفس میں قونی او کلر وند یکھا
 بہلا کہی کہ کیا دیکھا جہان اکرا کانی فی بیان تکوند یکھا

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحْضَرَانِ

ابی رمتہ بیان کرتا ہی ایسا روایت کو روان کرتا ہی ایسا لہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو
 ہر گت کی او بھی چا دین و

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحْضَرَانِ
 مَلِكٌ مِنْ عَمَلِ عَمْرٍاءَ وَقَدْ تَقَضَّتْ فِي الْحُلِيِّ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

رویت ہی زبان قیلہ سی ساراوی فی بنت خمرہ سی دوستورہ بیان کرتی ہی ایسا
 لہ میں نے نہ دیکھا نظر یعنی جو کی حضرت کی تیق قوتی و وجاہہ کہنہ بدن پر
 عیان یہ بھی ہوا دیکھی بیان لہ رنگین تھی وہ رنگ عرقاں مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا

کہ اوسکی زندگی عرصہ ہوتا تھا طوالت اس خبر میں بیشک ہے کہ اراوی فی بیان پر مختصر ہے
 ح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم خيا بياض من
 الثياب ليلا بتم احياءكم وكونوا فيهما موتا كما فاتها من خيا رثيا ريكتم
 بین اس خبر کی ابن عباس بیان کرتی ہیں حال فضل الیہا کہ یہ ارشاد ہی خیر الورا کا
 کہ پہنوں تم سفید و صاف کپڑا یہ لازم ہی لباس اوسکا بناو غرض اسامیشتن اوس سی باجو
 برای زندگان ترنیں لے کر و موفی بھی تکفیر ہے کہ بالتحقیق یہ کپڑا بہلاست
 تمہارا بہترین جامہ ہے

ح عن سمرہ بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 البسوا البياض فانها اظھر واظیف وكونوا فيهما موتا كما

بیان فرزند جندب نے کیا ہی کہ یہ ارشاد ختم انیا ہے کہ پہنوں تم سفید و صاف کپڑا
 کہ ہی تحقیق یہ تو پاک ستہرا کہنا ہی اور یہ حضرت بنی کے اسمین و کفر و ویکو اپنے
 ح عن عائشة قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة وعليه ثوب من شعر

ابا محبوب محبوب ربی جناب عائشہ صاحبہؓ کہ کبھی صبر دمخت و وعلام
 حبیب خاص حق ذات کرم ہوئی اسطرح سی اوسدن کہ اور نہ ہی تمی کلیموی اسود
 ح عن المغيرة بن ابی اسلمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس حبة رومية صنفقة الا كان
 ہوا بابت باسناء و غیرہ کہ حضرت فی کیا ملبوس تھے اور حضرت رومی زمین تھا
 عرصہ یہی کہ وہ نیک ترین ہوا اور وکر یہ ہی خبر میں کہ اس خبر کو پہننا تھا قرین

باب ما جاء في عيش رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح عن محمد بن سيرين قال قال عبد الله بن عمر وعنه ثوبان مستقان مرگان
 فتخط في أحدهما فقال في خط أبو هريرة في الثوبان لقد رأيتني في أحدهما

إِنَّمَا بَيْنَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَرِ عَائِشَةَ مَفْشِيًا عَلَى عَجَلٍ
 الْجَنَاحِ فَيَصْعُقُ رَجُلًا عَلَى عَجَلٍ يَرَى أَنَّ نَبِيَّ جَنَّتْ وَأَعْيَانِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجَوُّ
 خَيْرٌ شَيْءٍ رَسُولِ اللَّهِ كَانِي سَنَا تَابِي

محمد ابن سیرین تابعی ہے	بیان کرتا ہے حال واقعی ہے	کہ بیٹھی ہو ہریہ پاس ہم ہی
یہ حالت دیکھنی اوسکی بہم ہے	کہ نہی قسم کمان کی پارچہ دو	کیا رنگین کل احمدی اذکو
غرض اوڑھی ہوئی وہ ثوب نکین	جلیس نرم تھا باغ و نمکین	بجس اتفاق ناکہ سینے
ہوئی معلوم ہتی میں گرنے	کنارہ ثوب نکین کا اوٹھایا	صفائی کی لئی بیٹھے پرلایا
غرض اوس مقدانی سادہ پن	جو مینی صاف کی پوشاک تن	پہر اسکی بعد وہ یار پہر
کہی تھا لفظ پنج رخ کو شکر	کہ توئی ہو ہریہ پتہ کیا کیا	لہ مینی پاک یہ جامہ بنایا
قسم کہا تا ہون میں اپنے خدا	کہ میں نہ حقیقت اپنی دیکھے	رسول احمد کا منبر او وہ تھا
ایہ ہر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا	ضعیفی سی جو غش میں لکھا	بیان حجرہ و منبر گرا میں
بڑا تھا غش کے حالت میں	جوانی والی آئے تھی بان	نیزی گردن پرکتی تھی کو
سمجھتی تھے گردو نہ ہم کو	بہلا بھلو کمان دیوانگی تھی	غری اوپر تو شدت ہوئی کی تھی
عزیز و غور کرنی کی یہ جا	فقط قصہ نہ یہ اصحاب کا ہی	رسول اللہ کی بہی اس جان
اوٹھاسی کیا نہ سختی اشجان میں	کہوں کیا آہ یوں حضرت ہی	گزار ہی بیشتر دودھ مہنی
ہوئی روشن کہ میں اصل		رہی اس میں بان تکلیف دنیا

ح عَزَّ وَكَلَّابْنُ دِينَارٍ قَالَ مَا شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ فِعْلٍ
 وَخَيْرَ كَلِمَةٍ ضَعِيفٌ قَالَ أَلَيْسَ أَتُجَلَّاءُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّعِيفُ قَالَ أَيْضًا مَا ضَعِيفٌ
 رَوَاتُ مَالِكٍ دِينَارِ سَيِّدٌ كَهْ يَهْدِي رَاوِي خَيْرَ سَيِّدٍ كَهْ أَوْ سَيِّدٌ خَيْرُ مَصْطَفَا
 شَفِيقُ زَمْرَةِ شَاهِدُ كَدِّهِ زُرُوتِي سَيِّدُ يَوْمِ نَهَارِ كِهْ يَهْدِي رَاوِي خَيْرَ سَيِّدٍ كَهْ أَوْ سَيِّدٌ خَيْرُ مَصْطَفَا
 رَسُولِ اللَّهِ لَكِنْ ضَعِيفٌ كَهْ يَهْدِي رَاوِي خَيْرَ سَيِّدٍ كَهْ أَوْ سَيِّدٌ خَيْرُ مَصْطَفَا

١٢٠
عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُفَيْنِ اسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ قَضَى. وَمَسَّحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ خیر بشر ہے یہاں سے اوپر بڑی کھدائی ہے پذیر کی اپنی کہتا ہی وہ گفتار
 نجاشی تھا جو وہ جیش کا سردار بطور ہدیہ ایک موزیکل جوڑا رسول اللہ کو تھی دینی بھیجے
 یو اثابت کہ اوں موزیکل سیاہ محض تھے دو نو نکلت پہن کر اوں کو ختم انبیاء نے
 کیا ہر جو وضو خیر الوداع غرض فارغ ہوا کان دکر کیا ہر مسجداں پر دست برد

بیان کرتا ہی شعبی ہر روت
 کہ ہی اوسکو مغیرہ سی سمات
 جوڑی اوسنی کی نوریکار
 حضور پاک میں جب آئی نور
 رخص یہ ہوا وچ کا مقبول
 دیا عامر فی لیکن اسکا طول
 رختہ ہی تھا ہر آہ اونکے
 بیاہ یہ ہی رقم راوسی احوال
 کہ اون موزون نے پایا تہا یہ
 ہو کر مشد رس شکر چھی تھے
 بیان راوسی کی یہ بھی قریز
 جانا آپ نی با حال ظاہر
 کہ ہیں یہ غیر ظاہر ماکہ ظاہر
 مغیرہ فی کہا وچہ کا احوال
 مشرف پاؤنسی فرما فی شرف
 کہ وہ موزی جو تہی چہ فی
 دیا موز وکوا غرا ز قد موز
 وہ یہاں تک باوالا میں ہی
 کہ اون موز وکوا کچھ احوال ظہیر
 ہلا کافی کو سنکر بہت حقیقت

نہ آوی گسٹا جس شک و حسرت میرا تو یہاں ہی مجھ کو دیکھو
 وہاں ہوں ہر روز چہرہ قافلہ مرگ
 غزل امید بوسہ پای بزمین رہی کیا کہ چہرہ اپنی جہن
 بجائے کفشن بامین کا شبنم
 یہی کہتا ہوں ہر دم پہل میں رسول اللہ کی اوصاف و اخلاق
 پڑی جیسے کراہید تریو میں
 ہونا بہت ہو گا مثل اونیکے فلک جہن و بشر حور و پری میں
 قد عالمی سی کچھ بہت پیانی
 حضور پر شاد و وہی میں سنا تھا ما جرائی شعلہ و نخلو
 دکر آیا اوسنی ہیر عالم ہی
 کل جانی تمامی و لیک حسرت اگر مر جائی اویسے گل میں
 کہوں کیا حال کافی ہر مصنف
 پینا ہی جب سی دام بیکارین رولانا ہی اوسی شوق رہانی
 تریا ہی غامیبہ مخلص میں
سُح عَرَفْتَكَ دَعَا قَالَ قُلْتُ لَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ
كَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعِمَا قَبْلَكَ
 قنادی نس سی آکے پوچھا کہ تھا کیا طرز فعلین نے کما کما اوسن خاوم حسرت فی آخر
 کہ فعلین مبارک کا بہت حال دوال حیرت ہی ہر فعل میں ہو مرتب نہ کیا تھا کچھ نہ ہو
سُح عَرَفْتَكَ دَعَا قَالَ قُلْتُ لَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ
كَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعِمَا قَبْلَكَ
 سنیہاں سی بیان ابن عباس کہ رہتی تھی بہت دودھ کی اپ انہوں فی حال فعلین نے کما
 کیا ہی ایسا کہ تھی اس طرح کی ترکیب طین کئی تھی تبیہ و سپرد میں
سُح عَرَفْتَكَ دَعَا قَالَ قُلْتُ لَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ
كَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعِمَا قَبْلَكَ
 انس کو جو مجھ سے تھے نہ وہ گفت اوسی ما جرائی
 یہ تھا عین محبت کا لقا
 کہ فعلین مبارک کو کھا تھا محدث ہی جو عیسیٰ ابن مریم
 رقم کیا ہی اس دودھ کو وہاں
 کہ تھا وہ جو نس مالک کا تھا ہماری پاس محبت فعل لایا
 انرا وہ عیسیٰ ابن مریم ہی کا
 نہ وہی دوسرین باقی رہا ہوا دوالین جہنم و سپرد گل زمین
 ہوا محبت دودھ کی زمین
 یہاں کہتا ہی عیسیٰ ہی بھی تھا کہ مجھ سے نہ کیا تانت فی طہار
 نہ وہاں کی اسطرح سے ملے

۱۰ عَنْ أَنَسٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَعَى فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْيَتَكَلَّمْ بِالْيَمِينِ وَأَوْفَاهُ اللَّهُ بِمَا عَاهَدَ

کیا اعج فی بیان مذکور اوسکا کلام بوجہ سنا تھا کہ چون تشریحی اوس خوش رقیق و خام جنبہ البشریہ کہ فرماتی تھی یہ سنا کر کہیں اگر پہنی کوئی تم میں سی بغیر کسی وہ اپنے اپائی میں یہ نہ پہیری یا نہیں سنا تھا خیال اس بات کا لازم ہی اوس پہنی میں کسی ہنا مقدم نکالی یا نہیں جب کفش یا کو تو اپنی چپ ہی بہتر سنا تھا

۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَلَ لَبِئْسَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَلْقٍ

جناب عائشہ صادق بیان رسول اللہ کی آرام جان ہے خبری حال خبر المرسلین ہے کہ تھی الفت او نہیں بہت ہیں اگر شاہ کشی کرتے بلکیسو مقدم کہتی سب سے استین کو پہنتی تھی اگر نعلین والا مقدم وہاں بھی پائی سبتیں اگر غسل و وضو ہی آب کرنی تو کرتی است او ہنسی طرفی غرض حضرت کو تا اسکان تھا میں و راستین ہی تھی محبت

۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ بِكِبَرٍ وَعَمَّرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ بَعْدَ عَفْداً وَاحِداً عَمَّانُ

کہا ہی بوجہ زہرہ متقی ہے محدث معتبر صادق کی کہ نعلین رسول اللہ میں تو مرتب تھی و وال چرم و دوو یہی حال ابو بکر و عمر تھا کہ دو تسمو کی نعلین کو پہنا مگر انداز کفش یک و وای

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَرَجِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ قَصْدُهُ جِلْدًا

بیان خاتم و ذکر تخم کو ہم سکھ دل مشتاقی یہ تقریب جملہ سنا

انس کا کیا کام و نشین ہے بجان عاشقان نقش نگین ہے کہ وہ جو اپنی انگشتی تپے
وہ انگشت تو نقر کی بنی تپے نگینہ او سکا او پر جو لگا تھا حبش کا وہ عقیق پُرسیا تھا

ح عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُخذ من فضة فكان یختم به وکلیسہ
ہوا ابن عمر ہی قول مروی کہ حضرت علی انگوٹھی نقری تپے بنایا او سکو سیم خام سی تھا
مگر مقصود تو اس کام سی تھا کہ نامی جو ہو اگر تی ہی مرقوم بھہ خاص فرماتی ہی مرقوم
نقطہ بہ کام تھا انگشتی ہے رہی پر دور انگشت ہی ہے

ح عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة فضة منه

انس سی اور پہی وار و خبی مخالف قول اول سی لکھی کہ خاتم جو رسول اللہ کی ہی
بنی چاندی سی وہ انگشتی نگینہ کا یہ تھا او سکی قریہ کہ تھا چاندی ہی کا او سکا نگینہ
روایت ہی یہاں معنی کی کہ ہی آپسین و نو خیس و

ح عن انس بن مالک قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی اہم
قیل لہ ان اہم لا یقبلون الا کذا با علیہ خاتمہ فاصطنم خاتمًا کانی انظر الی ایاضہ فی کفہ

انس کی ہیں جو دو نو قول اول رہی مجمل سو حال مفصل بیان تقریر کی او سنی ثبوت
کہ بشیر آپکا جب یہ ارادہ کہ خط لکھی سلاطین عجم کو پسند آیا ہی یعنی اب یہ حکم
کسی فی آپ سی کی یہ گذار کہ ہی اسطرح پر حال نگارش عجم و الزکا شہیر ہی یہ معمول
نہیں کہتی خط بی مہر مقبول سنی جب اپنی بیتا زہ انجا تو کی حضرت بنی فی مہر طیار
انس کہتا ہی اب کی کہوں کیا مری نظر و بین ہی وہ حال سفیدی جو کہ او س انگشتی کے
کف الامین جلو کر رہی تپے

ح عن انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سطر و سطر

انس کرتا ہی چوتھی یہ روایت کہ نقش خاتم ختم رسالت ہوا اسطرح سی کندہ نگین میں
کہتے ہیں او سیمین نقش تین سطر محمد سطر پائین کلب انتھا رسول او سطر میں کندہ کرتا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم

کہ سب ناموں کی سی یہی ہے

[illegible]

النسب ہی بعد ذیل کے

یہ تمام افتخارات ایسا نے کہ قراویں رقم منشور الہد

کسی نے اسے کی ایسی تیر کہ ہی اس طرح پر احوال تحریر یقین کرتی نہیں کسی دوسرے

تم جب تک کہ ہوی مہر جا رہیں حضرت نے تنہا ہی لایا ہوا منہ المشرکوں کی طرف سے تھا

بہر خلق و سوا کوئی کاتب نیا
بہم جام نہا اہم نیا
میان مہر بہ نفس بجائے

محمد بن رسول الله صلى الله عليه وآله

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

انگریزی زبان میں لکھی ہوئی عبارتیں

عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَوَّادُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُمْ مِنْ رُومٍ كَانَتْ مِنْ دُونِهَا

[illegible]

اب کی قول ہی ابن عمرؓ و حالِ مہربون ظاہر ہی کہتا کہ کی تھی اپنے و جو انکو

بنی الحشری و بنی سہمی بنی
بنی و خاتم و الاکر م
بنی یک شمر و ارد و خاتم

ہوئی جب سے ی حبیب را۔ و خاتمہ ہاتھ میں لائے آئی۔ کہیں انکشتری ہا رہے نی

بہت مست خود بالوبر ولی فی خلافت جہت لی حضرت عمرؓ انصرف پیشان و نکی الملوہی

ہو اے عثمان! جب در حلال لے لی اور بایں وہ عمر رسا رہی اولیٰ تصرف میں نہانک

اے حسینؑ و عہدِ نبویؐ
 اے حسینؑ و عہدِ نبویؐ

بسم الله الرحمن الرحيم

بَاب مَا جَاءَ فِي تَحْلِيمِ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ

روایت ہی جناب نصی علی فرزند عم مصطفی سی بیان کرتی ہیں وہ باطنی اور
کہ سردار و عالم خاتم خاص رکھا کرتی تھی دست راست میں پہنتی تھے اور سکو میں میں

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَخْتَلِمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَخْتَلِمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بُنْ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِمُ فِي يَمِينِهِ

کیا حاد فی مذکور آیا کہ میں نے ابن ابی اسد کو دیکھا کہ وہ پہنتی تھی دست راست اور
کیا میں نے سفار میں جواب دہی دیا مجھ کو ہویدا کہ عبد اللہ بن جعفر کا بیان
اوسے پہنی الگو تھی میں نے دیکھا دست راست میں اور سوخت تھا کہا اوسے کہ سردار و عالم
پہنتی تھی اسی صورت میں تھی

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَلِمُ فِي

کہوں میں روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رکھا کرتی تھی دست راست میں

أَخْبَرَنَا عَيْنُ الصَّلَاتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو عَبَّاسٍ يَخْتَلِمُ فِي يَمِينِهِ
وَلَا إِخْلَافَ لَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِمُ فِي يَمِينِهِ

بیان احوال ہوتا ہی ہر قوم ہوا جو صلت کی کہنی ہی ملتا کہ عبد اللہ بن جعفر فرزند عباس
الگو تھی وہ پہنتی جانب میں گمان کرتا ہوں میں نے اسے دیکھا کہ اوس شخص نے وہی ایسا کیا
کہ غیر خاص ختم ایسا کہ

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِمُ فِي يَمِينِهِ

محمد رسول الله وھی ان یفقد احد علیک و هو الذی یسقط من معقیبہ

روایت اب سنا بن عمر کے کہ حضرت فی چاندی اٹھو تھے پہنی کار کہا ہوا ہر قرینہ
کہ روگردان کیا کرتے تھیں اٹھو تھی کی نیکہ کو پہراستہ ہینیل کی طرف کو آپ لا
کہو و ایون نقش تہا مہربانی کا محمد تہا رسول اللہ بھی تہا مگر حضرت فی اور و مگو بھی
نکھدوائی کوئی ایسی اٹھو تھی مباد کوئی یون ہو جائی یہا کہ چاہی التباس خاتم پاک
ہوا ہر اتفاق کار ایسا کہ خادم حضرت عثمان کا تھا اوسی کی پاس تھی مہر سار
رکھی تہا وہ بعنوان کفالت ایس ایک چاد ہی شہو عالم گری دیان دست خادم فی

ح عن جعفر بن محمد عن ابنہ قال کان الحسن والحسین رضی اللہ عنہما یختفیان فی لیلایہما
امام جعفر صادق زبانی روایت کی ہی یون اپنی پہ کہ عادت حضرت حسین کا
دست چپ ہنسی تھی اٹھو تھی

ح عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکحتم فی عیمہ

انس کی قول ہی ہوا ہی ہو کہ خیر المرسلین عالم کی مخدوم اٹھو تھی کو پہنسی تھی یون میں
کہی تھی مہر دست ہنسن

ح عن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم من ذہب فکان لیسہ فی عینہ فاحمد
الناس خوانیم من ذہب فطرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البسہ لہا فطرحہم الناس

کیا نہ کو زسر زند عمر نے کہ قرابیا خیر البشر نے اٹھو تھی ایک لی ایسی طری حار
طلاسی تھی بنی وہ مہر زکار مگر دستو یہ بھی آپ کا تھا کہ دست راست میں اوسکو کیا
خبر اشخاص فی حبوت پائے کہ پہنی اپنی مٹھ طلائے یہ صورت دیکھ کر اشخاص
ہوئی مصروف تیب خاتم ز جو دیکھا آپ فی یہ طور و احوال تو یہ کیا ہاتھ ہی خاتم کو فی کمال
کیا یہاں بھی ارشاد و اظہار نہ پہنوں کا اسی زہار زہار سبہنوں کو کہہ کر حال بنی کو
اگر ایسا ہاتھ ہی اٹھو تھی کو

باب ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اح عن انس قال كانت قبيصة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

یہ احکام بیان وصیف سرور کم | دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر کہا ہے

انس فی کثیر تیغ زبان کو کیا شہرہ تسلیم بیان کو کہ قبیصہ سيف ختم المرسلین کا

رسول غازی سلطان در کا ہوا تھا جس فقرہ سی و طیا بخوبی تھا طرہ دار و نمودار

اح عن سعید بن ابی الحسن قال كانت قبيصة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

روایت یہی سعید بن الحسن کہ انس کی قول سی جو مستحکم کیا بس اکتفا اس ہی بیان

سج عن حماد بن عمار بن عبد الله بن سعيد بن جندب قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة

و علی سيفه و قبيصة قال طالب فسالته عن الفضة فقال كانت قبيصة سيفه

کیا ہی ہونی مذکور یا کہ سنی اپنی نانی سنا تھا کہ مکہ پر ظفر آپ ہو کر

وہاں داخل ہوئی بانصرت فخر یہ عالم لگی تلواری کا تھا طلا و فقرہ او سپر قبیصہ تھا

بیان کرتا ہی طالب نام راؤ کہ یہ فقرہ مینی ہووسی کہ کو تمہر سی بیان کر حال اسکا

کہ فقرہ کس حکمہ او سپر کا تھا دیا اوسنی جواب انکارہ لکا تھا اوسیت قبیصہ فقرہ

سج عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرق بن جندب و نعم

سمرق انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان خفيفا

عجائب ابن سیرین کا بیان کہ جس صورت معنی عیان ہے مثل شہرہ ہی عالم میں ہر سو

محبت جسکی سی ہو سیکو اوسکا ذکر وہ کر رہی گا اوسکی چاچا چلتا رہی گا

غرض ہی ابن سیرین کی بیان ولیکن بات ہی یہہ امتحان کہ تیغ اوسنی بنانی ازہر جب

بطرز و شکل تیغ ابن جندب کہ تہی فرزند جندب پس تلوار بعینہ مثل تیغ شاہ ابرار

یہ احکام بیان وصیف سرور کم | دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر کہا ہے

که جنت آج طلوع کو عطا کیے
بکثرتی آگ دایان سنبه کو
سرت گردم بیدان شفاعت
نعل
جسیت مطلع خورشید حسان
جالت ماه تابان شفاعت
سرواری بایوان شفاعت
سحاب حتمی برفوق عالم
برائی تشنگان روز محشر
وجودت ابرقیان شفاعت
علاج کم کن بدرمان شفاعت
چشم از قباب روز محشر
کد ایلین درت رایا و آری
بروز محشر برخوان شفاعت
بجال کافی سکین کم کن
که شایانی بسایان شفاعت

۲۲ عَنِ النَّسَائِبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ مَحْضَرٌ مِمَّنْ ظَاهَرُوا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ عَلَيْهِ
مَغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطْلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْبِلُوا
عَنِ النَّسَائِبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ عَلَيْهِ
مَغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطْلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْبِلُوا
عَنِ النَّسَائِبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ عَلَيْهِ
مَغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطْلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْبِلُوا

۲۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ عَلَيْهِ
وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ فَقَالَ فَمَا نَرَاكَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ فَمَا نَرَاكَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ فَمَا نَرَاكَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسان فی ادب و تشریف کی ہی	حقیقت یہ بھی رونق کی ہی	کہ جس دم آپ منصور و منظر
ہوئی کعبہ میں داخل ہو کر	مہمان جب خود سر پر ہوئے	کہ انہی میں کوئی شہسوار
کہ اب ان خطل حال پیش	ہو اہی اکثر کعبہ میں پہنچا	و در شراج مہمان اگر پہنچا
بیر پر وہ مہمان ہو گیا ہے	ہو او سکی ہی یہ حکم والا	کہ ہو وہی قتل وہ عورتاوسی جا
روایت اور ایک راوی ہے	کہ یہاں یہ بات بھی سنی ہے	کہ جب کعبہ میں آئی ہوئی فریاد
مندر	نہ ہی احرام باندھی آپ اون	مندر

باب ماجاء فی عامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اح عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ یوم الفتح وعلیہ عامہ

بحال و صف دستار جناب سرور عالم | دن شناق کیا کیا حستون سی چ کہتا ہی

جان جابر شیرین ادب ہی | مجھ کو یہ دید جان فتنہ ہی | کہ رونق ہنگام دل افروز
 ہوئی کعبہ میں داخل آپ ہوئے | بصر پاک تہا رنگر عمامہ | سید زکات کا ایک شکر عام

اح عن جعفر بن زید عن حریث بن ابیہ قال رايت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامہ

کہا ہی جعفر ابن سعد فی | کہ مجھ سی یہ کہامیری پورنی | کہ معینی سے در عالم کو ویکہا

عامہ ایسی سہ پہنہ اتھا | عامہ تہا جو رزق مکریم | سید زکات کا کہتا تہا وہ عالم

اح عن جعفر بن زید عن حریث بن ابیہ قال رايت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامہ

روایت اور جعفر ہی یہ کہی ہی | زبانی مہمان ہی او سکی اپنی | وہ کہتا ہی یہ تحقیق روایت
 کہتے مشغول خطبہ جبکہ حضرت | میان خلق یعنی خطبہ جوئے | زبان و عطسی کو ہر نشان تہ

عامہ تہا سر عالمی یہاں ہندم | سید زکات کا کہتا تہا وہ عالم

اح عن اربع قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعد سدل عمامتہ بین کفینہ قال

وکان ابن عمر یقول انک قال عبد اللہ ورايت النعمان انک ورايت النعمان انک

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے کہ تہا یہ عادت خیر الشری کہ جسم باندہتی حضرت غلام
کہا کرتی میان دوشن شد کہ نافع فی بھی ابن عمر سے ہمیشہ باندہتی دستا ایسی
بسیار تھی ہی ذکر کرتا کہ سینی سالم وقاسم کو دیکھا وودو نو شخص یعنی اس طرح ہی
عامہ سر پر ایسی باندہتی تھی

ح عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیک عصابة وسماء

ہو اثابت بقول ابن عباس کہ تھی مشغول خطبہ افضل الناس بفرقت پاک سترار و عالم
نہا کہ تھی سید رنگت کی تھی دستا ایسی

باب ماجاء فی صفة ازار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن ابی بردة قال اخرجت الینا عائشة رضی اللہ عنہا کساء ملبدا وازار
غلیظا فقالت فیض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین

ازار و نکل و بیند نام توبہ احد ہی کہ جسکی احد و کیفیت میں یہاں یہ باب آیا

ابی بردہ سی ہی منقول احوال بیان کرنا ہی وہ یوں صورت حال نہایت یہ روایت جانکر تھا

بیان عسرت خیر الورایہ کہی راوسی فی یہاں اس طرح ہی ہوئی تھی یعنی پہرہ افاد و است

کالی عافیتہ فی پارچہ دو ہمارے سامنی لی آئین اوکو غرض اون دین تھی کہ

لگی تھی او میں ہی پیوند اکثر یہ صورت کثرت پرندگی نہ کی شکل وہ چادر ہوئی تھی

سنو اب کیفیت ثوب و کر کے انداز خام پیمبران تھے حقیقت یوں ہوئی ہی

کہ تھی موتی باندازہ خطر سے کہا پھر صاف ام مومنان رسول اللہ کی آرام جان

یہ وودو پارچہ یعنی جو دیکھی غرض اوصاف ہی وودو گاہ انہیں ہر آپ فی فیہا علی حلت

یہی بلوس تہا نکام فرقت بوقت انتقال واز فاعنے بیان کیا کیجی نعم کی کہا

اسی پوشاک کہ پہنی ہوئی تھی وہی دو خوب ترین آپ کی تھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ حَرْبًا فَلَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ
 بِأَيِّدِيهِمْ وَأَنْتَ تَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَمُتْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا هِيَ حَرْبُهُ فَإِذَا أَرَأَيْتَ أَنْ يَكُونَ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ

میان کرمانی است یون حقیقت	پروپی میری بیان کنی ای
که اینها میرا چرا بیست است که	چرا شما بحال خود و بیان
که اس حالت میں کہوں شخص نگاہ	میری چچی سی بولاب سر راہ
کہ بس تو دیک ہی نہیں نفاسی	بتو می بسکد یہ تو دیکتر یہ
وہیں ناگاہ ۱ بھکا کبھی والا	جناب سرور عالم کو نایا
یہ باتیں آپ نے مجھ کو کہتی	کیا پھر عرض میں نے شاہ دین
کہی یہ یاد رہا رب و رب	نہایت با کھٹک پیشیت
نہیں لکھا ہی میں نازکی ش	کیا ارشاد دینہ حضرت کے مجھ کو
غرض سکر یہ میں فی پاپ	ازار پاک کی جانب نظر کیے
کہ نصفی ساق تک کر لیں	بھی ارشاد مجھ کو ایجا سب
ازار اس	ازار اس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ حَرْبًا فَلَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ
 بِأَيِّدِيهِمْ وَأَنْتَ تَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَمُتْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا هِيَ حَرْبُهُ فَإِذَا أَرَأَيْتَ أَنْ يَكُونَ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ

روایت ہی ایاس باختری	کہی ون زمرہ اہل سیری
کہ تہا یون حضرت عثمان کا معمول	ازار اس طرح کی ہوتی تھی ونکی
ہو اتھا ونکلو یہ انداز مانوس	کہ نصفی ساق کہتی غیر ملیں
ازار ایسی کے صاحب کے تھی	غرض یہ سنت خیر الوریسیہ
ازار اس	ازار اس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ حَرْبًا فَلَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ
 بِأَيِّدِيهِمْ وَأَنْتَ تَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَمُتْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا هِيَ حَرْبُهُ فَإِذَا أَرَأَيْتَ أَنْ يَكُونَ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَمُتْ

خدیفہ صاحب سرخی ہی روایت ہے کہ یہ مروی نبوی کہ میری ساق کو حضرت نے لگا دیا ساق مبارک پر رکھنا ہاں کہی راوی نے یہاں تنگی کی تا بہر صورت یہ ہی مقصود روڈا کہ فرمایا خدیفہ کو بیدار شد از اس جاسی مت لشکار زیادہ یہی حدیث ہے خدیفہ غرض مقدار نصفی ساق مبارک نہیں اس بات میں ہار شکستہ اگر انکار تو کہتا ہی اس سے تو ہاں کہ ایک نجی بیان ہی کہی نہیں باطنی اگر اس بات پر ہی پوشادہ جانتا ہی تو درازی نہیں لنگی یہ ثابت حق تعالیٰ ہی یہ ساق اور کہ جس کے میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُشْتَبِهٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ السُّنْسَنَ خَيْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْرَعَ فِي مُشْتَبِهٍ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَكْرَضَ نَطْوَى لَهُ أَنَا كَيْفَ لَمْ أَفْقَسْ سَأَلْتُ لَعْنَةُ مُكْرَمَاتٍ

مذکبہا وہ ان لنگھوں سی رفتار مبارک کو یہی رہ رہ کی ہو کوسرت وافسوس تباہی

رقم جو ماجرا ہوتا یہاں ہی زبان بوہرید کا بیان ہی کہ یوں او کی زبان کو ہر آن کہ میں نے کوئی شے ایسی نہ کی کہ حسن سولہ ہی ہو بہلا حاصل ہوا یہ حسن کسکو وجاہت جذبہ روی ہی کی کہ تھا او میں کان الشمس سجری خرام پاک کا عالم کہوں کیا نہ ایسا کوئی خوش قرار دیکھا بہر سیرت ایک فی فارین ہی زمین اون کی لئی گویا لپٹے کیا کرتی تھی ہم کوشش نہایت کہ تارستہ بلین بہرہ حضرت مکرون راہ جاتی بی تکلف قدم کو تہی او تھالی بی تکلف

۲ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ عَلِيٍّ كَذَلِكَ صَفَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا مَشَى تَقَلَّمَ

روایت ہی خبابؓ ہے علیؓ شیر خدا خیر شکن سی کہ حیدر شکہری کرتی بیان تہ وہ یوں صفت ہی میں نشان کہ کرتی آپ تہی رفتار جدم بہ کام خرمن تہا یہ عالم بلندی سی ہی گویا میل مستی قدم برکنہ ہی رفتار اون کے

فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا کہ اوکلی بی بدل ہر اک آوا
 ٹپتہا ہی بہت جہر انکا پاناں اگر شکل مبارک دیکھ پاوی
 الہی ہو دعا میری اجابت رسول اللہ کی پاؤں زیارت
 ریح احمد دکھاوی یا سالیے بس اب کافی نہ آئی کج رہا جا
 کچھ ایک موقوف کر اظہارِ فقر کہی منظور تخریر روایت
 کہ اوسنی سرور عالم کو دیکھا کہ تہی رونق فرا سجد کی اندر
 بطورِ قرضاً حضرت نبی تہی بزانوی مبارک مشکلی تہی
 مرقب تھی سوئی درگاہِ بابر جو دیکھا مشکہ اوکلو سراسر
 کہ سلطان رُسل اسوقت تھی بازارِ خشوع و سکنت تھی
 رہا اجمال لیکن قرضاً کا سوابِ قرضہ کی شرح و تفسیر کتابوں میں ہوئی جسطرح تخریر
 کہ اس جلسہ کا ہی اندازِ ایسا نشستن کاہ پر پوشخص مہشا شکم سی اپنی کہوتنوں کو لگاؤ
 بگرو ساق وہ ہاتھوں کو لاؤ وہ دونوں ہاتھ اوسکی بالضرورت بگرو ساق ہونِ خلقہ کی صورت
 غرض اسطرح کا جو بیٹھا ہے عرب میں نام اوسکا قرضاً ہے

ح عن عبد بن یحیی عن عمارہ رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلقاً لیساً واضعاً لہ جلیلاً

یہاں ہی راوی روواو عباد کہی اپنی چچاسی او سکونہا کہا اوسنی کہ میری عم قی و
 جناب سرور عالم کو لیشا کہ لیشی آپ تہی مسجد کے اندر رکھا تہا پشتِ عالی کو زمین
 یہ تہا اندازِ پای باصف کا او تہا کردوسری پر کہ لیا تھا غرض اوسدم سزاوارِ رست

وہاں لیشی تہی شقی کی صورت

عن عبد بن یحیی عن عمارہ رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلقاً لیساً واضعاً لہ جلیلاً

روایت ابو سعید باصفہ کی میںین ہی پشتِ احتیابی کہا اوسنی کہ دو عالم کی سر
 تہی جسم نہ بیٹھی مسجد کی نہ نشست اوکلی بطورِ قرضاً ہوئی مذکور یوں تفصیل او

کہا راوی نے یہ ہر وقت ہر بار کیا کرتی انہیں باتوں کو تکرار یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے
 کہ ہم یہ اپنی دلیلیں فکر کرتے کہ ان باتوں ہی ہوتی کاش فراموش جناب مرشد ہر صاحب ہوش

سج عن ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انافلا اکل متکئا

ہوای ابو جحیفہ سی یہ ہر موی بیان کرتا تھا ایسا صحابی کہ فرمایا شہ کون و مکان
 جناب رہنمای گمراہان نے کہ ہم کہانی بنیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہی اپنا مقرر

سج عن جابر بن سمیۃ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئاً علی

قال ابو عیسیٰ کہ یذکر و کعب علی سبارہ و ہذا روی عن واحد عن اسرائیل
 رواہ کعب و لا نعلم احدا روی فیہ علی سبارہ الا ماروی عن شعیب بن منصور عن اسیر

ہو اسبقول بیان جابر ایسا کہ میں نے ہر دور عالم کو دیکھا نظر یعنی مجھی یوں اپنے
 سر بالش پہنٹی تکیہ لگا نے مگر بیان ترمذی نے لنگوکی تبصرح حقیقت جسقوی کے

و کعب راوی اخبار کی بات بیان کرتا ہی اس تقریک کے ساتھ کہ و راوی بنیں یہ ذکر لایا
 کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگا یا بیان اوروں کا ہی بیان بخدی کہ اسیر اسیر سی او کو

و کعب باخبری ہیں موافق روایت اسونکی ہی سکی مطابق بیان کرتی ہیں و بہت اعتبار
 کہ ہو یہ بنیں ثابت و بت کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو

و لیکن ایک یہ اسحق راوی روایت کر گیا ہی اس طرح کی کہ حسین ذکر سی بائیں طرف کا
 ہی اسیر اسیر سی اسناد کرتا

باب ماجاء فی التکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سج عن انس رضی اللہ عنہ اذ رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان متکئاً

مخرج یوسف علی اسماء و علیہ ثوب و طری قد تو شتر بہ و فصل ہر
 ہوی مذکور بیان تک تکیہ و بالشر کی کیفیت اسنو تکیہ لگانے کا اب کی ذکر آتا ہی

روایت یوں ہوئی مرواں کی کہ کچھ یہ ہر ختم اپنا ہے کہ اس عالتیں آئی ہے باہر

اسیر و حدیث اسیر

گردانستان عالی کو سرگرت پس انخوردن وہاں میں اپنی زبان باصفاسی چاٹتی تھے
ابوعیسیٰ بیان کرتا ہے کہ کبھی اسکا راوی ابن بقرہؓ سوا اسکی جو راوی دوسری تھا
روایت اسطرح سی کر گئی ہیں کہ سبب از گشت اور موطیؓ ہر با معمول اُنکی چاٹنے کا

ح عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

انس بھی اب بشریح روایت بیان یہ ایک کرتا ہی عادت کہ جسم آپ ہی کہا نیکیو کہا
تو اپنی اونکیونکو چاٹتی تھے جناب سرور عالم کی تہہ جو کہ تہہ چاٹتی تھیں اونکیونکو

ح عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

یہ بشتا کعب کا راوی اجا زبان کعب سی کرتا ہی تھا کہ کرتی جب تناول آپ کہانا
تور کہتی و خل بس تہر اونکیونکو تناول سی جو جو جاتی فرغت تو اونکو جات بھی لیتی ہی تھے

ح عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

رکھی ہی تھیں اخبار مصعب بیان کرتا ہی یوں اطحا مصعب کہ مینی اپنی کانوں سی سننا
انس یار بنی فی جو کہا ہی کہ شاہ وخت را بنیا کی چوہا سی سامنی لائی گئی تھے

نظر مینی جو کی دیکھی یہ حالت بعین اشتھا کہاتی ہی تھے او شہابی پانکو کو پیشی ہوئی تھے
عیان انار اون پر ہو کر گئی تھے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبَّحَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَبْلَ مَا شَبَّحَ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُ النَّاسِ

ابوعیسیٰ بیان کرتا ہی ہے زبان اسو راوی کی تقریر کہا اوسن تقف حال خبر
سند و دیگر جناب عایشہ سے کہ وہ مجبورہ ختم رسالت بیان کرتی تھیں یہ احوال

کہ تہا یہ حال آن مصطفیٰ کا نبی کی اینیت باصف کا نکہاتی مان جو وودن برابر

وہنوں نے یہ پیر کر سیر ہو کر یہی ہدایہ برعزت گرانی کیا جس نے ترکہ نقل کیا ہے
 صحیح بخاری میں ہے کہ ابی امامہ یقول ما کان یفعل فی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنگیم ابن عامر نے کہا ہے کہ میں نے بو امامہ سے سنا بیان کرتا تھا وہ راوی ہوا
 سعیت کا رسول سعدی مال کہ تہی جو آپ کے سب اہل خانہ یہ تہی اوکلی معاش جاووا نہ
 کہی یعنی نہ اوکلی یاس ہوتی زیادہ اور فاضل جکی روٹی

بیہ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت الیاسی
 النبیاء طاروا یاہو و اہلہ لا یجولون عشا و کان اکثر خبرہم خبیر السبعین

ہو ثابت بقول ابن عباس کہ ہذا الشریہ حال شرف الناس بسر کرتی تہی یوں اوقات کا
 کہ گہر ہوتا طعام شبے خالی بہت زانو کو اہل بیت والا شکم خالی کیا کرتی تہی فردا
 طعام شب پانی تہی و اکثر غذا راتوں بچھاتی تہی و اکثر میسر گراو نہیں ہوتا کہا یا
 تو یہ کہا ہی ہوتا اس طرح کا کہ اکثر بیشتر نان جوین سیتے بعسرت یوں معاش شاہ تہی

ہم عن سهل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللقی یعنی الحلال
 فقال سهل لاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللقی حتی کفی اللہ عرا و جل فقیل لہ ہا
 کانت لکم مناخل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت لنا مناخل
 فقیل کیف کنت تصنعون بالشعیر قال کنا نغصہ فی طیر منہ ما طار ثم نغصہ

زبان مہمل ابن سعد کی بات مناسب کہ سنی ہش کی سنا رسول اللہ کا وہ یا ر مقبول
 ہوا اس حال ہی اکبار رسول کہ حضرت نے پہلا میدہ کی روٹی تناول ہی کہی فرمائی ہو گے
 کہا اوس واقف حال خیر خبردار و احادیث و اثرینے کہ حال نان میدہ یعنی پہلا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی اسدی جب تک وہ چل ہوئی کہ اوکلی نان میدہ حاصل

و بارہ مہمل ہی سائل فی ہذا کہ بیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا رہی یاس تہی موجود غراب
 بیان اسکا ہی کیجیج سال کیا پھر مہمل فی سائل ہی اہلکار تہا غراب ہی ہو کوسر و کار

کہا پھر پوچھنی والی نے اسکو کہ کیا کرتی تھی تم با آرد جو سننا پہل لی یہ وہ سکو احوال
 کہ اون روز دن میں تھا اس طرح کھا سبوس آرد جو کجہ اسم کیا کرتی تھی یعنی پہو کہ گرم
 تھن دم سی اور زانی تھی جو پہو وہی اور زنی تھی جو او سین اور تھی دل سطح بہو سی اور زانی
 خمسہ آرد جو پھر بناتے

حج عن یونس عن قتادة عن أنس بن مالك قال ما أكل نبي الله صلى الله عليه وسلم على
 خوان ولا سكرجة ولا خبز له مرق قال فقلت لعقادة فعل ما كانوا يأكلون قال على هذه الشفة

روایت یونس انس کا ہے کہ اسکی قادی سی اسی سے قادی کو اس سی ہی سماعت
 کہ او کی جان پر ہو چکی رحمت کہا یہ نہ کر مالک کی سپرن کہ فخر و جهان خیر البشر
 کہا یا خوان پر کھانا کھا کے طبقہ میں نہ آیا اون کی آگ نہ او کی سامنی حاضر ہوئی تھی
 کہی نان تک سے چپانی کہی حضرت نے وہ روئی کھانی لب جان بخش تک ہر کر زانی
 کہی ہی ادوی اخبار رایا کہ میں نے پھر قادی سی یہ چو کہ نہی کس چیز پر کھانی کو کھانی
 جناب مصطفیٰ محسود آباد جواب آیا دیا او خوش شہرین قادی واقع حال خیر
 کہ یعنی اب جب کھانی کو کھانی تو دستہ خوان کو تھی وہ بھانی

حج عن مسروق قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فذمت لي طعاما وقالت ما شبع من
 طعام فاستاء ان ابني لا يبيت قال قلت لم قالت اذكر الحال التي فارق عليها رسول
 الله صلى الله عليه وسلم الدنيا والله ما شبع من جئز ولا شيء مرتين في يوم واحد

کہا مسروق نے احوال اپنا کہ نزد عائشہ وارد ہوا تھا یہاں ہمہ ام المؤمنین کی جی میں آیا
 کہ میری واسطی کھانا نہ سنگایا کہی یہ بات ہی جیسی وسیعہ کہ رستای مرا یعنی یہ عالم
 کہی کھانی نہیں ہون سیر نہ کہ میں یہ چاہتی ہوں ارضطر کہ دل کو کہوں کہ اپنے پیوں
 بہ آب یدہ اپنی منہ کو در ہوں وہیں پھر صورت ابرہاری مرہ پرا نکہ ہو جاتی ہیں جاری
 کہ میں غرض سنکر یہ احوال کہ ہی کو واسطی یہ ایک حال کیا یہ عائشہ نے محسود اور شاد

کہ میں کرتی ہوں ان کو جو ایسا کہی جس حال پر دنیا سی حضرت بیان کرتی ہوں یعنی جو حقیقت
قسم ہی بجو ذات کبریا کے کہ تہی حالت یہ محبوب تھا کہ ان کو ہم سی رخصت رزنا
کہا یا سیر ہو کر وہیں دوبار بنایا آپ فی ایسا زمانہ کہ کہا فی المکین و دوبار کہنا
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ نَسَائِهِ يَوْمَئِذٍ مِثْلًا بَعْضُ حَتَّى قَبِضَ

ہو ایوں اور مروی عایشہ سے جناب زینبہ الزور سے کہ ان کو جیسی جی و وہاں بار
کہا یا شاہ دین فی پیش بہر کہی پس روز نکاح یا جی حضرت جی لاجی ہی کہہ اوں حضرت
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَكَلْتُ لَحْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزْأَةٍ وَهُوَ خَيْرٌ لِي مِنْ قَبْلِ اللَّهِ

کہا ہی یہ پس راوی ولی کہہ یا خزان پر کہنا مانی بیان کرتا ہی یہ احوال او کا
کہی نان تنگ کو بھی کہہ یا ہوئی جب تک فات نہ ہو یہی دستور حضرت کا کہ پس

سَلَامٌ حَقٌّ تَقَالِي أَوْ رَحِمَتْ رَأَى جَاءَ صَفَاحًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَابِ مَعْظَمَاتِهَا قَابِلَتْ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ كَلَامُ أَحَدٍ أَفْضَلَ

جَنَابِ عَائِشَةَ وَهِيَ حَيَّةٌ بیان کرتی ہوں یہ احوال محبت کہ حضرت کی کیا از قضا و ایسا
کہ بہتر ناخویش ہی کہی نہ کر

عَنْ عَائِشَةَ مِنْ حَرْبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ لُثَمَانَ بْنَ لُحَيْثٍ يَقُولُ لَسْتُ فِي طَعَامٍ وَرَسَلَتْ
مَائِسَتُكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ اللَّهِ قِيلَ مَا يَلَا بَطْنَهُ

نیکو حرب فی ایسا کہہ ہی کہ ثمان کی تین مینی سنای بیان کرتا تھا یوں خود و اول
مخاطب ہوئی لوگوں سی ہذا حال کہ لوگوں کی طرح کا ما جسدا ہی

کہ جو کہ چاہتا ہی دل تہا را اوسی کہہ یا نیکو کرتی ہو گو ارا
جی کو ہوں تہا سی مینی کہہ یا کہ ناقص او کا کار و جی خرمی رسول اللہ صلا تہی بیان

کہ وہ جسے جناب پاک کہہ کر شکم کو اپنی کرتی سیر کر

عن هذيل بن أسير قال لما أخذنا بني موسى فأنزلهم دجاج فتبعني رجل من القوم فقال ما لك قال لي رأيتها تأكل شيئاً فقلت إن لا تأكلها قال أدن فأنى رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل قال دجاج

روایت نہ ہدم جرمی فی کی
حقیقت اوسکی یہہ ویکہی ہوئی
کہ تھی وہ جواب موسی خوش فاعل
ہم لو کی پاپس تھی مجلس میں حاضر کہ وہ ان ایسا ہوا احوال ظاہر
ہوا حاضر پیشین آن گیا نہ غرض یہہ ہی کہ کوئی شخص آیا
پہر اوس مجمع کے لوگوں کی کئی کئی بارہ ہو گیا مجلس سی کیا
کہ تو کیون ہو گیا اب ہسکی سو کہا اوسنی کہ مینی مرغ دیکھا
تو میں مینی قسم لہائی با بکار کہ مجسم مرغ کہاؤ گناہ زہنا
کہ آتہ ویک کو کہتا ہی تو کیا کہ مینی اسطرح دیکھا ہی کہ
کہ کہا اجم مرغ خانگی کو

عن سيفينه عن أبيه عن جده قال كتب مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

سفیہ نام ہی ایک مرد اور ایک عورت تھیں۔ سفیہ کی پیرنی بھی روتی تھی۔

عَنْ هَبِيمِ الْبَحْرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُوسَى قَالَ فَقَدِمَ طَعَامُهُ وَقَدْ مَرَى طَعَامُهُ
لَحْمٌ دَجَاجٌ وَفِي الْقَدَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِيمَانَ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مُؤَلٌّ قَالَ فَلَمْ يَدُبْ
فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَدْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلَّ مَنَّهُ قَالَ إِنِّي بَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدْ نَبَذْتُهُ فَاخْلُفْ لِأَبِي طَعْمًا لَدَا

بیان ہوتی ہی نہ ہم کی رشوت کہ انوسن ابوی فی کی ایشیائے افریقہ کا یہ بھی ایسی کی
کہ ہم نزدیک بوموسی ہی موجو کہ وہاں لایا گیا کہ انیکو کی

برو معلوم یعنی جب کہ دیکھا کہ اوس میں مرغ خاکی تھا وہاں شخص ہی موجود اکثر
 اولیٰ شخصوں میں بتایا کہ تم اس کی وہ قوم سی بہا برنگ سرخ بہا وہ مرد سی
 کہ اپنی قوم کا گویا بتا ہے کہ یہ آیا پس اس کہانیکل زینہار ابو موسیٰ بن حبیبہ حال دیکھا
 کہ اوس ہی کہ نور دیک کو آجیحق بیان کہتا ہوں ایسا کہ میں فی سرور عالم کو دیکھا
 کہ محمد مرغ کہایا مصطفیٰ بن جناب شافع روز جزا کہتا ہر معترض فی سکی بہ حال
 کہ میں فی اس طرح دیکھا تھا احوال یہ مرغ خاکی کچھ کبارا تھا پلید و سکی نین ہن میں فی جا
 وہیں کہایا قسم میں فی بتا کہ کہتا و مکانہ اسکا کو بیت زینار

ح عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت اذ هنوا به فانكم من شجر عذبة

کہایا برآید یا خبر سے کہ فرمایا ہی یہ خیر البشران کہ تم ب و عن زیتون کہتا
 بدین اپنی یہ روغن لگاؤ کہ بالتحق ہی احوال ایسا کہ یہ روغن ہی برکت شجر کا
 ہو میں بیان وحد شین روغن بلفظ ومعنی و مضمون واحد کلام مختصر میں فی اوٹایا
 روایات مکرر کو نہ لایا

ح عن انس بن مالک قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ابعثوا الذباب فان طعموا ودعي كسجعت السبع

انس اہل خبر کا پتہ اس سے کہ خام آب کی دکاہ کا ہی بیان کرتا ہی وہ یہ آب کھا
 کہ دانا پتا خوش حضرت ہی کو ہوا تھا اتقان کار ایسا کہ کہانیکو وہاں لایا گیا تھا
 دیا او کی لسی کہتا مانگا یا ہوا شک لفظ میں او ہی کو پند انس کی کسکو سی ہی یہ حال
 کہ آیا تھا کہ وہی او کی مثال ہوا تھا میں ہوا ہوا لادہ کار کہ ہون ما او سکون کی اکی ہر بار
 کہ یہی معلوم ہو گیا یہ جھٹ

ح عن جابر قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فوايت عندي دابة يقطع فقلت

ما هذا قال نكزيه طعما منا قال ابو عيسى وجابر هذا هو جابر طار في وعاله
 بن طار و هو رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعرف له الا هذا الحديث

کہا جابر بنی بہہ احوال سپا کہ میں در رسول اسہ آیا
 حضور پاک میں رکھا کہ دہتا کہ اوس کے آپ تشریف لے رہے
 کہ یہ کیا چیزوں کے لیے طعام اپنا بڑا تھی بہن ہم سہی
 کہ اس سی ناخوش ہونا ہی فر روایت تو ہوئی تمام بہان
 ابو عیسیٰ بیان کرتا ہی یہ کہ یہ جابر تو ہی طارق کا بیٹا
 اسی بن ابی طارق کہاہی بہر صورت یہ جابر نام راو
 لیکن ہی حقیقت سطر حر کی حدیث اس سی ہی ہی کیا آنے

وَحَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أَنَّ خَطَايَا عَارِضًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَطَعَهُ مَضَعُهُ
 قَالَ أَنَسٌ قَدْ هَمَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمُرَقَّافَةٍ دُبَاءَ وَفَدَيْكَ قَالَ أَنَسٌ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ حَتَّى يَأْتِيَ الْقَصْعَةَ فَلَمْ أَزَلْ أَحْبَبُ الدُّبَاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہی تھا کہ مرد در ضیافت اوسنی کی خضر تھکی
 ہوا میں آپ کے ہمراہ حاضر غرض خضر تھے جب نق افزا
 کہتی ناچن اور شور با تھا کہ دو لحم خشک اوسین ملا تھا
 کہ خرم امینا آثار رحمت میان کاسہ و ستاک لا
 اوسین ہی کہ وہی مجھ کو محبوب ہمیشہ اوسین کہتا ہوں غور

وَحَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْخُلُوعَ وَ
 جَنَابَ عَائِشَةَ كَرْتی بیان ہی یعاد استے اللہ بیان ہیز کہ تھا خضر تھے کا حال ہیا
 کہ کہ کبھی دوست تھی شہد ملو

وَحَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَأَ مَشْوِيًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْفُلُوكَ
 جناب اسہ سلمہ کی روایت بیوی وارد بیان ایسی بڑو کہ اوسنی پہیلوی بریان بڑو

که از زبانی لاکرده پہلو سنجید بعد کا حال نمایان کیا کچھ خوش جان و دلجم بریان
 اوٹھی سپر افتخار افرینش کل ریب بھار نہ پیش ہوی مصرعہ و ہوسعی
 لگی رہی ناز و اسوت حضرت فرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکثرا اول وضو پر
 اس عن عبد اللہ بن الحارث قال کلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیواء فی المسجد
 یہ عجب اللہ ہی عارث کا بیان کرتا ہی باطل زول آرا کہ تھی اس طرح کی تقریباً وقت
 کہ ہم کہا قی ہی کہا نا اکی سات رسول اللہ ہی مسجد میں بیٹھی وہاں وہ دلجم بریان کہا تھی
 اس عن المغیرۃ بن شعبۃ قال صنف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فانی
 یحییٰ شیواء اخذ الشفرۃ فحفر فیہا منہ قال لعلہ یلا ل یؤذنه بالصاۃ قال لعلہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 یداہ قال وکان شایرہ قد وفی فقال لہ اقصہ کک علی سیواک اقصہ علی شیوا
 متغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت ہوا تھا داخل ہر دم ضیافت بیان کرتا ہی وہ اس طرح کا لیا
 کہ وہاں لایا گیا تھا دلجم بریان جناب پاک پر کار واد شہاکی لگی وہ گوشت کرنی کڑی کڑی
 غرض میری لئی وہ دلجم بریان جدا کاروسی کرتی آپ تہی پو پھرتی بین بلال اگر پکارا
 اذان دینی لگا وہ شکارا برای بانگ آیا تھا وہ آزاد والا تھا کہ وقت غشا یا و
 وہیں حضرت فی پر کار و کو ڈالا لگی ارشاد کرنی شاہ والا کہ ہی اوسکی لئی یعنی یہ کیا بات
 کہ خال آلودہ اوسکی ہو جو پت یہاں شاح فی کی تشبیح ویر کہ تھا بہرہ آپکا مقصود تشریح
 کہ توفی وی اذان کیا جلد اگر مناسب تھا توقف کچھ نہا نہایت وقت تھا باقی عشا کا
 بہت ہنگام تھا یا وہ نہا ابھی کہانی ہی کہ ہم کہا رہی تھے خوشن سی ہم نہیں فارغ ہوئی
 توقف تھا مناسب بنکوا سنا کہ کہ الیٰی طبعان کہا نا پہر کی بعد کرنی ہم عبادت
 باطینان حکم عبادت کھی باوسی فی یہاں یہاں آؤں کہ کدڑی یہ حقیقت تھی اول وقت
 کہ موسیٰ لب موزن کی بہت طوالت کر گئی تھی صغایت کہا یہ آپ فی از روی اورا
 تراشورن موسیٰ لب پر چوبہ دیا مسوکل پر کہہ موسیٰ لب بلال اب قطع کر دوں سبکی

میان جو کتا تروید لا یا

ہو اتھا شک کر راوی کو یہ

عن ابن ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لای الذراع وکانۃ تعجبه ففسر

حضور پاک کا یہ ہے کہ مروی ہے ہر یہ سی ہوا کہ کچھ ایک لمحہ وہاں لایا گیا تھا
غرض ہر نے حاضر کیا تھا اوٹھا اوس میں سی لمحہ شانہ اوسم کوئی لایا پیش فخر عالم
وہ یسنی جانتا تھا یہ حقیقت کہ لمحہ شانہ سی رکھتی ہیں غبت غرض چھ آپ لمحہ شانہ لیکے
بدندان مبارک کا شتی تھے پسند خاطر افسر جو وہاں تو اس طرح وہ لمحہ شانہ کہا یا

عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجعبہ الذراع قال سمی الذراع کان یمنی الذراع

ہو ثابت بقول ابن مسعود یہ حال احمد مدوح و محمود کہ تھ اسرار عالم کا یہ عالم
وہ ہوتی لمحہ سی شانہ کی خرم اوہیں مرغوب تہا بیکر کا شانہ خوش اس کی پسند جاوڈا
ہو اتھا ایک دن اس طرح کا حال کہ تھی وہاں جو یہ وہاں ہوا اوہوں فی نہ ہر حضرت کو دیا تھا
جو وہوں فی قریب ایسا کیا کہ شانہ ایک دن بکر کا ایسر ملا یا نہ ہر تہا اوس میں سر اس
کیا جب لمحہ نہر آوڈہ حاضر ہوا اوس وقت یہاں عجبا ظاہر کہ فی کام و زبان ہو لاوٹا نہ
کیا اوسنی کلام دوستانہ کہ چہہ میں کہ گیا ہی ہم سر است نفر اوسن تاوڈ مجکو حضرت
وہیں ست مبارک کو اوٹھا یا رسول اللہ فی اوسکو نکہا یا

عن ابن عبید قال طبع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرا وکان یجعبہ الذراع فناوڈ الذراع
فقال ناوڈی الذراع فناوڈی الذراع فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع
فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع فکان الذراع

کلام بومبک سطر کا ہی کہ یہ ہی ایک دن کا جرا ہی کہ معنی واسطی حضرت نبی
نبی ہاشمی بطحی کے میان ویک لمحہ نہر کا تھا ہوی سر دار عالم رونوٹ فرا
یہر تھی حضرت کی خوبی جاوڈ پسند آتا اوہیں بکر کا شانہ تو معنی ایک شانہ کو نکالا
کہہا لا کہ حضور شاہ والا کیا جب خوش جان حضرت نبی تو پھر کرنی لگی ارشاد مجھے

کہ لاتو اور شانہ سے نہ باہر کیا اور سکوپی لاکھ میں فی صاع نیا بار سوم ارشاد ہو کہ
 کہ شانہ اور بی تردیک لاتو کیا انبار پھر میں فی پید و سنی کہ شانی ہوتی میں ہر ایک کتنی
 عجائب یعنی یہ تو صاحب کبہاں ہر میں شانیہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 کہ ہی سو کند ذات کبریا سے یہ قدر سے جسکا میری جان اگر خاموشی رہتا یہاں پر
 نکرتا تو اگر نکلا سی کے بات تو کہلتی اچھکے اسرار کی بات نہ تو دینی میں کہ نہ نکلا راتا
 جہاں تک مالکنا میں رہتا جاتا

حَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الَّذِي أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ
 كَانَ لَا يَجِدُ الْحَوَاكِمَ عِبَادًا وَكَانَ يَجْعَلُ إِلَيْهَا لَا تَفْسًا أَعْجَابًا أَنْضَجًا

سنو اجل حضرت عائشہ کا کہ ام المؤمنین کہتی ہیں ایسا نہ تھا حضرت کو کچھ شانہ محبوب
 مگر یہ بات ہے منظور و مطلق جو آتا تھا کہہ اور نکو میرے تو تو اس لحوم کو کہتی تھی تو
 نبوی لحوم شانہ جو کہ حضرت کیا کرتی تھیں اور مسرت تو اس جلدی کی تھی یہ پانچ
 کہ وہ ہوتا ہرودی نجات و رہا

حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْطَبِيبُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمُ

یہاں ہادی ہو جعفر کا بیٹا کہ میں نے اسے ایسا سنا تھا جناب سرور کو میں نے
 بوصف لحوم تھی ارشاد کرتی کہ ساری گوشتوں کی گوشت بہتر یہ لحوم تھیں یا کہ وہ خوشتر

حَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَكَ سَنِي فَقُلْتُ لَا
 إِلَّا خَبْزٌ يَابِسٌ وَحَلٌّ فَقَالَ هَاسِتٌ مِمَّا أَقْرَبَتْ مِنْ أَدَمَ فِيهِ خَلٌّ

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہادی کہ میں نے خیر حضرت کے چچا کی کہ میری یہاں رسول خدا کی
 بعین محبت تشریف لائی ہوا مجھ کو یہ حکم شرف الناس کہ کچھ کہانی کو نبی ہدم تری یاس
 کہنا میں نے کہ یہوں اس وقت صبر نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر مگر یہ ایک ناخوشگوار
 بجای ناخوشگوار اور سر کا کیا ارشاد حضرت کے کہ لا و بر دلی اور کہ اسے

بین میخاج که کهن را بخور شد که که بودی چکن بودی سبزه

ح عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضِّلْ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ فَضِّلَ الزَّيْنُ عَالِيَةً

بی موسی ہوا را وی خبر کا حدیث ہادی جن و بشر کا کہ نہائی ہی یوں عالم کی و
بہ فضل عائشہ ہی عورتوں پر کہ عیسیٰ ہمہ تر از روی توین ہسی کہانوں سی فاضل تخمین

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ فِرَاقِ طَرَفِ رَأْسِهِ أَكْثَرَ مَرَّةٍ
شَاءَ فَفَضَّلَ وَلَمْ يَتَوَضَّأَ

بیان بوہرہ ہے جس وقت کہ اوسنی آپ کو دیکھا، تجھو کہ کہا کہ آپ نے کمرہ اقطر کا

وضو ہی جدو کی پھر کیا تھا پھر اسکی بعد کہتا ہی وہ راؤ کہ دیکھی ہی حقیقت میں یہی

کہ ہم شائہ بکری کو کہتا کر لگی پڑ ہی باز او سوقت سرر تاؤل کر کی لیکن جسم بڑا

وضو ہرگز حضرت نے کیا تھا بیان پر اہل تخمین خبر لی لکھا ہی شارحان معتبرے

وضو ہی بیان مناسب یہی مراد شستن دست و دہن ہے

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حَزْرَةَ

انس کہتا ہی جب حضرت نبی صفیہ سی ہوی رسم عروس کیا تھا آپ نے ایسا دیکھ

کہ نہ تاخر ماوستو کا ولیمہ ولیمہ او کو کہتی ہیں عین مقام و سکن و محبوب بن

کہ جب شوہر و دلہن کو بیاہ لاؤ وہ اپنی کہیں کہہ کہانا پکا دی کہلاوی اپنی یاہ و اقربا کو

ولیمہ کی یہی خبر سن لو

ح عَنْ السَّكَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ حَبَّاسٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَهَا أَصْنَعِي لَنَا

طعاماً مِمَّا كَانَ يُحِبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَكُلُّهُ فَقَالَتْ يَا بَنِي

لَشَعْبِيهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلَى أَصْنَعِي لَنَا قَالَ فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ شَيْئاً مِنَ الشَّعِيرِ

لَحْنَتِهِ فَجَعَلَتْ فِي قِدْرٍ وَصَلَّتْ عَلَيْهِ شَيْئاً مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتْ الْفُلْفُلَ وَالتَّوْبِلَ

قَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هَذَا مِمَّا كَانَ يُحِبُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَكُلُّهُ

سنا حوال سلی کی زبان کا	کیا اظہار اوس عورت نبی	کہ یعنی وہ حسن فرزند جید
پیر عباس کا اور ابن جعفر	مید تینو ٹکلی باہم سات	جہان سلمی تھی وہاں تشریف
کہا اوس سی کہ کہانی کو پکا تو	ہماری واسطی اسطرح کا تو	کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی
سمجھتی تھی خوش کو اوسکی نیکو	کہا سلمی فی یون اوس کی بیٹا	نہ اویکا تمہیں اب خوش کہانا
ادھون فی پیر کہا اوس کی گرا	ہماری واسطی کچی سی عیا	کہا راوی فی وجہ بی پیرا ہنکر
کچھ اک جو لیکل آئی آسیا پر	پیرا کو پیس کر آر دنا کی	رکھا وہ دیکھی کی ج لاکی
کچھ اوس پر و غن زیون والا	ملا فی اوسین فاضل و وزیر	یہ پیر کہنی لکی اوس کی
کہ اودن چیزوں سی ہی ترکیب	کہ جن سی اپ تھی خوشحال	خوش کواوس کی آج جانی

عن جابر بن عبد اللہ قال قال اننا انبئنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منزلہ انما ہذا مالہ شاہ فقال کما ہو علو اننا

زبان جابر فرستہ کفار	ہو سی ہی اس حقیقت سی بہا	کہ حضرت سرور کوین اس
ہماری کہنی تشریف لائے	کیا بس ایک بکو ہنی مذہب	برای خاطر خود و مدوح
کیا ارشاد تب حضرت فی اس	کہ تھا معلوم ان لوگوں کو	کہ ہکو ہی محبت لحم کی سات
ہوا اس فوج سی بغیر	طوالت اس خبر میں	کہا راوی فی اسجا

عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ماعہ فدخل علی امرأتہ من الانصار فذبحت لہ شاة فاکل منها واشتہ بقیناع من رطب فاکل منه ثم قوضا

لاظہر فصلی ثم انصرف فانتہ یعالاکہ من علالہ الشاة فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضا

ہوا منقول جابر کی زبان سے	کہ کلی آپ ہی اپنی مکان سے	غرض میں ہی تو تھا ہمارا
کہ یہ ظاہر ہوا احوال اوسم	ہوئی داخل زن انصار کی	جناب رہنما فی جن انسان
زن انصار فی بکری کو لیکر	کیا بس فوج از بھج میر	جناب مخزن خلاق نیکو
لکی کرنی تناول لحم کو	کیا پیر لکی اوس عورت فی	چو بارون کا طبع ایک اون
رسول اللہ فی خمی کو کہا یا	پیرا کی بعد وقت ظہر آیا	وضو فرمایا حضرت صراط

نماز اوسم پر پی خیر اور نہ مراغت اپنی جسوت پانی حضور پاکین وہ زن پہاری
بقیہ جو رہا تھا جسم بڑکا اکی پریش حضرت لاکہ رکھا تناول کر کے پھر اوس لم کوبی
نازعہ حضرت فی ادا کے فرمایا وضو لیکر کر کیا تھب اکثفا اول وضو

۴۶ عَنْ الْمُنْذِرِ قَالَتْ خَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَازِدٌ
وَمَعْلَقَةٌ قَالَتْ فَعَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلٍ وَعَلَى مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَافَةٌ قَالَتْ فَلَسَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ فَانْفَجَلَتْ هُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا فَاصْبِرْ هَذَا وَهَذَا

مواثبات بقول ام منذر کہ وہ یہہ ماجرا کرتی ہی ظاہر کہ میری بیان ہی تشریف لائی
علی مرتضیٰ بھی سات آئی ہماری بیان و وال نخل خرما کہ نہیں اوسوقت موجود تھا
چواری اونکی کھائی کچھ نہی بہارہ بنی کھائی علی نے کیا ارشاد حضرت فی علی کو
کہ تم اب یا علی انکو کھاؤ کہ یعنی ناتوان ہو تم نہایت تمہیں تحقیق ہی لاسق نکات
علی فی تخی جو پیاری ادھڑا تو حضرت فی یہ بات اونکو سننا کہا ہی ام منذر فی پھر ایسا
کہ یعنی مبینی یہہ احوال دیکھا علی مرتضیٰ بھی ہوس تھے رسول اللہ خبر می کہا ہی
پہرگی قول ہی منذر کی ان کا کہ اونکی واسطی مبینی بنا یا بنا یا یعنی آتش سبکی وجو کو
تو حضرت فی کہا حیدر سی ہاؤ کہ اسکا حال تو اسطرح پر سے کہ منشی یہہ موافق ہے
ہوا لفظ و وال اسمین جو تحریر ثواب اوس لفظ کی گویا ہونے پر عرب میں ہی و وال اسکا رکھا
کہ خوشہ شاخ خرما پر بہا تا م بخامی جس کھڑی ابوہ پادین اونہیں بہارہ خرما کاٹ لائے
چہو بارونکی بہری شاخیں سرسہ وہ اپنی کھریں لگاتی ہیں لاکر توفت اسکو اونکی کھریں چٹے
تو یک کر اسکا ہر خوشہ طے یہہ جسکا وصفہ شارح فی کیا و وال اسکی ٹہن کہنا چاہے

۴۷ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ
أَعِنْدَكَ عِذَاءٌ فَأَقُولُ لَا قَالَتْ فَيَقُولُ لِي صَدِّيقٌ قَالَتْ فَأَنَا نَائِمٌ مَا قَالَتْ

بَارِسُ لِلَّهِ يَا أَهْلَ بَيْتِ لَنَا هِدْيَةٌ قَانٌ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسَ قَالَ مَا إِنْ أَصْبَحَ صَلَاةً وَأَوَّلَ لَيْلٍ

جناب عائشہ فرخندہ افعال بیان کرتی ہیں حضرت کا یہ حال
تو وہ اس طرح تھی ارشاد کرتی کہ میری پاپس ہی سورت جو
یہ شکر آپ فرماتی تھے ایا بخون خاص لائی نہایت کا
تو میں کہتا ہوں روزہ کا ارادہ کیا ہی عائشہ لی اور یہ بھی
کہ آئی میری ایساں ختم رہا تو کی معروض میں نہتہ حقیقت
کیا ارشاد حضرت لی وہ ہی کیا کہا میرے کہ جبکا جس نام
کیا ارشاد تو ہو اس آگاہ کہ میں فی صبح کی روٹی کھا
بیتہ سنگھام پھر میں جواب دہاتا بیان اب عائشہ کرتی ہیں ایا کہ حضرت لی پھر اس کی انگوٹیا
ایسا کہتی ہیں اکثر اہل اخبار کہ صوم نفل میں صائم ہی مختار پس ازیت گراو سکل دل میں آپ
کہ کیا انگوٹیاں شک وہ کہاوی کہا لیکن فضا او سکل نہیں ہے کہا بعضوں نے کچھ اجتہاد نہیں

٢٨٨
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْفًا
مِنْ خَشْرِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهِمَا تَمْرًا فَمَرَّ وَكَانَ هَذَانِ إِذَا مَرَّ بِهِ فَكَرَّ

٢٩ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَّا كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّغْلُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْزُوقٍ

بیان کرتا ہوں اب قول فرم کہ تم ہی ایسی سول اسد کے خو کینچ رہتا تھا جو کسان کا اٹھنا

بابك جاء في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْحَاكِمَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ
الطَّعَامَ فَقَالُوا لَا تَأْكُلْ يَوْضَعُ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوَضْعِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

ووضو ہی نام فصل خاص کا لیکن یونہی بات

خبر واؤدیہ عبداللہ سے ہے کہ یوں اوسنی راہ کھنکھوٹ کہ ختم انبیا مسرور غ ہو کر
برآمد جو ہوی بیت خلا سے حضور سرور سردار عالم رکھا لوگوں کی کہانا لاکر اوس
کہا کہانا کیا مسرور و ضا لیا کہ ہم لائی نہیں پانی وضو کا کیا تب آپ نے یہ اور کوا رشاد
کہ معنی تم رکھو اس بات کو یاد کہ جو حکم خدا سے تین ہے تودہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
کہ یعنی جب نماز اوٹھ کر پڑھو میں وضو اسکے لئی اوسدم کرو میں

بج عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَهَ الطَّعَامِ الْوَضْعُ بَعْدَ قَدْرِكُتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَنِي بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَهَ الطَّعَامِ الْوَضْعُ

بیان اس بات کا سلمان بنا کر کہ یوں میں نے پڑھا تو ریت میں تھا کہ دھونا ہاتھ کا کہا نیکو کہا کر
یہی کہانی کی برکت سر اسر غرض تو ریت کی پھر حقیقت بیان کی میں نے جاکر میں حضرت
خبر دی آپ کو اوس چیز کے سات بڑی ہی میں نے جو تو ریت میں تھا کیا پس آپ نے ارشاد مجھ کو
کہ اب اس باب کو بھی جان لی کہ قبل بعد خوردن ہاتھ دھونا یہی کہانی میں ہی برکت کا ہونا

بَابُ جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ بَعْدَ الْغُرْمَةِ

ح عَنْ ابْنِ تَوَكُّلٍ نَصَّارِي قَالَ سَأَلْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَرَ إِلَيْهِ طَعَامٌ
فَلَمْ أَرْطَعْهُ مَا كَانَ أَكْثَرُ بَرَكَهَ مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا آخِرَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ هَذَا قَالَ نَادَرْنَا اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَدَرْنَا أَكْلَهِ وَلَمْ نَسْمَعْ لِقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى فَكُلْنَا مَعَهُ الشُّطْرَانِ

جناب سید کوئین قبل و بعد کمانی کے کیا کرتی تھی جو کچھ ذکر اب لکھی میں آتا ہے

ابن ابی ہریرہ روایت کہ ہم سب ایک دن نزدیکی حضرت کہ پس اس وقت وہ ان کو بائیکا
 کوئی کہانا نہ کیا مینے ایسا کہ بودی جو طعام اندر دی کہ نہ یادہ او سہی اول غفلت
 غرض یہ بھی کہ ہنسی وہ جو کہا تو اس میں اس طرح کا وصف ملا یہاں کہانی میں ہنسی آخر کار
 عیدم البرکتی کی پائی آثار کہتا ہے آپسی ہنسی میں احوال کہ کچھ کہی بیان کیفیت حال
 کہ یعنی اس خوش ترین خبر دیت ہوئی محسوس اول میں بکثرت پھر آخر ہو گئی وہ غیر معدوم
 ہمیں اسکا نہیں حال معلوم کہا حضرت فی ہاں یہ بجا رہا کہ ہنسی لی ایسا نام حسد تھا
 یا وقت خوش نام الیہ اوسکی واسطی سے خیر ہے پھر ایسا شخص اس کہانی پر آیا
 کہ کہانی وقت نام حق تھا یا تو بے شیطانی کہنا یا سات ہوئی زانیہ ہرکت اوس کو
 صحیح عن عائشہ قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل لحد کفلی انی بذکر اللہ اعطی طعامہ وطلق ذی اللہ

حدیث غایتہ اسطرح آئے کہ فرمائی تھی محبوب الہی کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی
 اوسی ہو اور ایسا سہو پیدا وہ یعنی اندر و نیان ہوئی کہ ہنگام خوش نام نہالی
 غرض اوسکی تین لازم ہی بہت فراموشی ہی ہونا رخ جس وقت کہی وہ یعنی کر کی غور آخر

کلمہ اللہ اول اور ختم

صحیح عن عمرو بن ابی سلمہ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووجدہ طعاماً
 فقال اذن یتأکل فیما یشاء وکل یمینک وکل فیما یشاء

عمرو یہ آتی سدا بیٹا بیان کہانی وہ یہ حال اپنا کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ
 طعام اوسہم کہتا تھا اذکی کے کہنا ذرا شفقت یا ہے ہماری پاس یعنی آئے
 تناول کرن کا نام لیکے بہت راست اپنی ساری

صحیح عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من
 طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین
 ہوا ہی بوسیدہ اسطرح گویا کہ یہ مشہور تھا حضرت نبی کا کہ جب پانی حق کہانی میں فرما

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَاءَ فِي يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِي مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَنُوعٍ وَلَا مُسْتَعْتَبٍ

ہوای ہوا آنہ سی بہر مقول کہ تہا یون آپ کا دستو پہنوا کہ دسترخوان جب انوشیتر
او تھایا جامی تہا یا خیسہ درکت تو فرماقی ہتی حضرت اس عاکو نامی حمدی ثابت خدا کو
بیان حمد اکثر اطمینا کا رسول اللہ کو در زبان تہا کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک
کہ ہووی خیر سی وہ شرفناک ہووہ حمد قابل ہووڑ سیکے ہنودی بی نیازی اور اوس
غرض ابابو طیف آیکا تہا بلفظار شاعر و عاتق

ج عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ سِتَّةَ مَرَّاتٍ
يَجَاءُ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمِعْتُ كَهَاكُمُ

[illegible]

ہوا منہوم گفتار نہ اس سے کہ نہی حضرت نبی ارشاد کرتے کہ او س بندہ سی ہی اللہ
کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسے کہ ہو وی انک لقمہ سی فرجیا دیاسیداب ہو یکدی وی اب
کزی وہ او سکی اور شرکاری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا السَّيِّدُ بْنُ مَالِكٍ فَدَخَلَ خَشْبَ غُلَظٍ
مُصَيَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ ثَابِتٌ هَذَا فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیسیم کوہر و نسیم کی کاس کی کیفیت | سنوای تشنگان شوق کیا راوی سنای

ش یاری کا بار ثابت بہان کرتا ہی یہ کہنا ثابت کہ وہ جو تھانہ انس مالک کا بیٹا

کھاوا اوسنی کاسہ چوب کھاتا پیالہ وہ دیکھایا ہمسکو لاکر بیوی آگاہ ہم اوس ہی طرح

کیا چار او سکو چوب سی تھا سطری تھی یہ سالہ میں ہویدا
شہری اوسہ میں کمر تھے

کلی تھی اس سبب آہن کی پستری کہا پھر محکوبات انات الس نے مخاطب ہو کر منرا یا سہ تھے

که یعنی بیه بیه باله خود مرده

سبح عن ابن عباس قال لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول في هذا الفرج الشرب كله الماء والتبذير

الشیخ کا اور یہ قول سکرہ کام جان سی کو مایہ و شکر قسم کھا کی بیان کرتا تھا ایسا

لہ اس کا سر میں مین کی پلا یا رسول اللہ کو از قسم ہے سے تند و بند و شیر صالحی

باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی بیان

عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وآله يأكل القثاء

[illegible]

من بعد از آنکه این کتاب را در دست خود گرفتم و دیدم که این کتاب
در میان کتب دیگر است و به نظر می آید که این کتاب

وہی جو قوم سیدہ ائیدی ساریت جان راواوہ راوی راویات

جی کہ تو یہی ہے اس کے لئے کہ حضرت سیدہ کو میں نے اپنے حیا پر لو باسہم مائی ارہی

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل النخيل بالترحاب

جناب سرور عالم ہی کہانی

سج عن انس بن مالک قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الرجلين

اس ہی بیان بشیخ عبارت بیان اسطرح کرنا ہی حقیقت کہ میں سرور عالم کو دو ایک وقت خوردن بطخ و خسر کہ حضرت نوشجان کرتی تھی وہاں چوباری اور خرنوزی کو باہم

سج عن أبي هريرة قال كان الناس إذا رأوا أول الشرح جاءوا به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

سَمَّ كَادَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي تَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي

مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَالِحِنَا وَفِي مَدِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ إِبْرَاهِيمَ وَعِيسَى وَخَلِيلِكَ وَخَلِيلَتِكَ وَنَبِيِّكَ

وَلِيِّ عَبْدِكَ وَنَسِيكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لَكَ وَلَئِنْ أَدْعُوكَ لِمَدِينَةٍ مِثْلَ مَا دَعَاكَ

بِهِ لَكَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ لَمْ يَدْعُوا صَغُرَ وَلَيْدٍ رَأَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الشَّرْ

بیان ہی دہریرہ کی زبان کا ہوا ہی وہ میں اس بیان کا کہ تہی اشخاص جو اہل مدینہ

بہ اون لوگوں کا تہا تہا تو یہ کہ جب وہ دیکھتی اول شر کو تو لائی نور سیراب ترکو

پیش نو بہار بہشت جنت بطور ہدیہ بھس من درکت رسول اللہ جب وہ پہل اوٹھا

یہ الفاظ دعا تہی لب پہ لائی کہ ای اللہ کر برکت ہویدا ہماری واسطی میوہ میں پیدا

خدا یا اور کر رکت عنایت ہماری اس مدینہ میں تہا الہی اور کر رکت کو ظاہر

ہماری وزن صنایع و مدینہ حاضر خداوند اوہ بندہ خاص تہا کہ ہسیکا نام ابراہیم حکم

اوسی تھنن پنجسی وستی ہی وہ تہا دوست پھیرنی ہے الہی میں ہی ہون بندہ تہا را

نہی ہی ہون تہا را آشکارا خدا یا تھسی جو اوسی دعا کی برای مکہ تہی جو التجا کی

الہی میں ہی اب کر تادعا ہون مدینہ کی لئی وہ چاہتا ہون کہ ابراہیم چاہا ہی جیسا

زبھر مکہ کی ہی جو منشا وہی ہی آرزو سیکر خدا یا مدینہ کی لئی ہی وہ تہا

دو چند ان دس پہی مدینہ دعا گو ہون لی شہر مدینہ پھر اسکی بعد سرمانا ہی او

کہ تہی عادت جناب مصطفیٰ کی کہ آتا تھا نظر جو طفل صخر جناب مصطفیٰ کو سکولار

مکارتی میں اوس اوس کو

غرض طفل صغیر کو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ عَنْ عَفْرِاءَ قَالَتْ لَبِثْتُ مَعَهُ دَقِيقًا مِنْ رُطْبِ
وَعَلَيْهِ لَحْمٌ مِنْ فِتْرَةِ رَبِّهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْفَيْءَ فَابْتَدَأَ
وَعِنْدَهُ حَلِيبَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْخَبَرِ فَلَا يَدُ مِنْهَا فَأَعْطَاهُ

کہا بہت معبودنی پیدا ہوا	کہیں اس طرح کیفیت حال	کہ تھا وہ جو عس و ابن عسرا
طبق دیکر بھی تھا اوس کی	رکھی خرمای تڑپتی اوس کی	جی تھیں گریان پہلو کی
وہ ایسی آبان تھیں تازو تر	نیلان بنکی ریشی تھی سرا	غرض جو کچھ تھیں تھی عسرا
کہ وہ گھڑی سی رکھتی تھی حجت	تو میں میں اوس طبق کو آئی	جواب سرور عالم کی سگے
طبق لائی تو میں نے وہاں یہ دیکھا	کہ زیور پاس خست کی کہا تھا	کہ او کی واسطی تحقیق آیا
وہ زیور جانب بحرین سی تھا	رسول اللہ فی ہذا تہہ بہر کہ	خطا بجو کیا اوس میں سی

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ غَايِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَحْمُ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْلَوَ الْمَاءِ

بذكر وصف آب و طرز آشامیدن حضرت

بوصف شرب ختم نبوت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
عَلَى مَيْمُونَةَ فِي لَيْلَةِ تَبَايَعٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى
مَيْمُونَةَ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَأَشْبَعْتُ أَشْرَبَ مَا خَالَاهُ
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لَاؤِي عَلَى سُورِكَ لِحَدَّثَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا مِنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَالْيَقْضَى اللَّهُ نَارُكَ لَنَا فِيهِ وَأَطْعَمَنَا

بوصف شرب ختم نبوت

کہا ہی ابن عباسؓ نے کہ محبوب خدا حضرت نبیؐ کی پیاسا طرح آب چاہا و زمرم
کہ تھی او سدھ کھڑی سزا عالم

صحیح عن عمر بن شعيب عن أبيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يشرب ماء

نواہی عمرؓ و عمرؓ اس خبر سی اوسی انشا دی اپنی پدر سے پر زہی عمرؓ کا تاحد غایت
سی اپنی باپ سی کرنا روایت یہہ جہز بولی میں نی دیکھا جناب سرور کو نین کو تھا
کہ بانی نوشجان کرتی نبیؐ تھی کہڑی ہو کر کبھی اور گا دہی

صحیح عن ابن عباس قال سقيت للنبي صلى الله عليه وآله من زمزم فشرب وهو قائم

بیان کرتی ہیں عبد اسد ایسا کہ میں نے آپؐ کو پانی پلایا پلایا یعنی آب چاہہ زمرم
کیا بس نوشجان حضرت اوسم غرض یہہی کہ وقت رخ ردن سے کہڑی تھی حضرت محبوبؐ آب

صحیح عن الزَّيَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ عِيْلَهُ يَكُوْزٍ مِنْ مَّاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ
فَاخْذَمْنَاهُ كَهَا فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِيْرَ عَيْنَيْهِ وَرَأْسَهُ
فَتَشَبَّهَ بِهُوَ فَأَمَرَ قَوْمَهُ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ لَمْ يَجِدْتُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان سبای اخبار نزال عیان کرتا ہی یون کیفیت حال کہ از بھر علی شہر و آب
کوئی لیکر کی آیا کو زہ آب وہ اک حجرہ جوتہا سجد کی اندر اویسکی در میان پٹی تھی حیدر
کف والا میں اوس آب لیکر علیؐ نے اپنی دونو ہاتھ دھوئے دھن کو پھر کیا گلی سی سیرا
پھر اسکی بعد والا ناگ میں آب کیا سج بروی پاک والہ سر کیا پھونچوئے یہ بھی سج سر اسر
اوسی کو زہ سی پھر حضرت علیؐ پیا کچھ آب اوس حق کی دل غرض یہہیا پانی جین ہنگام
کہڑی تھی حیدر سر خنہ فرجا کیا ارشاد اسکی بعد ایسا کہ یعنی یہہ وضو ہی اس ش کا
جال خنہ و نمہ جس شخص کا وضو ایسا دسی کرنا عجیب ہی رسول اللہؐ کو تھا میں نے دیکھا
و نمونہ ہی وضو ایسا کیا تھا

صحیح عن ابن عباس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يشرب من زمزم وهو قائم

انس نے بیان کیا کہ اس بیان کو
کیا میرا بشتا قون کی جان کو
کہ پانی نوش جان جب آپ کرتی
تو اسکی زبان میں تین ہفتے
بظرف آب قت خوردن آب وہ لیکر تین مہ ہوتی نہیں میرا
کہا کرتی تھی حضرت ابو یوسف
کہ پنا آب کا اس طرح کی ست گوارندہ غرض یہ بہشتی
طراوت دینی والا سرسیدی

ح عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشرب تنفس قرح
بذکر آب شمی ابن عباس بیان کرتی ہیں حال اشرف الکا کہ جب پانی کو پیتی شاہ ابرا
تو وہ بینی میں دم لیتی تھری

یح عن كبشة قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فشرِب من فی قربة معلقة قائما فقمْتُ الی فیھا فقطعت

بیان کبشی کی یہی حقیقت کہ لائی میری بیان تشریف
مری گھر شک پانی کی دہری
کہ وہ نکلی ہوئی پانی بہری غرض شک خلق کی وہیں
پیا حضرت لی پانی شہد کا
کیا تہا نوش جان وہ احب ہم کہڑی تھی اسکو ہری سردا عالم
بیان کرتی ہیں بشہد پیرا
اور تھی میں شک کی جا کوئی دہن اسکا کیا میں نے سید
کہ تہا ہوئی وہ دندان سید
نکوئی اور اسکو شہد میں کس و ناکس وہ شہد میں
حقیقت یہ بھی شارح لکھی ہی
بیان دوسری تقریر ہے کہ اوسنی جو وہاں شک کاٹا
تو اسکی کاٹنی کا بہر سبب
کہ اوس عورت بہر من حضرت وہاں شک کو کاٹا بہریت
کسیکو وہ اگر بجا رہ پاتے
تو اوسین بہر کی وہ پانی پاتے غرض پانہ جبکی لب کاٹا
شفا فی الحال وہ بسیار پاتا

ح عن انس کان انس بن مالک یتنفس فی الاکاء ثلثا و زعم النس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاکاء ثلثا

انس کا فعل یوں مروی ہے کہ پانی اس طرح اوسنی پیا وہ حضرت تنفس کا یا کر
پیا کرتا تھا پانی تین دم کر کہا کرتا تھا یہ بھی وہ صحابی کہ یہی ہے حضرت ہی کے

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقرية معلقة
 فشرب من قرى القرية وهو قائم فقامت أم سلمة إلى رأس القرية فقطعت
 بهي واخل جانب شان حيت انس کی کھریں از را و عنایت
 متعلق اور او زبان دهری تھے رسول اللہ کی پوس و لیس آیا وہاں شک سی نہ کر گھا
 کھڑی پتی رہی اوس میں سی یا ز روی لطف و راہ مہر ہے انس کی مان فی جو بر حال
 وہیں او تنہ کر وہاں مشک کاٹا تبرک جان کرا و سکور کہا ہیں باد آب وہاں اشرف النہاں

باب ما جاء في تطهير رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يطيب منها
 منباكسكي تطير في خيل لاني ككاشن من اكلاب وكيو ا اسباب نجالت من نهان
 ملاہی عطر کس کل فی بدین کہ چرچا آج ہی حکماجرین عطر میں کسنی کیا ہی
 گل فرو دس کو شہزادہ صیانی کسکی ابوی پاکسی آج دماغ کا سنا کو دی و بی سراج
 کروں کیا وصف اوس پاکیزہ کہ جان عطر ہی جسکا پسینا عطر جسکی جو بی گلی ہو
 بہا متلج وہ کیا موی کل مگر عاجز نوازی کی پہ ہی کہ تہا جوت بسوس او کو ریط
 انس او ہی کا پتہ مذکور سنکر دماغ جان ہوا اپنا عطسہ بیان کرنا ہی حال مصطفیٰ کو
 کہ اوکل پا سس از قسم شہو مرکب چیرتی جو بوی خوش وہ تھی اوس بوی خوش ہی
 عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يطيب منها
 انس کی پاس جو لانا تہا شہو مکرار و انس ز منہ را و سکو رسول اللہ کا وہ خادم خان
 بیان کرتا تہا یوں از و خوشی کہ ہی احوال جو بوی خوش کا ہوا حضور پاک میں جو ملی کی آتما
 حباب بخزن ہر را و انوار مگر فی روا دس ز منہ را ز نہا
 عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يطيب منها

پان ہی کرچہ بہان عمر کا گروتیا ہی حضرت کا حوالا کہہ ہی ہیرہ سرور عالم کا ارشاد
مُجَوَّاسُکُوتِ ہوں لو کہو یا گتیکہ اور روغنِ بوجوش کا کوئی دیوی تو رکھو کچھ اصل
سوا سکی اگر دیوی کوئی شیر تو لینی میں کچھ اوسکی تقصیر غرض ہیرہ میں چنین جو کوئی
تو لینی میں نہ کہہ انکار کچھ

عَنْ جَعْلَانَ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ
الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ مِنْ بَحْجَةٍ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ بَیْضُهُ

ہو انیس شخص جس مروی ہے کہ جسنی پور ہر سی نہ حال کہہ ہی ارشاد ہیرہ خیر اتورا کا
کہ خود دن کو وہ دیوی خوشی بنا کہ جسکا رنگ ہو پنهان نبات مہلکی ہو مگر خوشبو نہایت
ولیکن عورتوں کی واسطی تو مخالف حکم ہی مروی ہے کہ وہ اس طرح کی خوشبو لگا دین
کہ جسکا رنگ حالت جیسی پان

عَنْ عُمَانَ بْنِ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا إِذَا لَطِطَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدُّ قَائِنَهُ خَرَجَ مِنْ الْجَنَّةِ

ابن عثمان بن النہدی کہہ قول جناب مصطفیٰ کہ دیویں اگر کوئی ریحان نکلو
کہی لیتی ست انکار کیجئے کہ ہیرہ ریحان ہی جنت ہی پان ہنیں انکار کرنا سن سی اچھا
یہاں خوشایق قول ہے تو اوسنی طرح تشبیح کی کہ وار و جو ہو اہی فقط ریحان
درخت باز و مقصود ہی یہاں کہہ ہی دوسری شاعر نے کہا کہ ریحان نام ہی ہر دیوی جو

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَرَضَ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَالْقَى حَبِيبٌ
رِدْلَةً وَمَشَى فِي إِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خَذِ دَاءَكَ فَقَالَ خَسِرَ الْفَسُوقُ
مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ مِنْ حَبِيبٍ خَسِرَ دَاءَهُ بِالْغَنَاءِ مِنْ حَبِيبٍ خَسِرَ دَاءَهُ

حبیب خور دی ماہیت پان کر ماہی بہا حال اپنا گراگی انکی حضرت عمر کے
روایتی اوشافی و در کچھ قطع لنگی ہی ہنسی دانسی نکلا کہا حضرت عمر نے مجھ ہی اسی

جبرائیل زکوٰۃ کو لے کر آیا اور پڑھا کہ بے نیکی کو ایک پچاس سال کا بڑا ہر قوم سے حضرت عمرؓ کو اسی آیت کی تائید میں لائی اس طرح کی کہتا ہے صورت یہ حسن با صفا و بی گدازیت کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوبؑ کے تھے۔ سنی ہی عینی گردش و زوہد

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ لَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُ كَسْرُكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَكْلُمُكُمْ كَلَامَ بَيْنِ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

کلام سے و عام کا یہ فیض نمایاں ہے کہ جمل و کفر کے مرد و مکروہ اب تک جلد

جواب عائشہ کرتی ہیں اظہار کہ ایسی تونہ تھی حضرت کی گفتار کہ جیسی تمہارے باتیں جلد و پیہم کیا کرتی ہو لوگو کو بیش یا کم۔ مگر ایسا کلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک ایک حرف آپ صحت تھا جواب پاک محبوب سیالے بیان کرتی تھی باطن و صفایہ کہ او کی باتیں جو ہوتا تھا میثا کلام پاک فوراً یاد کرتا۔

ح عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيُفْعَلَ

دکھاتا ہی اس بصورت حال کہ گفتار نبی کا تھا یہ احوال کہ اک ایک بات کو اتر روی کیا کرتی سے بارہ آب تقرر کہ تا اوس صحت عالم کی تین بخوبی اور سنی سمجھ لیں

ح عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالَي هَنْدَبَةَ عَنْ هَالِهِ وَكَانَ وَصَّافًا قَالَتْ

صِفَ لِي مَسْطُوقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكَنِ لَيْسَتْ

بِغَيْرِ حَاجَةٍ يَتَّبِعُ الْكَلَامَ وَخِيَمَةُ يَأْتِيهِ اللَّهُ وَيَكْلُمُهُ فِي الْكَلَامِ كَلَامُهُ فَضْلٌ لَا فَضْلَ وَلَا تَقْصِيرَ لَيْسَ بِالْجَانِبِ وَلَا الْبَهِينِ يُعْظِمُ النِّعَةَ وَإِنْ دَفَعْتَ لَا يَدُمُ مَعَهَا شَيْءٌ عَجَبًا إِنَّهُ لَكُنْزٌ مِنْ دُونِ قَارِهِ مَدْحَةٍ وَلَا تَنْصِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَادِ انْعَادِي خُفَى

اَوْ يَغْضِبُ شَيْءٌ حَتَّى يَنْصَرِفَ لَا يَغْضِبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْصَرِفُ لَهَا اِذَا اسْتَأْذَنَ
اَشَارَ بِكَفِّهِ عَلَيْهَا وَاِذَا انْجَبَ لَهَا اِذَا اَحْدَثَ اِشْغَالَهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ اَلْمَنْعِي لَطْفًا
بِهَافِ السَّيْرِ وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاِذَا فَرَحَ غَضَّ جُرْمَهُ جَلَّ خُفْيَةُ التَّسْتَمُّ

حسن زند حیدر کی رویت ہوئی سطح ہیدروسی ویت کہ ہند بن ابی ہالہ سی پوجی
حسن ابن علی نی حال اسکا کہ تھا کیسا کلام پاک واطہر جناب سرور عالم بیان کر
کہ تو وصف ہی حال ہے کا جناب ستطاب احمدی کا کہا اوسنی بہہ سبط شاہ دین
وہ رہتی اتدن اندوہ گین تھے سدا رہتی تھی وہ اندوہ کی تھی نہایت فکرین کشتی تھی وقت
تھی رحمت جناب مصطفیٰ شفیع حاصیان خیر الوراکو بہت خاموش رہتی آپ درنا
وہ بی حاجت کہی کہتی تھی بہہ کام سخن اسد کا نام لیا کرتی باغاز و باخجام
کلام مختصر وہ آپ کا تھا کہ مضمون معانی سی بہرہا سخن تھا ابکار سکہ حاصل
کہ کرتا تھا تیز حق و باطل بانداز مناسب تھی وہ کفار کمی بیشی سی تھا کٹ پان و کا
بجاء عادت نہ تھی خیر اشیر کہ لوگوں پر حقارت نظر کی اگر ملتی او نہیں ہوئی ہیبت
تو اسکو جانتی باشا عظمت مذمت وہ نہیں کرتی تھی کسی کہا نیکی کو ہوتا نہ اچھا
اگرچہ وہ مذمت بھی کرتی مگر تعریف بھی اوسکی نہ کرتے او نہیں غصہ میں لاتی تھی دنیا
نہ کار و نبوی غصہ میں لاتا ولیکن امر دین و کار دین رسول اسد آتی تھی غضب میں
جہا امر دین میں ہو تافرق پیدا تو وہاں تاب تحمل تھی اصلا یہاں تک آپ ہوتی تھی غضب
کہ ہوتی مستقیم بی خوف و ہاب پر اپنی وسطی از روی رحمت کسی خوشمگین ہوتی خست
نہ بدلہ بھی کسی سے آیت نہ اپنی وسطہ وہ رنج دیتے سنویدہ اور بھی دستور حضرت
کسی جانب اگر کرتی اشارت کف دست مبارک سی اشار کیا کرتی تھی حضرت بہر ایما
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات اولٹتی تھے ہتھیلی کو اوپر اٹھاتا بہہ کام سخن دستور بہہ تھا
مٹاتی تھی کف دست مصفا ہتھیلی ہاتھ سیدھی اٹھاتا وہ پائین ہاتھ کی جانب کھلا کر

کف بینی سی باطن دست چپ
 کما میں بات کہتی بات پر ہوت
 عدیم المثل تھی ہر اچکی جو
 گذرتی جسم سی او سکی دیر چھا
 اگر مہوتا خوشی کا اوپہ عالم
 رسول اللہ کہتی تھی ہر عادت
 لب خندان کا ہوا کوئی ہر عالم
 ہر زمانہ ہر لمحہ

مکثت صفا کو مارتی تھے
 سو پہ بھی عادت خیر البشر تھے
 اگر لانا کوئی غصہ میں او کو
 نہ کھلتا او کو کچھ خاطر میں
 تو کرتی بند چشم پاک او دم
 لب لعل قسیم خوض کو
 تبسم ہی بہری سہی تھی پیچ
 ہنسی کی وقت ہوتی ہی عین

مشرقی عرب میں مہنی بہ بات
 عرض وقت سخن سپر نظر تھے
 تو وہ از روی فضل و عین انعام
 سراسر لطف ہی سی پیش
 بہنگام سرور و وقت فرحت
 تبسم میں ہر کرتی تھی اکثر
 بشکل آلودہ دندان شفاف
 ہنسی کی ہر لمحہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحْكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوشَةٌ
 وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا فَكَانَتْ إِذَا نَظَرَتْ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكُلَّ الْعَيْنَيْنِ وَالْأَنْفِ أَكُلَّ

لب خدا نکا او س کل کی یہا عجبا تبسم
 کہ جو کچھ نفس میں ہم اسیرون کو ہنسا ماسے

صبا لانی لب جان بخش ہو
 دیا مژدہ مژدہ خاطر کو

ہمارا غنچہ خاطر کہلا یا
 اگر یہ بادل ناشاد میں ہم

کر شکر کیا کرنا
 خوشی کا یاد آتا ہی زمانا

لبونین ہی ہنسی لکھو نہیں آتو
 ہنسا تا ہی کیا کرنا

بوس ای کافی نگرانی حکایت
 کہ ہی اب غم انہار ہویت

بخوبی تھی حجب باریک و زیبا
 کروں تعریف کیا او کی تھی

اسی خندان ہیں تابین تو تم
 تبسم تبسم تبسم تبسم تبسم

تو کی مسرور گون وہ چشم طہر
 سید چشمی کربن سرور و جان

تبسم تبسم تبسم تبسم تبسم
 وہ مژگان سید آرام جان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَرَّحٍ قَالَ رَأَيْتُ أَحَدًا كَثُرَتْ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْعَى السَّعْيَ حَارِثَ كَانَتْ لَهُ كِتَابِي كَوْنِي مَنِي نَهْ كَيْهَا تَسْمَعُهُ مِنْ زِيَادَةَ شَاهِدِينَ
جَنَابِ رَحْمَتِ الْبَعَا لَيْتِي

سَحَابُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلِأَخِرِ
رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ بَارِئُ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لِعِزِّهِ عَلَيْهِ صِفَارَةُ نَوَافِلِ
وَتَجِبَا عَنْهُمَا رَهَافٍ قَالَ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَهُوَ مُقَرَّبٌ بَيْنَكَ وَهُوَ مُشْفِقٌ
مِنْكَ بَارِهَافٍ قَالَ لَعَطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَلَيْهِ حَسَنَةٌ يَقُولُونَ إِنِّي ذُنُوبًا
أَرَاهَا هُنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَوَاءَ حَتَّى بَلَغَ

ابو ذر کا کلام متعجب ہے کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے کہا اوسنی کہ فرمایا نبی نے
جَنَابِ واقف ہر معنی نے کہ میں اوس شخص کو پہچانتا ہوں بہ تحقیق تعریف جانتا ہوں
کہ اول ہو گا وہ جنت میں داخل ہو اوسنی پیدا و سکون و فضل اوسنی بھی جانتا ہوں میں سقر
کہ دفع شیئی نکلی گا وہ آخر سنوبی ایک کا اسطرح ماحول کہ لا ینکلی اوسی محشین فی الحال
فرشتوں کو یہ ہو گا حکم صادر کہ تم اسکی کتابان صغائر نامی سامنی لا کر دکھاؤ
گوہم کہ یہ کو چہ سیاؤ وہیں جائیگا اوس مجرم ہی چو بتاؤ نبی کیا تھا ایسا ایسا
فلانی روز یہ تو فی خطا کے فلانی وقت یعنی یہ جفا کے غرض اقرار وہ سب کا کر دیا
کبیر و نسی کو ڈرتا رہی گا کہ ہوں ظاہر اگر وہ جرم نہ بیان تو میرا حال ہو کیسا پریشان
غرض اوسکی الٰہی نیر و ان رحمن کر یکا عین حمت ہی یہ فرمان کہ اس مجرم فی جو ظاہر ہو کر
ہل و دہر میری سی ایک نیکی لکھی کا یہ تو وہ مجرم گنہگار جو دیکھی کا عیان حمت کی آثار
کہ میری او بھی ہیں جرم ہیں نہیں ہیں دیکھتا اوسکا اثر یہاں غرض اوسکی یہ ہو گی اس مجرم
کہ اوسکو بھی خدا نیکی ہی دے ابو ذر نے کھسا جسوقت حضرت ہو یہ اگر چکی جیسا کہ حقیقت
تو میں خندہ زں حضرت کو دیکھا ہنسی انا کہ دندان ہو گئی و ا ہنسی کی وقت بانور

عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَكُنُوا
 جبریر ابن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں جس وزی سلام لایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا نکرتی تھی کہیں وہ مجھ سے بڑا حجاب و قیدی تھا میں میرا
 سوا اسکی مجھ سے بڑا دیکھتی تھی تو حضرت دیکھتی ہی مجھ سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنُوا
 آخر اہل النار و جا رہا رجل یخرج منها نصفاً فیقال لہ انطلق ما دخل الجنة قال لہ
 لیدخل الجنة فیقول الناس قد اخذوا المنازل فیدرج فیقول یارب قد اخذ الناس
 المنازل فیقال لہ انذکر انما ان الذی کنت فیہ ویقول نعم فیقال لہ من فیسمی
 فیقال لہ فانت الذی تمسک عشرہ اصعاف الذی انما قال فیقول انسجری
 وانت الملیک قال فلقد رأیت رسول الله صلی الله علیه و سلم یحاکم بین نواحد

بقول صادق بن مسعود روت یون ہوئے کور ہوئے کہا اوسین خادم خیر الوری
 کہ فرمایا جناب مصطفیٰ نے کہ میں پہچانتا ہوں اوشب کو مقیم و وزخ و باد و شرر کو
 کہ آخر سب سے بندہ خدا کا چہنی کا آتش و وزخ سیایا کہ ضعف ناتوانی کی سبب
 وہ یون بکلی کا اوس حاکم کہ ہو ویکا سرخون کہ پستیا چلی گا کہ دشواری سنا
 علی کا اوس کو یون حکم الہی کہ تو اب جلد ہو جنت کو رہا کہ پڑا ہو ویکا وہ جنت میں کہ
 وہ ان ہو گو نگو ویکے کا نظر بہر کہ وہ اپنی مکانو نہیں مکیں ہیں مکانات جہان کے نہیں ہیں
 پھر ہی وہ دیکھ کر یونان جنت پھر آویکا بسوی ب غرت کہیکا اکی وہ اسی ب باری
 پھر ہی جنت میں ہی خلق ہمار کو کی خالی نہیں ہی قصر و ایوان بجائی خود ہر ایک انسان کی وہاں
 خداوند جہان اوس کے کہیکا تنجی کہہ یاد ہی ہی وہ زمانا کہ جس درمیان اوس وقت تھا تو
 ہو یعنی مان سب اب جدا تو کہی گا وہ کہ اسی غفار سبحان مجھی تو وہ زمانہ یاد ہی مان

پراوسکی و اسطی پر حکم ہوگا کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
 تو اس کو میں کہیکار ب غفار کہل جو ہی تری دلی تمنا
 غرض نہ کر یہ ارشاد عنایت کہی گا وہ غریق بحر حیرت کہ مجھ سی اب ہنسی کرتی ہو گی
 کہ دیتی ہو جہان سی سرگنا تم عرض تم بادشاہ لاسکان ہو خداوند زمین و آسمان ہو
 ہلا جہتہ بندہ محتاج کی ستا ہنسی کے آپ فرماتی ہیں بات کہار ادبی دو عالم کی سرور
 یہاں تک نہ کر لای جب بیان توین آب کو تحقیق دیکھا ہنسی ہاں تک کہ دندل ہو گئی

ح عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا وَضَعَ رَجُلٌ
 الرِّكَابَ قَالَ كَيْفَ اللَّهُ فَعَلْنَا سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا وَضَعَ رَجُلٌ
 كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُقْتَلِبُونَ قَالَ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا وَضَعَ رَجُلٌ
 نَفْسِي فَكَيْفَ قَاتَلَهُ لَا يَقِفُ إِلَّا نَبِيًّا إِنْ أَنْتُمْ تَصْحُوكُمْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ شَيْءٌ فَخَبَّرَنِي قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ صَحَّكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ صَحَّكَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ لَيُحِبُّنَ عَبْدًا إِذَا قَالَ بِي سَمِعْتُ دَعْوَةَ يَعْزِلُ اللَّهُ لَا يَقِفُ إِلَّا نَبِيًّا

علی ابن سعید سیف ہی علی مرتضیٰ کا تابعی ہی کیا اوسنی بیان ہی حال اس
 کہ میں حضرت علی کی پاس آیا غرض اوس وقت جان حیدر کی سوار یکی لڑی مرکب تنہا حاضر
 رکاب میں مرکب میں کہا پا کو میں نہیہ علی کا حال دیکھا لیا نام خدا اول اوسہون
 کیا آگاہ ب لو کو کو اس سے پڑھا الحمد کو سد کے ست گئی وہ پشت پراوسکی جس وقت
 پراوسکی بعد سبحان الذی کو لکی ٹہنی وہ با آواز نیکو یہ آیت پڑہ چکی حسب وقت مبارک
 پڑھا الحمد کو پرتین بار سے سہ نوبت پر کہا اے کسبہ لکی ٹہنی پرست غفار حیدر
 ہنسی پر بعد اسکی شاہ مروان ہوئی وندران لب خندناں کیا یہ عرض ہے لو کہ حسن
 کہ میں کو اسطی اب آپنستی کہا حضرت علی بنی مجھسی کہ میں سرور عالم کو دیکھا
 کہ میں جلیج پر حکم سوار ہو گیا عجا لایا یہ حمد و شکر باریک مسینورت چڑھی مرکب چہرہ

تو منشی سرور عالم سی پوچھا
 گئی ہنسی مجنون دلا را
 کہ آئی کیوں ہنسی اسوقت کھو
 ہیں بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو
 کہ دےت جو کل خلاق عالم
 بعین رحمت ہوتا ہی خوش تو
 نیاز و عجزی کرتا ہی گفتار
 کہ مجکو بخش دے ای تب قبا
 کہ اس بندہ کو میرا سر ہای
 کوئی سیری سوا اسکی خطا کو
 نہ بخششی کا نہ بخششی کا سر ہو
 غرض ہو جبکہ راضی رت بہت

ح عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخُذِّ
 حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلًا مَعَ تَمْرٍ مِّنْ كَانِ سَعْدٍ
 رَأَيْتُ وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا يَا لَئِيْسَ بِغَضِي حَبْنَةُ فَلَمَّ سَعْدٌ سَمِعَهُمْ فَلَمَّا رَفَعَهُ
 رَمَاهُ فَلَمْ يَخْطِ هَذِهِ مِنْهُ يَعْنِي حَبْنَةَ وَانْقَلَبَ شَالَ رَجُلًا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قُلْتُ مِمَّنْ آيَ شَيْءٌ ضَحِكَ قَالَ مِّنْ فَيْسَلٍ بِالرَّجُلِ

یہاں راوی سعد با سعادت
 بیان کرتا ہی یہ حال حقیقت
 ہوئی خندان بعنوان نبی
 رسول اللہ کی اسوقت فدا
 کہ ہاں سعد سی عامر فی ای بابہ
 ہوئی کیوں خندہ زن اسطرح
 کہ آیا ایک کافر لکی وہاں تو
 سنا یہ وہاں سی کافر چسپا کر
 اوہر میں خادم خیر اور اتھا
 کہ میرا تیر لکتابی خطا تھا
 تو منشی تیرا اسطرح تاک
 کہ دس لگا ماتھی کی اوپر
 قدم جواو شہ کیا اور چسپا کا
 ستر دو دو کافر کا ہوا
 کہ آئی تیری شہ وندان والا
 دوبار سعد سی عامر فی پوچھا
 کہ کیا باعث تھا تھنکی ہنسی کا
 کہ اس ہنسی کی تیر سعد کہا کر
 گرا وہ مرد جنب چکر میں اگر
 یہہ فحسل سعد کیا او کو تو
 کہ جستی اکیرا تھا ہنسا یا

باب جلم فی صفہ مزاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اح عن انس بن مالک قال قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له یاکذاذنین یعنی عینا

مزاج و طیب میں جو آپ فرماتی تھی یار نبی ہنسائی تھی او نہیں بلکہ غم حرام و ولایتی

عجائب بات ہی ہر دو لکھی کہ حضرت فی ہی یار نبی شہی و لیکن وہ مزاج و طیب کی ست

فضولی کی فرماتی کہ ہی بات انس کہتا ہی حضرت مصطفیٰ کہا مجھ کو کہ اسی دوکان و اے

ابو عبسی فی یہاں شہی کہ یہ حضرت کا انداز نبی ہے

اح عن انس بن مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخاطبنا حتی نقول فی صغیر یا عجب

انس کہتا ہی پہنچ سکتی تھی کہ کہتی تھی بہت وہ ہنسنا باخلاق حسن ہی آپ موصوف

بعنوان مزاج و طیب مصروف عجب کہہ سہرور عالم کا تھا حال کہ تھا ہر طرحی ایشیا رضال

مراتھا ایک جہانی جھسی چھوٹا کہ طائر ایک پچی فی پا لا نفیر او سکو تو کہتی ہیں تباہی

و پچہ اوس ہی تھا مشغول باز غرض جب مر گیا و دو بار اوسکا تو وہ پچہ ہوا انگلیں بہت سا

رسول اللہ فی اوس وقت ایسا زراہ طیب اس پچسی پوچھا نفیر اسی بو عبسی اب بر گیا

وہ طائرسات نہی کر کا کہا

اح عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال فی لا اقول الا حقا

بیان بوہرہ ہی ہوید کہ تھا اصحاب فی حضرت چا کہ تم بھی یار رسول اللہ ہمس

مزاج طیب کرتی ہو کر م کہا حضرت فی یہ دعویٰ ہی مزاج طیب میں ہی اتی ہی

اگر کہتا ہو میں کہہ طیب کی بات ہو کر فی ہی وہ تحقیق کی ست

اح عن انس بن مالک ان رجلا استخجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک

لک لیاۃ فقال رسول اللہ ما اذینک لک لیاۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی حاملک لک لیاۃ

انس کہتا ہی ایسا با جڑا کہ حضرت می کسی فی تھا پچہ کہ مجھ کو کہ عایت ہو سوا

ہر سبب کی باری فی انکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسکی ۱۲

کرتی میری تکیا دارے کیا ارشاد اوس سائل سی ای تجھی میں دو کا تجھ اوسٹے کا
چرا دکا تجھ میں دیکے اور کہا اوسنی چڑو کا آد کینو کر کہا پر آپنی اوس سی ہویدا
کہ ہر شتر ہی تجھ اوسٹے کا

مَحْ عَنِ النَّاسِ اَبْرَئِيلَ اَنْ يَّجْلِسَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اَسْمُهُ زَاهِرًا كَانَ يَرْكَبُ الْكَلْبَ
الْبَيْضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيَجْعَلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ اَزْوَاجِهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ زَاهِرًا بَدِينًا وَمِنْ سَائِرِهِمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَبِيبَهُ كَانَ جَلَدًا مِمَّا فَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمًا وَمُنِيعٌ مَتَانَةً وَخُضْرَةً مَخْلُفَةً وَكَانَ
اَفْضَلُ مِنْ هَذَا الرَّسُولِ فَاَلْتَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا جَهْلًا يَأْتِي الْوَلَدَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَسْمَاءٍ فَمِنْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْعَبْدُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَوَّلَ اللَّهِ تَحَدًا كَأَسْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِي بَدِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَعْلَمُ

نفس کے قول سی ہوتا ہی معلوم	کہ زار نام تھا اک شخص موسوم	وہ تھا اک بادیه کار ہی الا
محب سید کو ج مکان تھا	بہت ہدیہ و تحفہ سا بہ لیکر	جنسور پاک میں آتا تھا اکثر
جو سوتلی چیز صحرائی عرب کے	وہ لاتا سامنی فخر عرب کے	یہاں سی بھی جناب فخر عالم
روانہ اوسکو کرتی شا و و حرم	وہ جب صحرائی رخصت ملتا تھا	اوسنی اسباب بتی ہی بہت
رسول اللہ کا تھا قول ظاہر	ہمارا بادیه شہر اسی رہا ہے	کہ جو صحرائیں ہوتا ہی نمودار
ہمارے وسط لاتا ہی ہر بار	ہم اوسکی واسطہ ٹھہری ہیں	کہ ہو وی چیز جو چاہی یہاں کے
تو اوسکی واسطہ موجود کرین	روانہ یہاں سے بامقصد	غرض یہی کہ ہر صورت خیر
نہایت اوس سے رکھتی محبت	بظاہر کہہ رہا ہر شکل نہ	مگر باطن میں تھا زیا بظاہر
ہوا تھا اتفاق کار آپ	کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا	کہ انکلی وہاں ناکاہ حضرت
اوسنی چھپی سی کرا کر کشف	یکایک آپ جو اوسکو بکرا	وہ بی دیکھی ہو سی اس طرح بولا
کہ ہی یہ کون یعنی اکی جینے	مجھی کڑا ہی ہاں اب جلہ پرورد	یہ کہہ کر پھر تابل سے نظر ل

لو صورت یکدیگر خیر البشر کے

چشتا ہوا و صدر احمدی سی

خلو صبح جان اصلاحی سی

مواہتا محو لطف مصطفی کا

عہد ہونا ترکہ تبت گوارا

پہر اسکی بعد بولی شاہ ابرار

کہ اس نہ وہ کا ہی کوئی خریدار

کہا آہر فی سونہ خدا ہے

کہ بہر بند تو کا سد کم بہا ہے

کہا رستا و ہر حضرت فی او سکو

کہ نزدیک خدا کا سد نہیں تو

و یا اس طرح فرمایا نبی نے

عن الحسن قال استعجز

ان ہی تو خدا کی باس سنی

اللہی صلی اللہ علیہ وسلم

ما رسولی اللہ ادع اللہ ان یخلفی اجزۃ فقال یا ام فلان ان اجبت لا ندخلک احدی قال فقلت

فقال اخبروہا انہا لا ندخلکوا ہی عن رسول اللہ تعالیٰ یقول انا انشانا ہن انشاء فجعلنا

روایت یہ ہوم و بی حسن

کیا آگاہ حال پیرزن سے

کہ آئی وہ رسول اللہ کی پاس

مری خاطر دعا بھی خدا سے

خدا کی پاک و دیوی محبت

تسا یعنی کہتی ہوں نہایت

ملی جنت بھی تیری دعا سے

ہوئی ہی آئی خواہاں تو

مقام پیرزن جنت نہیں ہے

کہا حضرت نے سن ام فلان

سنی اوس پیرزن جیکہ یہا

چلی روتی ہوئی اندوہ کی سا

بہشت پاک جانی تازین سے

کہ اسٹ ہما سی کہہ دے

کہ ہی جنت مقام نوجوانی

کیا حضرت نے لوگوں کو اشار

ہوگا اوسین اخل نوئی بیا

کہ جسکی دعا ملی وہاں ہوٹا یا

و مان حال ہی عیش جاوے

و بان وہ نوجوان سی سال کا

خدا و مد تعالیٰ فی ہی اے

کلام پاک میں اپنی خبر دی

زمان اہل جنت کی حقیقت

ببان کرتا ہی ایسے بے

کہ ہم اونکو وہاں ایسا کرینگی

و حیدر خور و زیبا کرین کی

بر عنائی کر سیکے بکراون ٹو

رہینگی شوہر و نکلی ہماٹ خوش

وہ شوہر دوست ہو گیاں

مواہق سات اونکی اور بڑا

مواہق سات اونکی اور بڑا

عن عائشۃ قال فیصل لکما اهل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل بنبی من النبۃ الکان منہ یسعد روحہ فیمثل بقول ع یا مائتہ بالاعمار من کہ یوقد

وہاں سے یہاں تک کہ اسکی دعا ملی وہاں ہوٹا یا

تقریب سخن جو آپ فی نزول کلامی کی یہاں وہ حال بھی کافی ہنوز فی سنہ انہما

کسی سائل فی حضرت عیسیٰؑ کیا تھا حال استفسار کے کہ ختم انبیاء فی شعر ہنوز
کیا بھی تھا زبانی اپنی ہنوز ہوصف حال تمثیل و حکایت کہی شعرا بھی پڑھتی تھی حضرت
کھا بہا دوسری ام المومنین پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے وہ تھا اس واکھی زبان کا
بتتمیل زمان ہکو پڑھا تھا سبب ہی کہ ان آیات مانگتا تھا دیکھا کہ انجا رہیں لم تروو
سنو بہ ترجمہ اس شعر کا ہے رسول اللہؐ فی جسکو پڑھا ہے کہ سی اب اوکو ظاہر عطا کیا
کہ تو غافل رہا اوس کے بنا کام خبر لیکر کہ ہی وہ شخص آیا نہیں تو فی جسی توشہ دیا تھا

۲۰ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق کلمہ قالہ الشاکر کمالہ
ع الاکل شیعہ ما خلا اللہ باطل وگاد امیہ بن ابی اسد امیہ بن ابی اسد

یہاں ہی بونہریہ سی زوٹا کہ وصف شعر میں کہتی تھی کہ شاعر کا جو قول اسیر ہے
بسیادوس شعر کا شاعر مگر ہے تحقیق بیان اوسنی کہا ہی کہ جانو چہ جو عیب خدا ہی
وہ ہی بس نانی تو بی اصل مل زوال نعمت دنیا ہی حاصل کیا حضرت فی یہ بھی قول تھا
کہ ہی وہ جو امیہ ایک شاعر اور اوسکی باب کا بصلیٰ تھا ہنوز وہی وہ مقرب ہو سلا

۳۰ عن جندب بن سفیان التیمی قال اصابت حجر اصبع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فذمیت فقال اهل لست الا اصبع ذمیت سبیل اللہ ما

پان کر تا ہی یہ جذب صحابہ کہ زخمی جب ہو ہی حضرت کی اکھ کی خاک کا یہ باجر تھا
کہ پتھر ایک انکلی پڑ لگا تھا ہوا انگشت سی جسد مڑو تو فرما ہی لگی حضرت یہ ہنوز
کہ انی انگشت باخبرت رسید ہدیہی و روحی انجہ وید

۳۱ عن الراعی بن عازب قال قال لہ رجل فذم عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا اعمارۃ فقال لا واللہ والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالثبیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْغَلِيلَةِ وَأَبُو سَعِيدٍ بْنُ خَارِثٍ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ الْخَبَرُ
بِأَيْمَانِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا نَبِيُّكُمْ وَأَنَا نَبِيُّ الْغَلِيلَةِ

یہ کہی پس یاد کیا سائل لگا ہر طرحی کہنی وہ قائل کہ تم سب لوگ جو ابو نبی سی
موتے جنگ تھی کیا رہا کہ جٹ سارے بار نبی کیا کلام ہر طرحی سی دل خبر آیا
لگا کہنی کہ سو گندہ چہا یہ تیرا اعتراض نارست رسول اللہ بیباکی تھی تیخا
ہریت سی او نہیں تھا سنا کہ صحابہ افوی ہی مجور ضاہی نہایت جان شار و دل خدا
رہی وہ سفل با عمل جڑی لڑی جسوت کفار و نسی حشر گرچہ لوگ کرتی تھی سختی
او نہیں حاصل ہوا کیسی جٹ کہ جب ہونی لگا تیر و کھار ان بوش و اول آپس سی پریشا
و کبر و کچھ حکم کمال سوار سی بعلہ تہی باشان و کشت ابو سفیان جوتہا حارث کا پشیا
رسول امت کا وہ ابن عم تھا عیان مرکب سروا پرالم واپسی ماتمین کمر تھی ہا اوام
رسول اللہ کرتی تھی اراد کہ ہو وین بازیم دوبار اعدا مکر و عم ابن خستہ الورا کا
زروی مسطحت تھامی ہو تھی عجب کچھ حال تھا محبوب کا ہراس و خوف تھا او کو نہ صلا
بعین جرات و فطر شجاعت رجبہ پڑنی لگی اسوت حضرت کہ میں ایسا ہی مصطفی ہوں
کہ صوف و راستی ہی بولنا جو تحقیق جان کہتا ہوں ایسا کہ سید المطلب سی میرا دوا
ح عن ابی عبد اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکة فی عمره الفصاء و الفصاء

بیان کرتا ہی یہ احوال ثابت کہی قول اس پر حال ثابت کہ ہنگام قضای عمر و حضرت
جوش و اغل میان کر حضرت تو وہاں ابن رواحہ نام شہر کہ تھا و دشاعر زیبا مظاہر
یہ وہ و نو شعر پڑتا لگی جٹا اما تھا حضرت مصطفی

خَلَّوْا بَنِي الْكَفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ
وَبَدِّلِ الْغَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

کہ وہاں راہ عالی قوم کفار کہ یہاں تشریف لائی شاہ پر امر حکم منزل اس دن

کریگی قتل تم کو گون گون گن
 ہتھیں مارنگی ایسی ضرب دے کہ
 بڑی تم پر ایسی مار پڑے کہ
 کہ اوں شدت میں ہوتا کوئی
 کہ یہ شمار تو حضرت کے ال
 میان نگہ یعنی پڑے رہا ہی
 کیا ارشاد حضرت نے جو کو
 کہ ہو روک مت اسدم عرق
 کہ تیار روں کو اسکا شعر

اح عن جابر بن سمرة قال
 زیادہ تیری لگتا ہی ہے
 جالسنت النبى صلى الله عليه
 عليه وآله اکثر من مائة مرة وكان أصحابه يثنون الشعر يثنيون
 أشياء من أمرنا حيا هدية وهو ساكت ربما تبسم معهم

بیان کرنا ہی جابر جنتیت کہ میں جو بارسی زیادہ بکرت
 وہاں صحابہ کبار کی کہ کیا کرتی تھے وہ شاعر
 مضامین بیان جاہلیت ہو کرتی تھی شعروں میں صنعت
 کہی خاموش رہتی تھی ایسی ہی
 اح عن ابی هريرة
 کہی کرتی تینم سات اونکی
 بعن النبي صلى الله عليه
 وسلم قال الشعر كما تكلمت به العرب كلها لبسها كل شيء ما خلا الله باطلا

کہا ہی جو ہر رہ مقتدر نے کہ فرمایا بنی مصطفیٰ نے کہ شعرا عرب سی قول
 بیان ہی یہ لیس خوش بانگا الاكل شيء ما خلا الله طيل وكل نعيم الا حزن الزائل
 اح عن النبي قال كنت دوف رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستندته مائة مرة
 من قول أمية بن أبي الصلت كلما استندته بيتا قال لي النبي صلى الله عليه وآله
 هبة حتى استندته مائة يعني بيتا فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم إن كاد كسيرا

شعر ہر خوش زبان کا یہ بیان کہ میں یوں کیا تھا راہ کو طی رویت سرور کون مکان
 پس پشت بنی ہمارا وہاں تھا استقریب بیان کرتا تھا اظہار ائیمہ نام شاعر کی کہہ شعرا
 غرض جب کی جیت تھان تو فرماتی تھی حضرت اور ہی ہاں حکم سید کو میں ہر بار
 اسی رت پر ہی کرتا تھا شعرا برائی خاطر سب دوزار عالم رہتی تھی ایک سو شعرا یہ ہم

کیا جنات فی اوسکو گرفتار رہا تھیں یا چار پہر ہی نہ کوہ یا مہر حالت ہوایہ ساخو از قبل ہشت پہر اسکی بعد جنات پریشان وہ اوسین ایک متناک تھا وہاں حال جو دیکھا کیا تھا پان کر تا تھا از روی عجب مقالات و حکایات غریب غرض اب جو قسانہ ہوئید خرافہ سنی اوسنی دینی نسبت سے حدیث خرافہ سی ۱۲

حدیث نمبر ۶

ح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جلست احد عشر امة فعاھد من عاقل من جناب عائشہ سی ہی پہر ہو کہ گیارہ عورتیں پیشین کنہی بین سن وہ جگہ کہتی ہی نہت جہان کہتی تھیں وہ جانی سکو کیا آپسین اون سب فی پہر کہ یہید کہ گری کوئی نہ پنهان جوانی شوہر و مکی ہو حقیقت

قالت لا ولی زوجی اجمع محل عث علی ابن جبل و غیرہ لاسفل فیرقی ولا سید فینظر لھا اوس عورت اول فی لیا کہ ہی میرا تو شوہر سیکر بلا وہ اس صوت سی ہی لاغر نہ کہ جیسی ہوش رکھ لا غمہ وہ دہلا ہشت ہی کو کوہ پر آسانی نہ وہاں ہر کر کندر موٹا پی کا کہیں اوسین نہرا کہ لایا جانی وہ وہاں سی باجا یہہ تھا عورت کا مقصود و جگا کہ ہی یعنی وہ مروی حیت

قالت لثانیۃ زوجی لایب خبۃ انی انا ان ذکری لکذکر عجم و صبر بہر کی اوس و مری عورت کہ کر سکتی نہیں کچھ حال طبع مری شوہر کا ایسا چھبیا کہ جسکی وصف بن قلہ زبان بھی یہ خوف ہی کر کچھ کہوں تو اوسکی رائی نہاں کہوں نہاں نہایت خاموش ہی نہاں

قالت لثالثۃ زوجی العشق ان اطلق اطلق و ان اسد کنت اعلق کر سی اوس تیسری فی ہر شکا کہ میرا مروی بدخونہایت کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں کہ چپ پہی اجاتا نہیں زبان گر سامنی اوسکی ملاوٹ طلاق بائیسہ فی الفو باون

اگر خاموش می‌شوی چه خبر
تو که از وی نه درویشی نه درویشی

قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حرك ولا فرك ولا حافة ولا سامة

که او سر عورت چارم می‌پزد که بین خاوندی من فارغ با و بهی اس طر و اس اندازنی است

اوس گویا تحکم می‌کند که من نه گرمی اوسم نه سردی بهی ملال می‌رسی صافی بهی

قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يشغل عما عداه

که او سر عورت نمی‌پزد که چای و نکی سیری بهی اوقات که آتای اگر و کهری اندر

تو سوتای شکل یوز کیش خطای اگر و کهری ماهر تو شکل شیر بهی و لاو

نهین بهی تا کسی حالت کاف قاله السادسة زوجي خيال محبه سي نه فكريان

ان اهل بيتك قد استغفروا عن خطيئتهم ولا ينالهم الكفر ليحكم اكلت

چون عورت کا اب بهی ساجرا کهون کیا ماجر عین بگا که او سنی که سیر از عیا

و ده ایسا خود غرض می‌داند که او سنی آوی چو کتا سبی کهادی چو پی ایکن

اگر پی کی کو پی بهی باوی ولا جرم و من و من جی او اگر سووی توی بهی عالم خوا

و ده کپری که پی شکل گرواب برود و ش و سر و گردن بهی نه بهی و ده بهی که بهی نکاله

نیو پی حال و جبهه کا و ده زنها قاله السابعة زوجي لا بد

او غیا یا طببا فاء ل ذاء ل ذاء شجك و فاك اجمع كالا كالت

اب کی ساتوین بی شج کیا طاهر کهی در مانده مضط سختایت ناتوان ششی سجا

کهون کیا باسی خاموشی و ده تاملی مین گرا و مطلق بهی خام سخن در مانده و احق

کونی در و الم ایسا نهین که سیری زوج من پیدا نهین مجسم در و بی نهین رتن سبی

کونیا غم و رنج و محن باین اطوار که تهای بهی بهی که بهی آوی تو قور می سیر کو

فقط کیا و ده بی مهر یا کونی است نهی عضون کا

قالت الثامنة زوجي المس مسك ارنيب و ارنيب و ارنيب و ارنيب

ہر شے میں کئی کئی کھنڈے کہ میرا زونج ہی کھڑا اوستا کہوں کیا اوستی غنائی کا نام
 جوئی سن و سیاہی کا عالم وہ اوستی کوئی غور نہ کیا کہوں جو کا اوستی حال کیا کیا
 قَالَتِ الْكَافِرَةُ تُوَفِّعُ الْعَاجِظُ طَوِيلُ الْبَحْرِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ الشَّامِ
 نوین عورت فی ہر قصہ سیاہ کہ میرا زونج ہی ایوان والا بلند و مرتفع اوستا ستون
 محل اوستا بر فستابی ستون یہ بخت پر کا عالم اوستی ہایں کہ کھتر کا انبار گراں ہے
 وہ قد آور جوان خوش لقا نہایت اوستا انبار تلال عمارت اوستی ہی ایسی اوستا
 کہ ہی لوگوں کے وہاں کھتر

قَالَتِ الْكَافِرَةُ زَوْجِي لَكَ مَا لَكَ خَيْرٌ مِنْ طَارِكٍ لَهُ اَبِلُ كَثِيرٌ
 الْمُبَارِكُ قَلِيلَاتُ الْمَسَاجِدِ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا مِنْ هَاهُنَا يَقْنُ اَنْتَ مِنْ اَلَيْسَ
 وہاں سون کی باری حلیہ کنی خاوند کی کرنی برائے کہ کیا اچھا میری مال کا دم
 وہ مالک مالک خیر و کرم بیان کیا کچھ ہی اونٹوں کی کثرت کہ رکبتا ہی ہ باحد نہایت
 کچھ ایسی کثرت جنس شربت کہ صحرا اور جبل اوستی پر اونہیں درکار ہی خشی و کا
 کہ ہی بس تنک میدان چراگا یہ ہی معمول اوستی عالم کا کہ جس شکام ہی مہمان آنا
 تو اوستی مہمان خاطر وہ خوش و چین مذبح کرتا ہی شتر کو غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا
 کہ جب انکو شتر بان پانگتا تو وہ چوب شہان کی نسلی سمجھتی ہیں اپنی دلیں یہ از
 کہ آیا ہی کہ فی مہمان سافر کرنی زونج ہکوا اوستی خاطر

قَالَتِ الْكَافِرَةُ عَشْرُ زَوْجِي اَبُو ذَرٍّ وَمَا اَبُو ذَرٍّ اَنَاسٌ مِنْ جُلَى اَذِيٍّ وَمَلَأَتْ
 شِمَّ عَصْدِي وَنَحْنِي فَحَسْبُ الْاَنْفُسِ وَجَدْنِي فِي اَهْلِ عَيْنَةٍ بِشَقِّ فُجْعَلِي فِي اَهْلِ
 وَاطِيطٍ وَدَايِسٍ مَقِيعَةٍ اَقُولُ فَلَا اَقْبَحَ وَارْقَدَ فَاَتَصَبَّحُ فَاَتَقَبَّحُ
 اَبِي ذَرٍّ فَمَا اَمَّ اَبِي ذَرٍّ عُلُوُّهَا رِدَا حُ وَاَيْتُهَا فَاسَاحَ اَبْنُ اَبِي ذَرٍّ فَمَا اَبْنُ اَبِي ذَرٍّ مَضْمُونُ
 كَسَلِ شَطْبَةٍ وَاشْبَعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرِ ثَلَاثُ رُجْعٍ فَمَا يَنْتَبِهُ رُجْعُ طَوْعٍ اَيْتُهَا وَطَوْعُ

اَمَّا وَمَا كَسَا ثَمَرًا وَغَيْطَ جَارِهَا لِحْيَانِ زَرْعٍ فَمَا احْبَبْتَنِي زَرْعٍ لَا بَنَيْتَ لِي ثَمَرًا وَنَشَقْتَنِي مَرْحَةً
 نَقِيْنَا وَلَا غَلَابِيْنَا تَعْنِيْنَا قَالَتْ حَرَجَ الْبُزْرُوعُ وَلَا وَطَأَتْهُ خُفٌّ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدًا لَهَا كَالْمَرْحَةِ بَلَقَتْ
 مَرْحَةً خَصِرًا بِرَمَانِيْنٍ فَطَلَقْنِي وَنَحْمَا فَكَيْفَ لَعْنَةُ رَجُلٍ سَيَّارٍ كَيْتٍ يَرَاوُحًا حَيْثُ كَانَ وَارَاحَ نَفْسٍ رَاوَا
 مِنْ كُلِّ رَجُلٍ يَخْذُو جَاوَالَ كَلَامٍ زَرْعِي يَا هَلَاكُ فَلَوْ جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ عَطَايَا لَيْتَ مَا بَلَغَ لَصْفَرَانِي زَرْعِي
 قَالَتْ عَالِيَةً رَحِمَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتٌ لَكَ فِي زَرْعِي

کہا اوس گیاروین نے آخر کا کہ بوزرع وہ منعم مرد زرد را عراوہ شوہر زینت فراتھا
 مری فانو کوزیروی ہر اتھا دیا اس طرح کا آرام مجھ کو کہ آئی فرہی پردو نو بازو
 رکھا اوسنی مجھی شیخاں شادان رہی آرام و رحمت سی ہر جی بیان میں کیا کروں اپنی سبک
 ہوئی تھی کہ یہیں انو میں پدا کہ تھی وہ لوگ زربس بی عبت گذر کرتی تھی باتلی و عبت
 مجھی ہان سی بیہ اپنی گریں لایا عروج نشہ دولت دیکھایا یہاں حاصل ہوئی بیہ سرفرا
 شئی بابنگ شتر آواز تارک سبھی خیل چشم دیکھا مہینا بہت غلہ کا یہاں انبار پایا
 ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل رہی باقی نکو جی حسرت دل سحر تک بی ملال و بی کدورت
 بعین شیش کرتی استیحت مجھی جسوقت موتی تھا آب نواب سرد پیکر موتی سیرا
 ابی زرع کی وہ جوا یک مان وہ کیسی مان بیک خاندان میسر تھا اوسی ہا مان دولت
 تمام خانہ و ایوان بوجت ابی زرع کا کیا اچھا وہ بیٹیا نہایت نازین زیبا مصفا
 وہ اوکی خواجگاہ بی کدورت غلاف تیغ ہی کو یا بصورت وہاں نہ نازنین آرام کرتا
 مصفا تیغ کی صورت میں تھا خورش در کار ہو جسوقت اسکو تو بزرغالہ کا بس لیے این بازو
 ابی زرع کی بیٹی مہ جسن تھے مگر مان بابے فرمان گزینے وہ تھی فرہ عجیب انداز کی سا
 کہ جسکا رشک مہا یہ کودتا ابی زرع کی لونڈی کلبدن این از دار و بی غبن تھ
 کہوں کیا اس سی الی آستانہ ابو زرع گیا ہیروں خانہ جہان وہ کارخانہ شیر کا تھا
 جہاں کہی تھی و غن اور سکا ہو اوارد وہاں جسوقت کر تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

وہا ستر حکم کرتی تھی اوسم کہ اسی پروردگار رب عالم خدا پر شری مجبور پیا لی
قامت کی ترزل سے امان

عَنْ حَدِثَةٍ قَالَتْ لَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاسِهِ قَالَ لَمْ يَحْزَنْهُمُ
مَوْتُ وَأَحْيَا وَإِذَا السَّبْقُ قَالَ لَمْ يَلْهُ لِي أَحْيَا نَا بَعْدَ مَا آمَنَّا وَالْيَلْبَسُ

خدیجہ سی سونی موی رویا کہ تہی یہ سوز عالم کی باد کہ جب شریف لاتی سونی
تو لاتی یہ دعا اپنی زبان کہ تیرا نام لی کر یا سبے بسوی موت میں وہا ہون
حیات و زندگانی بار دیگر مجھی ہی نام سی تیری سیر غرض وہ جسک بھی پہچا تھی
تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھ کہہی شکر خداوند تعالیٰ کہ جس نے بعد میں کی جلا یا
بہن کو اسکی جانب التجا وہی بس مالک و وزیر تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ
إِلَى وَائْتِهِ كُلَّ بَيْلَةٍ جَعَلَ يَهَيِّئُ فِجْفَتَ فِيهَا وَفَرَا فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ عَمَّا ذُو
رَبِّ الْعَالَمِينَ وَقُلْ عَزَّ وَجَبَّ النَّاسِ ثُمَّ يَهَيِّئُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جِدِّهِ
يَسْتَدُ بِهِيَ رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جِدِّهِ يَضَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ہو بات کلام عایشہ کہ نہت جسک بھی بستر پہ تو بس دو نوک دست کر
لا کر آپ کرتی تھی باہم وہ پڑھ کر قل هو اللہ احد کو پھر گئی کی ہی پڑھتی سو تین
جو پڑھ جیتی تو انکو پوج کر کہ پس اپنی ہاتھ لاتی سونی سر کف دست مبارک لیکی سر
لاتی تھی نامی دوش و بر جو تھا الی کا نام مبارک مثل سینہ و رخسار و مارک
پہرانی ہاتھ ہی ساری ہن سوالی لی ہن عزیز پر مگر ایسا ہر معمول حضرت
کہ کرتی اس عمل کو تین نوبت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ
نَحْنُ فَاتَاهُ بِأَكْلٍ فَادْنَاهُ بِالْصَّلَاةِ فَقَامَ وَصَلَّى وَهُوَ مُوَضَّأٌ فِي الْحَدِيثِ قَبْلَهُ

کہاں ہیں بے یقینی نے ایسا	کیسے آپ کا یہ حال دیکھا	کہ تیری مسرت و خوشی اب جھٹکتی
رسول مصطفیٰ دریا رحمت	صد آتی کلو سی پاک سی تھی	کلو سی صاحب لولاک سی تھی
کہ تھا یہ ابکی سونکی انداز	کلی سے نیندیں آتی تھی آواز	پیرا کی ویاں بال باجھیا
اذان ہی خادم خیر الورا	اوشی حضرت رسول اکرم	نماز اوشہ کر چڑھی خلاص جان
اگرچہ آپ کی سنی اوشی تھی	وضو لیکن نظر یا باجھی تھی	کہ یہ بہ بہی خاصہ خیر الورا تھا
وضو و کھانا تھا سونسی جاتا	روحیت ہی یہ طول حال کی	مکراتی یہاں اجمال کی ست

ح عَنْ ثَابِتٍ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّلَنَا وَآوَانَا فِي كَهْمٍ مِمَّنْ لَا يَكُنْ فِيهِ كُهُوٌّ وَلَا مَوْتُورِي

بیان کرتا ہی یہ احوال بہت	کہ ہی مجھ کو جس سے حال بہت	کہ جب تسم رسل محبوب وہاں
قدم لاتی بسوی جائہ خوب	بہ تو باطرز سپاس و حمد بارے	کیا کرتی تھے یوں نشانی
کہ وہ خلق شایانِ شانت	کہ جس کی کہانی مینی کو دیا ہے	وہی شکل کشا ہی کلون کا
وہی دنیا ہی سونکی لئی جا	ہمارے اسطی ممکن دیا ہے	ہیں آرام و رحمت سی کہا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسے	کہ ہی جابی سکونت کو ترستے	بہت ایسی بہی دنیا میں ہیں
کہ وہ حیران پریشان رہتے رہتے	غرض یہ ہی ہم پر رحمت	کیا کرتا ہی کیا انعام و رحمت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَعْرَضَ عَنِ الْبَيْتِ أَضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ إِذَا أَعْرَضَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَضَبَ أَعْمٍ وَضَعُ رَأْسِهِ عَلَى كَفِّهِ

بیان کرتا ہی ایسا بوقادہ	کہ تھا یہ اب کا غم و ازارہ	کہ جو نہ کام شب کرتی تھی
اُٹو تھا اسطرح کی آرام سی کام	بہ تھیلی تہہ سید کی اوشہا کے	تلی وہ کینٹی سید کی رکھتی
کہہاں ایسا گرد نہیں ہوتا تھا	کہ کرتی نوم حضرت آخر شب	تو سو تو اسطرح خیر شہر تھی
کہہاں کبھی وہ بہ تھیلی زیر سر تھی	ولیکن ساعد دست مکرم	کہہاں کرتی رسول ابدالہم

بَابُ فَاجَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احسن المغيرة بر شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قلوبهم
له لشكفت هذا وقد غفر الله لك فاقدم صرختيك ما تخرق قال فلا اكود عندك

کسی عاقت او بیانی سختیان راه عبادت رسول الله کا جو وصلہ سختی او تھا تا یہ

نماز صطفائی کے حقیقت ہوئی قول مغیرہ سی ویت کہ تھی ایسی نماز اشرف الناس
کہ دونوں پاؤں کرا آئی تھی اس بہ ہنگام قیام ایسے شقت اوٹھائی تھی کہ سوجی باہی خست
کہا لوگوں نے حضرت صطفائی کہ ہیں کہ آپ شدت اوٹھا قصور اول و آخر تمہارے
خدا کی پاک نبی بخشی ہیں سار کیا حضرت نے لوگوں کو اظہار او کیونکر نہ کبھی شکر غفار

وہ نعم جیسی یہ نعمت عطا کی عرابہ اسود بن یزید اوسکی شکر میں محنت ادا کی
قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان
يأثم أول الليل فيقوم فإذا كان من السحر أو ترتماني وأسته فإن كانت له حاجة ألقى
بأهله فإذا سمع أذاناً شق كان جليبا ففاض عليه من الماء ولا يؤصا يخرج إلى الصلوة

روایت اسود راوی سی آئی کہ اوسنی عائشہ سی التجا کی کہ حضرت کی نماز شب سی مجکو
فصل اور شتر و خاجہ دو اونہوں نے یہ کیا اظہار مطلب کہ سورتی تھی حضرت او شب
مگر پھر جواب سی اوٹھتی تھی سو دم رات کی تھی جسم رات کچھ کم نماز تو راوسی ہنگام پرہ کے
تھی اپنی بستر طہریہ آتے اگر حاجت اونہیں ہوتی تھی تو ہوتی اہل خانہ سی افق نہوتی تھی اگر کچھ غسل کی بات
پہر اسکی بعد جب سنتی اذان کو تو کرتی غسل با انداز نیکو نہوتی تھی اگر کچھ غسل کی بات
نکرتی غسل اوس ہنگام و اوقات وضو ہی کر کی وہ باہر کو آتے ادا کرتی نماز صبح کو تھی

عن ابن عباس أنه أخبره أنه بات عند ميمونة وهي خالته قال فاضطجع
عزبي لوساده واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طويها فنام رسول الله صلى

نماز شب کی بات فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل طور پر سوایا اور صبح کی نماز میں

ہوئی یہ جانب مسجد روانہ و ان پر کی محبوب الہی لگی رہنی نماز صبح گانہ
 صحیح عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصل من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ
 یا عباس کی بیٹی نے مذکور کیا تھایہ اپکا معمول دوستو کہ شب کو سو کی جب اوتہی تھی
 ٹپا کرتی تھی دو تیرا ہی رکعت

صحیح عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل باللیل منعه من
 ثلاث النوم او غلبته عیناہ صلی من النہار ثلث عشرۃ رکعۃ

بیان کی عائشہ نے یہ روایت کہ تھی حضرت نبی کی یہ عادت کہ سو جاتی اگر وہ ہو کی بیاب
 و یا انکھون میں ہوتا غلبہ خواب تو پڑتی تھی تہجد کو نہ لوں شب کردن کو ادا کرتی یہ مطلب
 دوبارہ کہیں رہتی تھی دن تہجد کو ادا کرتی تھی دن کو

صحیح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم من اللیل فلیقتہ صلاۃ یہ کہتے
 بیان ابو ہریرہ سے کہ یہ ارشاد ختم مسلمان ہی کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو
 تو بس یہ بات یہی لازم ہی ہو سکے کہ اول تو پڑھی اونہہ کر دو رکعت و اگر کی تابانی رسد
 کہ ہی یعنی یہ آداب تہجد کل یافتہ باب تہجد

صحیح عن زید بن خالد النخعی انہ قال لا تمس صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فوسد عشرۃ و فسطاطہ فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفین فصل رکعتین
 حوالتین حوالتین حوالتین فصل رکعتین و ہما دون التین قبلہما فصل رکعتین و ہما
 دون التین قبلہما فصل رکعتین و ہما دون التین قبلہما فصل رکعتین و ہما دون التین قبلہما فصل رکعتین و ہما

بیان اب زید راوی بیان و اپنی حال کو کر ایمان ہی کہ یہ ٹپا بھی منظر صبح
 کہ دیکھوں میں نماز فجر عالم تو میں نے غلبہ نہ ار عشر بشوق ال نہ یا تحیمہ نہ
 و یا حیمہ جناب مصطفیٰ کا مشرق کا تحیمہ نہ یا غرض پڑہنی لگی جسوقت تھرتھرتا
 نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت کہ پہلی پڑہنی دو رکعت بزد طالت پر نظر ہر اپنی کے

کہ تھی حسین طوالت پر طوالت سوم بارہ پڑ پھر جو دو کا تا
 تو وہ اوس دوسری سی تھی تھی چارم بار بار تجدید نہایت بیوی مشغول یہ پھر دور کعت
 تو اوس میں کی کمی بار سوم جناب سہ و رویتا و دین غرض جب پانچویں نہایت کیا تا
 چارم سی نبوہی تھا گرا چشتی نہایت پراسکی بعد کی تھی وہ ان سب سی با سالی چشتی
 نماز و ترک کو احسن پڑا تھا غرض اوس سات کا یہ ہجر تھا ہو ثابت تھی ہیں گنا جب
 پڑھیں حضرت فی تیرہ رکعتیں سب

عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ
 كَانَتْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيدَنِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ عِشْرَةَ لَمْ يُصَلِّ رِغْلًا سَأَلَ
 عَنْ خَمْسِينَ وَخُلُوعِ تَوْبِصِلِي رِغْلًا سَأَلَ عَنْ خَمْسِينَ وَخُلُوعِ تَوْبِصِلِي رِغْلًا سَأَلَ
 عَائِشَةَ قُلْتُ سَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تُوَرِّقَالَ بِأَعَائِشَةَ الْمُحْسِنَةِ سَأَلَ أَنْ تُوَرِّقَالَ بِأَعَائِشَةَ الْمُحْسِنَةِ سَأَلَ أَنْ تُوَرِّقَالَ بِأَعَائِشَةَ الْمُحْسِنَةِ سَأَلَ أَنْ تُوَرِّقَالَ بِأَعَائِشَةَ الْمُحْسِنَةِ

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سی کہ یہ ہر حال میں چلو بتا دیا کہ روز و کی عیدیں میں چسبہ
 نماز شب پڑھا کرتی تھی کیونکہ کہا اوس سی یہ ام مومنین جناب زوہرہ سردار دین نے
 لہا سی سائل نماز شب چشتی لہا مینشی کی رکعتی تھی عادت ہو اگر اتار روز و ن کا میندا
 ویا اسکی سوا ہوتا میندا پڑھا کرتی تھی وہ گیارہ ہی رکعت تو اون گیارہ کی تھی اسی حقیقت
 لہا اول چار رکعت تھی جو پڑھتے رسول اللہ جس حسن او بے نہ چو چہ پ مجبسی او کی حسن کی بات
 لہا تین کیسی حسن طوالت پڑھا کرتی تھی با حسن طوالت پڑھا کرتی تھی با حسن طوالت
 لہا جاتا مینبت پوچھہ صلا کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا پڑھا کرتی تھی پھر دین کعت
 نماز و تربی جس سی عبارت غرض ہیں کہی یہ بات اوسی لہا سوہتی ہو تم و ترون سی
 کہا اسی عائشہ یہ ہجر اسی میرا دل جواب میں بھی جا گیا اگرچہ انہیں نے بند کے ہی
 و لیکن میری دل کو اگلی ہے

جواب عائشہ کرتی ہیں کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت
تو اون گیارہ کی تھی تھریق کے کہ او میں ایک گھٹ و ترک تھی
تو انہی دہائی گروٹ کو سوتے

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم ليالي شهر رمضان

بہارِ عائشہ کا اب بیان ہے

أَحَدُ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا خَلَّ
الصَّلَاةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْجِبْرِاتُ الْكَبِيرُ وَالْعِظَمُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَفَعَ فَكَانَ
ثَمَرُ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ كَانَ قِيَامُ مُحَمَّدٍ
وَعُمَرَ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّيَ الْحَمْدُ لِي أَجْمَلُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَانَ سَبَّحِي مَخْمُورٌ قِيَامُهُ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَةِ نِيْحًا مِنَ الشَّجْوَةِ وَكَانَ يَقُولُ
عَفْوَةً رَبِّ عَفْوَةً حَتَّى قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِسْرَاءَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ وَالْأَنْعَامَ

نماز شب سولہ کی ست تو وہ کہتا ہی ظاہر صورت حال
کہا جب آپ فی السد اکبر تو اسکو بھی لگی سڑھنے برابر

وَالْمَكُوتِ وَالْجَبْرِ وَنَسِيبِ وَالْكَبْرِ بَاءً وَالْعِظَمَةِ

بہارِ آب فی الحمد پڑھ کر بفر کو ابتدا سی تا جہش
سید بارہ حسین بہہ شمس کے پتی
سینو حال کو مع مصطفائی

بِحَاجَاتِ رَبِّ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ
اوسکی بوجب سیر کو اوتارنا۔ باندا زبر کو مع قومہ کیا تھا۔ بوقت قومہ شایان اسرا

۱۰۶
زبان پاک تھی اس طرح گویا

لَوْ لِي الْحَمْدُ لَوْنِي الْحَمْدُ

پہر اسکی بعد جو سجدہ میں آئے
رہی وہ دیر تک سر کو ہٹکا
بیان کرتی رہی عظمت خدا
سناش کی جناب کبریائی

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

عرض سجدہ ہی جب ہو کر اٹھیا
کیا وہ ان ہیے توقف سجدہ کا
پڑھا باین سجدہ ان اس دھاکو
کہ بار بختش دی ہر نیت

وَرَبِّ اعْلَفْ

رسول اللہ نبی یہ سوترین چار
پڑھیں تین چار رکعت میں

سار کی بعد تھی وہ مائدہ خوان
بادائی نماز چار رکعت

ولیکن سورہ انعام کا نام
لیا راوی فی ہر دفع ابہام

رُجَای مائدہ انعام لا یا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا مِنَ اللَّيْلِ

بیان کی عائشہ فی حقیقت کہ نبی کشید شایان حجت
رہی مشغول توین یاد خدا

عبادت کی جناب کبریائی
کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار

أَنْ تَعْبُدَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَعَفَّرَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَبْدُ الْحَكِيمُ

سبح غفر عبد اللہ قال صلیت لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعزین قائما حتى
فهمت بآمر رسولہ واما هم صلیت قال صلیت اذ دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبد اللہ ہی مرد صحابی حقیقت ابنی ہون و سنی ہون
کہ میں جو بنیت حضرت نبی کا

سبہ کام تہجد مستعد تھا
بیان تک آپ کی تھی درگاہ

کہا لوگوں نے یہ احوال سنکر
کہ تو اپنی برائی کو بیان کر
گیا اسنی کہ تہا یہ خطرہ بر

کہ جب محبوب حق حضرت محمد ہوئی بصرف مشغول عبادت رہی محو قیام باطلوالت
تو اس دم بری زمین بہشت کا اب بس تجھے اونسی جدا بنی کو چہوڑ کر میں بہشتیہ جاؤں
نہ تکلیف جماعت اب اوٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَصِلُ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ
فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قُرْآنِهِ قَلِيلٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ
تَوَارَعُ وَتَسْجُدُ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

ابا ہی عائشہ نے اور یہ حال کہ تھا خیرت بنی کا یہ بھی حال وہ پڑھتی تھی نماز اس طرح پڑھ
ادا کرتی قراءت بیٹھ کر ہی مگر پڑھتی تھیں جسم میں نہیں بیٹھیں ویسا باقی رہا کرتی تھیں جاس
کڑی ہو کر پڑا کرتی تھی خیرت اور ان آیات تو نکوتا اتام رکعت رکوع و سجدہ کر لیتی تھی جسم
تو پڑھتی دوسری رکعت بھی اہم وہ اوہیں ہی کیا کرتی تھی کیا تار رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَوَّلِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَكَيْدًا
طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

یہ عبد اللہ بن شقیق کا جناب عائشہ سے اونسی چہا کہ شاہ دین تسم حوض کوثر
نوافل کو ادا کرتی تھی کیونکہ کسی سہولت سے سائل بھی تھا کہ تھی انہوں کو دین افادہ و ادا
اوپرین تھے بیشتر یہ بات حاصل کڑی ہو کر پڑا کرتی نوافل قراءت سے فراغت جبکہ ہاتھ
رکوع میں پشت بالا کو جھکا جو ہو جاتا تھی سجدہ میں قرا تہوئی بس کڑی انور خیرت
کسی طرز ذکر اوٹھا چلن تھا نوافل میں کڑی ہو جاتی تھا قرا تہوئی بہشتیہ کڑی
رکوع و سجدہ بھی کرتی تھی

۱۶ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّيُ سَجْدَةً قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرْتِلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلِهَا

یہ حصہ دو بخیر الشہرین بیان کرتی روایت معین
 کہ پڑھتی ہو کر نفس قرأت
 بتعین ترتیل و خارج ادا کرتی قرأت کی مدارج
 تو ہو جاتی عیان اوس میں عین
 صحیح عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمض حتى كان

اکثر صلوات و شوی جالبین بیان کی عائشہ کی حقیقت
 تو اوس وزون شیخ روزگار
 کہ جب تک یہی پامخت
 نوافل پڑھ کر پڑھتی ہی اکثر

اح عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل
 الظهر وركعتين بعد ما وركعتين بعد المغرب يعني

کہا نافع سی یہ ابن عمر نے کہ میں نے ساتھ ختم المصلین کے
 پڑھی ہی پڑھ کر پہلے دور
 پڑھی پھر پڑھی پچھلے دور
 پس مغرب دو رکعت مصطفیٰ نے
 پڑھی تھی کہ میں آخر الورد نے

نماز فرض پہلی ہی عشاکی صحیح عن حفصة ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين حين يطلع الفجر ويأدب المبادي قال ابو عبد الله

ہوا اخصہ سی یہ مذکور منقول کہ تہا یہ آپ کے دستور معمول کہ ہنگام صبح حضرت
 بزودی تھی پھر کرتی دور
 موزن تہا اذان جب وقت دیا
 یہاں اس کام شیوہ آجاتا

برج عن عائمة بن حمزة يقول سالت ابا عبد الله رضي الله عنه عن صلاة رسول الله صلى الله
 عليه وسلم من النهار قال فقال انكم لا تطيقون ذلك قال قلنا من اطاق منا

ذلك صلى فقال كان اذا كانت الشمس من ههنا جهة من ههنا عند العصر
 ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا جهة من ههنا عند الظهر صلى اربعاً

قبل الظهر اربعاً وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعاً يفصل بين كل ركعتين بالتسليم
 على الملائكة المقربين والتائبين ومن تبعهم من المؤمنين والمؤمنات

یہ غاصم نام ہی خمرہ کا بیٹا
 مجھی تباہی شاہ و لایت
 کہ وہ نہیں بہادری نوافل
 علی مرتضیٰ خیر شکن نے
 کہا اوس سے جناب بوجہ حسن
 ادا جو کر کسی فعل سے کو
 کہ کہ ہم میں ہی مولاقت سیکو
 کہ جس منکام میں سورج نکلی
 بڑا کرتی تھی ورنے تو ہم
 وہ اتنا دور ہوتا تھا اتنے
 غرض یہ کہ پڑھتی یا کرت
 علاوہ اس پڑھتی یا کرت
 تو بہرہ عصر پڑھتی یا کرت
 جناب مصطفیٰ کر کر کی دو
 فرشتی جو مقرب ہیں خدا
 علی مرتضیٰ ہی اوسنی بوجہ
 کہ وہ نہیں بہادری نوافل
 علی مرتضیٰ خیر شکن نے
 کہا غاصم فی یہیب چہ بجا
 بجا و مئی ہ افعال ہی کو
 بلند ہوتا ہی شدی ہی اتنا
 جناب سرور سردار عالم
 کہ وقت ظہر مغرب رہی دو
 نماز چاشت ہی جس سے عبادت
 نماز ظہر پڑھ لیتی جس منکام
 جناب شاہ دین سلطان
 دو گانہ پڑھ کی جو تسلیم حال
 سلام و سپر ہی حضرت بیچتی
 رہی پس داخل تسلیم حضرت

باب ص لوق الضحی

ح غر معادہ قال قلت لعلہ اکا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصل الضحیٰ قال نعم اربع رکعات یزید

نماز چاشت کی احکام کو باب نوافل
 آموزہ فی یہ بوجہ عاقل
 نماز چاشت بھی حضرت تھے پڑھتی
 بیان کی عائشہ فی حقیقت
 بڑا کرتی تھی حضرت چاشت
 وہ پڑھ لیتی تھی اس سے بہیاد
 خدا کا جس قدر ہوتا ارادہ

ح عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل الضحیٰ ست رکعات

اس سے اس طرح آتی تھی
 چہرہ بعث چاشت پڑھتی تھی

سَحَابٍ عَنْ مَرْثِيٍّ فَإِنَّمَا حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ
فَاغْتَسَلَ فَبَسَمَ ثَمَّ ابْنِي كَعْبَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطْلَتْ مِنْهَا خَيْرُ نَفْسٍ كَانَ بَدْرُ الزُّلْفَى

زبان اُمّ ابنی کا بیان ہے وہ اس حال کو کرتی عیان کہ روز فتح مکہ آپ ﷺ
میری کھنڈی تشریف لائے وہاں آنحضرت کی کونو ہو با پڑا پھر آئندہ رکعت کو اویسجا
کر مع وجہ کہ رکعی طبعی ہے **ح** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ

قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ الضُّحَى قُلْتُ لَا إِلَّا أَن يَجِيءَ مِنْ غَيْبِهِ
بَيَان کرتا ہی عبد اللہ بیان کہ مبینی عایشہ سی یہ کہا تھا کہ پڑھتی تھی نماز چاشت حضرت
کہنا اوسنی تھی افکی یہ عا مگر جب وہ سفر سی پھر کی آ بوقت چاشت تھی تشریف لائے

تو پڑھ لیتی تھی بان اوس **ح** عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدَّيْجِيِّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ الضُّحَى حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَدْعُو أَخِي فَقَالَ

کہا ہی بوسعید باخبر نے کہ تھی حضرت نماز چاشت پڑھتا ہاں از دوام و طرز و انعم
کہا کرتی تھی اس عادت پر قائم کیا کرتی تھی ہم آپس میں گفتار چھوڑی گئی کہ ہی سکودہ نہا
پہر اسکی بعد مخدوم و دو عالم بھان تک اوسکو کرتی ترنگم کہ ہم کرتی تھی یہ آپس میں چلا
کہ اب اوسکو پڑھنی وہ صلا

ح عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ
رَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَدْعُو هَذَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ الرُّكَعَاتِ عِنْدَ وَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ
أَنْ أَبُو السَّمَاءِ نَفَعَ عِنْدَ وَالِ الشَّمْسِ فَلَمْ يَجِبْ حَتَّى يَصِلَ الظُّهْرُ فَجَبَّ أَنْ يَصْعَدَ بِلِيٍّ فِي
أَنَّكَ السَّامِعَةُ خَيْرٌ قُلْتُ فِي كَيْفَنَ وَرَأَى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيهِمْ كَسَلٌ فَأَمَّا قَالَ لَا

ابو ایوب انصاری کی تقریر بعینہ اب بیان ہوتی تھی کہ ہنگام زوال شمس حضرت
پڑھا کرتی ہمیشہ چار رکعت کیا یہ عرض مینی منقطع طاف کہ جب ویسا ہی سورج اُٹھتا
پڑھا کرتی ہیں حضرت کہتے ہیں ہمیشہ و اما اسوقت برابر کہا حضرت فی ہی یہ وقت آیا

ہو اگر قی میں ہر ای فلک است نہین جتیک نماز ظہر پڑھتے کہانی ہستی میں ہر روزی فلک کی
 بچھ ہر بات ہی اوسوقت سے کہ میرا کوئی فعل حسن و خوب بسوئی آسمان جاوے زمین سے
 ملی دیکھ رہ عالمین سے ابی ایوب انصاری فی سہرہ رسول اللہ صی ہر بات چوچہ
 کہ پڑھتی آپ ہین جو چار رکعت پڑھا کرتی ہین ان سب میں قرا کیا ارشاد حضرت فی ہر سکر
 کہ ان سب میں قرات ہی قرا ہوا پھر ایسی اسکا ہنی سائل کہ ہی انہین پہلا تسلیم فاصل

کہا حضرت فی ہر سب سے ہر **ح** عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 اللَّهُ كَانَ يَضِلُّ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصَلِّيهِمَا عِنْدَ الْوُضُوءِ

علی مرتضیٰ کی تھی ہر عات کہ قبل ظہر پڑھتی چار رکعت کہا کرتی تھی وہ اس بات کو
 کہ یہ عات رسول اللہ کی تھی کہ میں جسطح ہوں اسوقت پڑھا اسی صورت میں معمول اون کا
 کہ باطل و ورازی چار رکعت پڑھا کرتی تھی قبل ظہر حضرت

ح عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي
 يَتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَجْدِ قَالَ قَدَّمَ أَيْ مَا أَقْرَبَ بَيْتِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا تَنْ
 أَصَلَّ فِي بَيْتِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصَلَّ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً

یہ عبد اللہ بنی سعد کا رسول اللہ صی اسنی کہا تھا کہ میں ہجرام اواسی نما فل
 رہوں کہ میں کہ ہوں مسجد داخل کہا حضرت فی تو یہ یہ کہتا کہ میرا کہ تو مسجد سی لگانا ہے
 ولیکن مجھ کو ہی محبوب بہت تو اقل کو پڑھا کیجی جس اوج تو پڑھتی اسکو ایسی کہ میں کہے
 نماز فرض پر جب میں جاے

بَابُ فَاجَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَصْرًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ يَكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَمْ أَفْطِرْ قَالَتْ

وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كاملاً مِنْهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا فَضْلًا

ز با جو کچھ روزہ آپ کا صوم نوافل میں تفصیل و بیان بیان مذہبی و سکو تیا
مناب غایت سی یہ خبر ہے بیان روزہ غیر شریعتی کہ اکثر بیشتر صوم نوافل
رکھا کرتے تھے وہ باخبر دل رکھا کرتی تھی روزہ بیان کہ ہوتی تھی ہمیں اس بات کی شک
کہ وہ روزہ پورہ ہی کہیں نہ دو کو اب کہیں کہا میں سپن پہر اسکی بعد جو کرتی تھی افطار
تو روزہ نہی تھا او کو سو روکا یہاں تک کہ کسی روزہ چھوٹا کہ چھو بیہ ہوا کرتا کان تھا
کہ اب صوم نوافل کا کہیں نام نہ لیونگی جناب نیک فرجا نہ لیونگی یہ سنو اس علاقہ
کہ انہی جب سے وہ سو ہی رہی یہ حضرت نے کہا یہ ہم برابر مہینی ہر تک روزہ مقرر

ولیکن روزہ ماہ مبارک رَحَّ عَنْ النَّسْرِ مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَرَى أَنَّ لَيْزِيْدَانَ يَفْطِرُ مِنْهُ وَيَفْطِرُ حَتَّى تَرَى أَنَّهُ لَا يَرِيْدَانِ يَصُومُ مِنْهُ شَيْئًا وَكَفْتُ لَا تَسْتَأْوَ أَنْ تَرَكَهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًّا إِلَّا أَنْ رَأَيْتَهُ وَصَلِيًّا وَكَأَيَّ الْأَشْيَاءِ

کیا رسول اللہ نے انس کو کہ حال روزہ حضرت بتا تو انس بولا یہ تھا او کا قریب
کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ کہ بسین صوم رکھتی ہاں تک تھا کہ ولین ہم کیا کرتی ہتھیکھی
کہ اب روزہ چھوڑ نیکی کہیں نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے یہاں تک چھوڑتی صوم نوافل
کہ ہرگز آپ ہو نیکی نہ صائم نہ حضرت ہو نیکی ہر روزہ کی غام کہ وہ راتوں کو رہتی بس کہ بیدار
ہوا حال غار شب بھی مسطور تو پانا اب کو طاعات میں نہ پڑھا کرتی نوافل کو بیکار
اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں پہر اسکی بعد جو کرتا کذا را
تو او کو رات بہر تو با ہی باتا غرض عادت جناب مصطفیٰ با نڈاز و طریق مختلف تھے
کہیں آرام وہ دیتی تھی تن کو سیاخت میں بسبب کہیں بیان

۱۱۳
عَنْ امِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا مَقْتَابَعِدَ الْأَشْجَبَانِ وَرَمَضَانَ

بیان ہی ام سلمہ کے زبان کا کہ میں تو کبھی دیکھا نہ اس کہ یہم متصل دو دو مہینے رکھا ہو صوم ہی حضرت نبی کریم ﷺ مگر شعبان کو رمضان سے ملا کر رکھا کرتی تھی وہ روزہ برابر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ الْكَلْبِ صِيَامَهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ لَا قَلْبَ لَكَ لَكَ كَانَ يَصُومُ كُلَّهُ

جناب عائشہ کہتی ہیں اس کے پیر آپ کو ایسا نہ تھا کہ وہ روزہ رکھا کرتی ہوں اکثر کسی ایام میں مجھ سے برابر مگر شعبان میں ختم رسالت رکھا کرتی تھی روزوں کو بکثرت

عَنْ زَيْدِ بْنِ عَجَلَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عَجَلَةَ كُلِّ شَهْرٍ هُوَ يَقُولُ زَيْدُ بْنُ عَجَلَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقُلْتُ مَا كَانَ يَصُومُ كَيْفَ يَوْمٍ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ

رکھا کرتی تھی وزہ اول ماہ یکم سے تاسوم با جان آگاہ یہ عادت آپ کی ہمراہ میں ریاضت یوں خدا کی راہ میں بروز جمعہ ہی فرخندہ اوقات رکھا کرتی تھی اکثر صوم کی سادہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْأَشْجَبَيْنِ وَالْخَمِيسَ

جناب عائشہ سے یہی روایت بیان کرتی ہیں وہ احوال تھے کہ روزِ خپنبہ ذاتِ طہرے رکھا کرتی تھی وزہ دار اکثر اسی صورت روزہ رکھتی تھی با حال دل افرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْرِضُ الْأَعْمَالُ لِيَوْمِ الْأَشْجَبَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأَحْسِبْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيَّ وَأَنَا صَائِمٌ

کلام ابو ہریرہ سے بیان کہ ختم المرسلین کا یہ بیان کہ ہوتا ہی عیان جو پیر کا دن تو اس دن میں سبھی اعمال کن خداوندِ جهان کی پاس لائیں حضور کبریا میں سب کہاویں بروزِ خپنبہ یہی مقرر کرین اعمال حاضر پیش داو غرض میری تین روزہ رکھنا

پسند آتا ہی ان دنوں میں یہی مقصود صوم و روزہ ہے کہ جب اعمال جاوین پیش آئے تو ہی اپنی تین محبوب یہاں کہ جاوے صوم بھی اعمال کی سادہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ الشَّهْرِ السَّبْتِ
وَالْأَحَدِ وَالْأَشْيَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ ثَلَاثَ نِجَاءٍ وَالْأَوَّلُ مِائِينَ

سویہ قول حضرت عائشہ کا کہ ام المؤمنین کہتی ہیں ایا کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
کہ جس میں آپ کا تہا یہ قریباً کو دور وہ سی ہوتی احسنہ سنیچر اتوار اور پیر کی روز
سببہ ہوا رشتہ بخشنہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ رَجَبٍ

بیان عائشہ یہ دوسرا ہی کیا نہ کو زایا ما جرای کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت
کہا کرتی تھی باعین رعیت کسی ایام میں اس ہی زیادہ نہ کہتی تھی رسول اللہ روزہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ
أَيَّامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يَبْأَلِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ

معاذہ عائشہ کی پاس آئی لگی کہنی یہ ام مونسان ہی کہ یعنی تین روزہ ہر مہینہ
کہہی تھی پہلا حضرت نبیؐ کہا اوسنی کہ ان ایسا ہوا رسول اللہ فی یون ہی کیا ہے
معاذہ بہر لگی کہنی دوبار کہ کبھی حال بہر بھی آشکارا وہ کرتی ابتدا کس روزی
کہا کرتی تھی کن روز میں شروع ماہ سی یا وسط ماہ دیا آخر میں کرتی صوم کی چاد
کہا اوسنی وہ اس دستور پر بحال روزہ واری بی خطر تھی نہ مطلب کہ او نہیں تخصیص تھا
کہا روزہ عرض جس روز چلا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَائِشَةُ يَوْمًا يَصُومُ فَرَأَيْتُ فِي الْحَائِلَةِ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فَلَمَّا قِيلَ مَا لَيْسَ صَامَةً وَأَحْرَبُ صَامَةً فَلَمَّا
أَنْتَرِضَ رَمَضَانَ وَكَانَ رَمَضَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتَرَكَ عَائِشَةُ رَمَضَانَ صَامَةً وَمِنْ شَأْنِ رَمَضَانَ

ہوئی مروی روایت عائشہ سنار اوی فی حضرت عائشہ کہ روزہ ہی جو عاشور کی دعا
پسند آیا قریشی قوم کو تھا غرض یہ ہے کہ وقت ہجرت قریشی لو کہ زکات تھی بکثرت

رسول اللہ کا جب وقت آیا تو حضرت فی ہی اس روزہ کو گئی کہ کسی حبیب سونی در نہ
 وہاں ہی آپ فی رکہا یہ روزہ کیا اصحاب کو بھی اس ہی مانتو کہ یہ روزہ رکھا کیجیے بدستور
 مگر جب روزہ ماہ مبارک ہوا ہم سب کی اوپر فرشتہ نور روزہ روز عاشور کا چہرہ تا
 مگر اب حکم یہاں وار وہی آ رہی ہے صوم جسکی دلیل اس نہیں ماخوذ جو اس روزہ کا ہے
 ۱۲۰ عَنِ عَائِشَةَ مَا لَسَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِمْ وَكَانَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِمْ وَكَانَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِمْ
 ہوا مابت کلام علیہ سے کہ وہ سائل ہوا تھا عایشہ کہ کوئی روز مخصوص عبادت
 کیا کرتی تھی ختم رسالت کہی رسول فی سائل ہی ہوتا کہ تھی وہ اس طریق پر کہی
 کیا کرتی تھی طاعات وہی عبادتیں کئی اوقات ساری پہلایم میں ہی ہی کس میں
 کہ اوکلی طبع ہو مشغول
 ۱۲۱ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ خَلَّ عَلِيٌّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي إِصْرٌ ثَقِيْلٌ
 مِنْ هَذِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَتِيهِ لَأَتَمَّ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مِنْ
 مَا يُطِيقُونَ فَوَلَّاهُ اللَّهُ كَيْلَهُ حَتَّى تَوَلَّوْا وَكَانَ لِحَبِّكَ لَكَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 روایت ہی یہ حضرت عائشہ کہ میری یہاں رسول اللہ کے کوئی عورت جو بیٹی تھی میری
 تو فرمائی گی یوں اشراف انہا کہ ہی یہ کون کچھ اسکا بیان کہ
 کہا میں ہی یہ عورت زاہد ہی غرض ایسی چلن کی عابدہ ہی
 سحر کرتی ہی شکوایا ورنہ کیا ارشاد حضرت فی یہ سنکر کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہی پیر
 وہاں تاکم کرو طاعت عبادت کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاعت
 سنو یہ بات تم راہ صفا کہ نہیں لا تا طاعت رب غرت
 غرض یہ ہی کلام مصطفیٰ کہ یہاں تاکم کی طاعت خدا جہاں تک حوصلہ دلکا ہوتا
 اگر ان باری کچھ خاطر میں آو بیان کی عایشہ فی یہ ہی حالت کہ شخصی جعفر کو اس طاعت ہی لفت

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غلبت من عامل عساکر
 بطور دائمی شاغل ہو رہا

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غلبت من عامل عساکر
 کہ جو محبوب تھا محبوب ہو گیا جناب ام سلمہ عائشہ سے
 خوش آتا تھا نبی کو کام آیا ہمیشہ حبیب ہو کر رہتا

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غلبت من عامل عساکر
 لیکن دائم کرتا ہو اور کو
 یقول کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکلہ فاستلک ثم قوضا ثم قاضا
 فمیت معہ قبل فاستقر البقرۃ فلا یرایہ رحمۃ الا وقف فسال ولا یرایہ
 عذاب الا وقف فتموت ثم کنت اکھا بقدر قیامہ ویقول وی کوع سبحانہ
 الجہنم والملكوت والکبریا والعظمۃ ثم یسجد رکوعا ویقول سبحانہ
 ذی الجبروت والملكوت والکبریا والعظمۃ ثم قرأ ال عمران ثم سجد سجدۃ یمسح بکفہ

بیان عرف فی حقیقت کہ میں تھا ایک شب ہر آخر
 کیا سوال کو اول وضو فراغت وہ ہوئی جب کر لی
 کہڑی بس گئی عین تکمیل لگی پڑی نماز اوسم شہ دین
 جناب صاحب لولا کی ست نماز احمدی کا حال ظاہر
 کہ فارغ آپ نے احمدی ہو کیا آغاز پیر سورہ بقرہ کو
 کہ آتی تھی جہان رحمت کے آیت ٹھہراتی تھی وسجائے پڑھتی پڑھتی
 کوئی سی اگر آتی تھی آیت عذاب خفکی بھی حقیقت ٹھہراتی تھی مان بھی پڑھتی
 پناہ حق تعالیٰ ملنے لگتے تھی رکوع سید و سلطان ابراہیم قیام پاک سی کم تہا نہ زہرا
 غرض اوسم جگہ کا بیٹھا رہی حضرت بابر الفاظ گویا

سبحان ذی الجبروت والملكوت والکبریا والعظمۃ

پہر اسکی بعد جب سجدہ میں آئے
رہی وہ دیر تک سر کو جھکائی تو اس دم ہی حضور رب باری
زبان پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ الْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ
اوپر ہی سجدہ میں سے فارغ ہو کر
پڑھی پھر دوسری کعبہ پر
پڑھی ہاں ال عمران کے قرائت
پڑھی پھر تیسری امین سورہ
چارم جس کی ہر کلمہ
تو اس میں اور ہی سورت آدا

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَزْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَهَيَّ تَغْتِ قِرَاءَةَ مَوْصُفَةٍ حُرِّقَتْ
قرأت میں رسول اللہ کے حافظ ابو عبیدہ
تبصریح بیان کیا کیا حدیثیں اب سنا تا رہے

جناب ام سلمہ نے کہا یہی کہ یوں قرآن حضرت نبی پڑھای
قرأت کا یہ اذکی باجراتھا
کہ ایک ایک حرف آپس میں

ح عَنْ قَالَةَ قَالَتْ لَيْسَ بَيْنَ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَلَّ

قائدہ فی انس کی پوچھا کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا کہ فرمایا ختم رسالت
اواسط طرح کرتی تھی قرأت انس بولا کہ تھی اسطور کی پڑھا کرتی تھی حضرت مدکی

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرْآنَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
تَرْفِيقٌ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَا لَكَ يَقُومُ الدِّينَ

جناب ام سلمہ سی روایت ہوئی وارد باحوال قرأت بیان کرتی ہیں یہ حال خوش
کہ قرآن یوں پڑھا کرتی تھیں یہ دیکھا اذکی انداز قرأت پڑھا کرتی جدا ایک ایک آیت

ح عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكُنْ سِرًّا لِقَوْلِهِمْ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَقْعَلُ بِمَا اسْمُهُ وَمَا جَاءَ قَوْلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

کما میں نے حضرت عائشہ سے کہا اب سیرت میں آگاہ کیجے کہ پڑھتی آپ تھی کیسی قرأت

بلندی یا کمپستی کی فرات کہی بس عائشہ فی اونی بیت کہ پڑھتی آپ ہی ہر طور کی
کہی پڑھتی میں و اسرار کرتی کہی آواز کو ظہار کرتی غرض طرز بلندی اور پستی
قبول خاطر خیمہ الورا تھے کھاسائل فی حد کہ یلے کہ امر دین میں کنجائش کی
عَنْ رِهَانِي قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قُرْآنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرْشِي

یہاں راوی ہوی میں ام
قرآن سے جو قرآن کو پڑھا
بیان کرتی ہیں ہاشیرین زبا
بوقت شب جو کرتی ہیں تلاوت
کہ مدینہ اچھا ٹھہنا سفا
تو میں سنتی تھی اپنے کبر فدا

٤٦ عن معاوية بن وهب قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
على ناسيه ما القدر هو قير الانحاء لك فحاميدين الغفران لله ما فقد من نبيك ما لا يخطر
قال معاوية بن وهب قال قال معاوية بن وهب قال قال معاوية بن وهب قال قال معاوية بن وهب قال

بیان فرمود کی پیشی فی کیا ہی کہ عبد اللہ سی مینی سنائے بیان کردا ہی عبد اللہ
کہ مینی سرور عالم کو ویکسا کہ نہی پیشی ہو سی بالائی ناوہ رسول اللہ ز فریح کہ
وہ او سد م ترہ ہی ہی باجوہ

اَفَوْحَمَّكَ فَتَحَمَّامِينَآ لِيُغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ الْآخِرَةُ
 پڑھنی جاتی تھی اوس تکام و قضا
 نجات خوشوار تصبیح کی
 تو میں میری قرآن پڑھنا
 لیکن وہ بھان بن بکاؤں کہ مجھ کو کہیں لیکن لوگ اگر

عن قتادة قال ما بعث الله نبيا الا احسن لوجه حسن الصوت
وكان نبيا كمر حسن الوجه حسن الصوت وكان لا يرجع

قلماده سی ہری مروی ہوتا
 خوش آوازی وہ اپنی سلا
 بیان کرتا ہی خلاق رستا
 بحسن صورت و صوت دل آرا
 ہومی پیغامبر دنیا میں پیدا
 ملی او کو خوش آوازی کو
 نہ پہنستی پر مژغ دہ قراوت
 بروز فتح جو تر صبح کی تہے
 تو وہ ناقہ کی او پر عارضی

۱۱۹
 اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُهُ فِي الْحَيَاةِ وَهُوَ يَتَّبِعُهُ فِي الْمَوْتِ

کہی عباس کی پتی فی ہدایت کہ پڑھتی آپ ہی بطور کی ست سنا کر قیامت کو وہ شہس کی
 کہ پڑھتی ہی قریب خانہ خاص کہ پڑھتی ہی قریب خانہ خاص کہ پڑھتی ہی قریب خانہ خاص کہ پڑھتی ہی قریب خانہ خاص

بَابُ فُلُوحٍ فِي بُكَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹
 اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُهُ فِي الْحَيَاةِ وَهُوَ يَتَّبِعُهُ فِي الْمَوْتِ

ہو اناست بکائی شان محبت ہی ہر گاہ کہ رونا ایکاہم ہا صیون کو بخشو اناست

کیا جاتا ہی وہ احوال تھری کہ راوی جب کبھی نرنہ شیعہ کھا اور سنی سوسیری حقیقت
 کہ کورسی ایک دن ایسی حقیقت کہ میں حضرت نبی کی پاس آیا تو وہاں مشغول طاعت کو کیا
 نماز او سوختہ جو پڑھتی ہی شہر تو تھی ہی جوش رقت سی ہوتا ورنہ سید کو میں سی وہاں
 صد آتی تھی محل ویکہ جوش

۱۱۹
 اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُهُ فِي الْحَيَاةِ وَهُوَ يَتَّبِعُهُ فِي الْمَوْتِ

یا رسول اللہ اقر علیک علیک اقر قال یٰ حَبِیبُ سَمِعْتُ غَیْرَی فَمَنْ رَأَى رَجُلًا یَتَّبِعُهُ فِی الْحَیَاةِ حَتَّى یَمُوتَ فَحَدِّثْ عَلَیْهِ هُوَ لَا شَهِیدَ اَفَآلَ قَرَأْتَ عَمْدِی النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَآلَ

کھا اسود کی وانا پر نے کہ چھسی یون کھا میری پر نے کہ تو آیات وحی اسمائے
 بیان کر سانی میری ربانے کیا معروض ہیں شہین حضرت کہ میری واسطی کب ہی ہوتا

کلام حق ہوا ہی تمہی نازل قرات کی حقیقت تکو حاصل پڑھوں میں آپ کی گئی قرات
 پڑھنی نہیں ایسی نیت کیا ارشاد پھر خیر الورا نے رسول اللہ ختم انبیا نے

کہ میں آیات قرآنی کا سنا زبان غیر سی ہوں دوست کہنا جو سمجھا ایک مین مدعا کہ
 وہیں پڑھنی لگا سورہ ن غرض جب پڑھتی ہی پڑھتی ہی پڑھتی ہی پڑھتی ہی پڑھتی ہی

وَجِئْتُكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا

تیسرا وقت میں لائے گئے

امان چاہو خدا کی یاد کی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَقْضَ فَاحْضَهُمْ فَوَضَعُوا يَدَهُمْ فَمَاتَتْ هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَارَتْ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ لِعَبْنِ الْيَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي قَالَ بَلَى لَسْتُ أَبْكِي إِنَّمَا هِيَ خَيْرٌ لِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنْ نَفْسَهُ تَنَزَّعَ مِنْ بَيْنِ جَنَّتْ بَيْنَهُ وَهُوَ يَحْكُمُهُ اللَّهُ تَعَالَى

پیر عباس کا راوی حباب یہاں کرتا ہی یہ احوال انہا کہ تھی حضرت نبی کی ایک دختر بے مر خود ضعف تھی لاغر مرض سے وہ گرفتار تھی قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر بغل میں لے لیا اوسکو اوتھا کر پیر اسکی بعد جو خاطر میں آیا نبی نے سائے اپنی لٹایا غرض اوس دختر حضرت کے حلت ہوئی پیش خباثت ان حمت وہاں حجام امین نے دیکھا لکی رونی کہ وارد دار عیسا کہا تب آپ نے اوس نک سنا کہ نوروتی جو بھی رنج و محن رسول اللہ کے نزدیک تجھکو نہیں لازم کر سی نوہ گری تو کہا تب ام امین نے کہ حضرت تمہیں بھی کیستی ہون بقیہ کہما حضرت نے رقت مجھکو کہی یہ رونا عین حمت کا سبب کہ بی مومن کو حاصل خیر کی بات بہر صورت تمام حال کی ست بوقت مرگ جب پہلو سنی ہو سکے نہایت بیکٹی سے جان نکلی تو اوس دم ہی نہیں کرتا وہ ادا کرتا ہی حمد و شکر تار کے

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تُنْزَقَانِ

کہی ہی عائشہ نے حقیقت کہ خیر المرسلین ختم نبوت بوقت رحلت عثمان بنطعون ہوئی غلین نہایت اور محزون وہ عثمان جو پیر منطعون کا تھا قضا ہی ایزدی سی جب اتھا رسول اللہ نے اوس وقت اگر دیا بوسہ رخ عثمان کے اوپر

بهری اوس یارکی منی گریا کر اونی فی نفسش کهایا که گریه و غم و غصه
بهری تبیین شد وقت می

در حدیثی است که میگوید

عن النبی بن مالک قال نهیانا انفسه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نكلمه في قبره الا ان نكلمه في قبره

اوس کسان ایسا براهی که من بھی اوس بکجه حاضر ہوا چنان ختم رسول مرد عالم
بلین فرقی باویدہ غم جنازه و ختم خیر اوس کا بدی و دفن و بان لا کر کہا تھا
رسول اللہ صلی علیہ وسلم نہایت اشک بزدن چشم کشا ارشاد ایسا شاہ دین
جانب پاک ختم المرسلین کہ ہی ایسا کوئی جو آج بھی ہو اوس و نہ وہ خواہان مطلب
بایل خود کی جو یعنی قرب اوس حاصل ہو اس وقت تا اوبطرح ہوا اوس وقت کو یا
کہ من چون یار رسول سا ہو اوس کی لئی پھر حکم حضرت کہ بوطرح برای دفن نیست
شانی قبرین یعنی اور آفریندہ جہانم جہانم اوبطرح و من بر و تبیین اوس

در حدیثی است که میگوید

باب فلاح فی فراش رسول الله صلی علیہ وسلم

عن عائشة رضي الله عنها قالت لما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته

یاں بستر و فرش جانب مرد عالم | چنان کی تہمت بکجه خراب غفلت سی جاتا

جانب ما پستی پستی بیابان بستر خیر المرسلین | کجا اوس محرم رانسی

بستر رسول پاک نہایتا تمسم می می بستر بہر حق البیض و اوس کی

عن جعفر بن محمد عن ابيه قال سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته

ماکان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته قال في بيتك قالت مسحا تنبيه

انبارك فلكا كان ذات يوم فقلت ان لبعثت ايات كان ارضا فقلت ان لبعثت ايات

تَنبِيْهًا فَلَمَّا أَجَبَهُمْ قَالَ مَا فَشَقَّ عَلَيَّ النَّيْلَةُ قَالَتْ فَلَمَّا هُوَ وَاشْتَكَ الْأَنَالَ
تَنبِيْهًا بَارِكْ تَنبِيْهَاتٍ فَلَمَّا هُوَ وَاشْتَكَ الْأَنَالَ فَلَمَّا هُوَ وَاشْتَكَ الْأَنَالَ

کلام جعفر صادق زبانی که میرا پویون کرتی بیان کیفیت فرش احمدی
کسی فی خانه سی جاکوچی که بستر سرد کون نمکان کا تختاری که برین کسی بی جا تنها
کها سابل سی ام مویان که رسول الله کی آرام جان که تختایان جنس چرمی کا و بستر
بهر تختایان فرامی سر که اسی صوفی کوئی ساکن حال گیا تختایوچی حفص سی احوال
که ام المومنین حضرت بنی کا تختاری که برین فرش گویا تنها کها حفص فی پیدا حوال سنگر
که قسم ثات تنها حضرت که بستر ده بستر و اسطی خیر البشر که بچا و تی تی و دیگر اسات که
وقت شب بنایک فرجام کیا کرتی تی اوس بستر آرام کیا مینی پیدا اندیشه کسی رت
که ده مویا کرین آرام کی بستر یہ بستر چارته که کی چا و ن اوین بن ستراسی سلا
غرض جب چارته که کی بچا یا اینهون فی صبح تک آرام پایا کھی وقت سحر حضرت فی پیدا بات
بچا یا فرش کیا بچا یا کها حضرت بنی سی می ایا دهی فرش قدیمی ایکا تختا
که ولین می آلی تی یہ بات که سوین آپ پیدا آرام کی ستا توینی اسل بستر تہارا
ناکر چارته شبکہ چپ یا جواب ایا و یا حضرت بنی که ہی یہ ثات کا یہ ایدو بستر
بچا یا که اسی زوہری کی کہ یہ ایا نہ پھر محکو ضرر کہ جیسی زمی بستر فی یہ بات
فرش بچا یا کہم کہم تہجسی چھی روکاسی اس

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَطْرُقُونِي كَالطَّرْقَةِ لِنَهْأَيِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَمَا أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ فَقَدْ أَعْبَدْتُهُ
بِأَنْ كَسَطْتُ كَيْسِي فِي مَلْوَ وَتَوَاضَعْتُ كَوَ

کہا خطاب کی جیٹی عمر میں کہ جیسی یون کہنا خیر بشری کہ میری اسطی ہنگام عمر نہ اس درجہ کو واپس آ کر خفیف کہ جیسی عیسیٰ مریم کی بہت نصاریٰ نے کہا ہی بی نہایت یہاں تک اونکی درجہ کو بڑھایا کہ آخر کدہ یا بیٹا خدا کا محمد بندہ درگاہ رب ہی خدا کی بندگی میں روز و شب کہونہ مجھی تم اوس خدا کا کہ جیسی مجھ کو سبب بنایا

ح عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيِّ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ شِئْتَ أَجْلِسِ إِلَيْكَ

انس اوس ہی بیان کرتا ہی کیا رسول اللہ کی خلق حسن کا کہ انہی کوئی عورت نہیں ملے کہ کسی کہ جیسی ختم رسالت مجھی لاحق ہو اہی اب کوئی کام وہ یعنی آپ سی ہو و گیا انجام کہ حضرت فی اوس رسالت مدینہ میں جہاں جا ہی بیٹھا جا تری خاطر سی میں بیٹھا رہوگا

ح عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ كَتَبَ كُتُبُ حُجَّاجَتِ نُسُكًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْفِيهِمْ فِي الْجَنَازَةِ وَيُرْكَبُ الْحِمَارَ وَجَبَّ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ مَجْبَلٍ مِنْ لَيْفٍ عَلَيْهِ كَأَنَّهُ

انس اوس ہی بیان کرتا ہی مالک کا بیٹا بیان کرتا ہی عادات نبی کا کہ کرتی تھی مرضوں کی عیادت جنازوں کی بھی جاتی سادہ خست سمائی نہی یہ طرز نکساری مہر کی پشت پر کرتی سوار اگر کوئی غلام بی بضاعت رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت تودہ اقبال کر لیتی تھی اوکا کہ عاجز پرور سے مدد مانگا ہوئی قوم قریظہ سی لڑائی تو اوس دن یہ اونکی طرف سے حمار برق پیکر زیر ان تھا خیال زم قوم کا فران تھا کہوں کیا بات اونکی سادگی زمام لیف خرما ہاتھ میں تھے بجای میں جو بالان کساتھا تودہ بھی لیف خرما کا بنا تھا

ح عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو إِلَى خَيْرِ الشَّيْءِ أَنَّهُ هَالَةُ السَّخْنَةِ فَيَجِيبُ لَقَدْ كَانَتْ دِرْعٌ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ مَا يَفْعَلُهَا خَيْرٌ مِنَ الْإِسْنِ يَهُدِيهِ أَوْ رَجُو كَرْتَا بَيَانِ بَيَانِ خَلَمِ خَلَمِ مَرِئِلَانِ بَيَانِ کہ تھا دس سور یہ خیر النور کا

کہ جو دعوت کوئی حضرت کی گواہی کرے	اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کے	کہ ہوتی جوئی رونمی اور چربی
بعین مرحمت تشریف لائے	زردی علم مان جو کو کمانی	بیان یہہ او یہی کرتا ہی راہ
کہ تہی وہ جو زرہ حضرت ہی	یہودی سی فرض کچھ لی تھا	زردہ کو پاس اوسکی رکھ دیا تھا
ری لاتی یہاں تک او پیرت		ختمی وہ زرہ وقت حلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُجُلٍ رِثٍ وَعَلَيْهِ قُطِيفَةٌ لَا شَاوِيَّ أَرْبَعَةً دَرَاهِمًا وَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةً

ہوا معلوم یہہ قول انس	کہ روز حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہہ او کی ماجر آتا
چار کہنہ اشتر کساتا	وہ چادر آپ جو اوڑھی ہوئی تھی	تو یہہ ہوتا تھا ثابت و کہنی تھی
تہہ جو چادر شاہ امام ہی	بہا میں چار درہم سی کم ہی	بیان بعضوں کی یہہ تکفار
نہی اوڑھی وہ چادر شاہ ارار	پری تھی اونٹ پر چادر پاک	کہ پیشی جسے تھی شیان لولاک
غرض اس دم جناب مصطفیٰ	وہ اس طرح کی خیر الوری	

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةً

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَخْضُ حَبْلُ يَكْتُمُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهَتِهِ لِلدُّنْيَا

انس کتابی ابیسی حقیقت	کہ تہی یاران حضرت کی نہہ جا	نہ کہتی تھی کسیکو دست اصحاب
بخروات محب رب و تائب	فدا تھی آپ پر جان و جی سی	مگر بہتر تھی اونکی خوشی سی
غرض یہہ ہی کہ بائیں جب داف	نہ اڑتھی تھی فی تعظیم حضرت	اواہمی سی وہ پہچانتی تھی
	کہ ناخوش آپ ہیں اوسی	

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هُنَيْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ صَاحِبًا عَنْ حَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْتَمِسُ أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْشَرٍ تَلَا لَهُ وَجْهَهُ تَلَا لَهُ الْقُرْآنَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ

[illegible]

فیض طاہر و باطن نہ ہو گا
تو او سب سے اہل فضل و علم اکثر
رسول اللہؐ غلامی تھی انعام
کوئی دو حاجتوں کا تھا طلب کا
زرویٰ کثرت مشغول رہتے
تسلی نئی انکی جو بات پوچی
تو چواشخاص آتی ہیں پھر
تو محفل سے بھر لوگ ہیں وہ
تو لادوی جگہ تاک دینی جات
سنو بیان اور جی تحقیق کی بات
کہ سلطان تک نہ تو او سنگا گوارا
یہاں و کام تہہ نزد خدا ہی
رکھی ثابت قدم حاجت سنا کا
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا
تمامی طالبان علم و فضل
سکلتی وہاں سے اہل سعادت
تو اپنی باپ سے پھر رہے پوچھا
کیا میری پدرنی تب یہ کور
تکلم کی گہی تھی نہ رخصت
نہ ہی یہ بات حضرت کو گوارا
باکرام رسول اللہؐ تھی خاص

رسول اللہؐ کی تھی یہی سبب
بازین شاد وین آتی وہاں
یہاں آتی تھی جو اشیا جس است
کھینکی و سبھی حاجات بسیا
ہو کر تھی تھی جو صلاح کی بات
بتائی بات او سکی فائدہ کے
اوہیں لازم تھی کچھ سکی جائیں
یہی مجبور وہ ہو کر کی معذور
تو ہی لازم بیان جو شخص اوین
کہ گروہی کوئی حاجت کی سات
تو اوین نہ وہ کی حاجت کوئی لاکر
تو وہ ثابت قدم روز جزا
نہ تو او ذکر کچھ نزدیک حضرت
قبول خاطر خیرہ الورا تھا
نہ تو تھی جدا محبوب سبھا
تو ہو تی ہادی راہ ہدایت
کہ جب آتی تھی حضرت کے پاس
کہ تہا یہ آپ کا معمول وہ سب
کیا کرتی تھی وہ یارون کو تاہم
کہ انہیں صورت نصرت ہو سدا
شریف قوم جو پہنوتی شہا
شریف قوم کو کرتی تھی وہاں
بایدال غایات تو اسلے

سبھی کو نکو تھی حضرت در ا
 نگہبان و این و پسبان تھے
 نقیہ آپ کا اصحاب پر تھا
 کہ ہی طرح یعنی حال و احوال
 کلام حسن و بہتر کو حضرت
 نہ توئی ملکیت اس باب کے ساتھ
 طریق وسط و امر میانہ
 امور اختلافی سی رہی دور
 اگر ڈرتا او نہیں اس کا تہا
 نہ اپنی ملین لاوین یہ نہ تہا
 غرض اسباب جس کام کا تہا
 حدیثی قدم باہر نہ دہرتے
 کہ جو لوگو نکو کرتی تھی نصیحت
 کہ جو لوگوں سے ہو مصروف
 کہا بہر یون حسن ابن علی
 کہ و اس فکر سی بھی جھگو مسرور
 کیا کرتی تھی وہ ابد کا نام
 جہان پانچ جگہ ہاں پتہ جا
 کیا کرتی تھی امت کو بھی شا
 جہان پاؤں جگہ ہاں پتہ جا
 سونہ اور بھی عجائز کی ساتھ

عذاب کبریا قبر خد سے
 نہ توئی وہ کیسی بی مروت
 بہت لطف و کرم احباب پتہ
 اگر کشتی کسی سے خیر کی بات
 تباہید سخن دے تھی قوت
 کلام زشت کی ختم رسالت
 و رکھتی تھے پسند جاودا
 نہ توئی تھی کبھی امت سی غافل
 کہ یہ غافل نہو جاوین مبادا
 رسول اللہ پر تھی تہہ حال
 وہاں بہتا تھا موجود دھیا
 بہ نزدیک شفیع روز محشر
 نہ رکھتی تھے امور دین سی غفلت
 مواسات و کرم سی پیش او
 کہ عین نے پہر یہ پوچھا تھا پیر
 جواب ایسا پیر سی عین نے پایا
 باخار و باخام و با تمام
 صفا آخرین وہ لیتی تھی آم
 کہ یعنی تم رکھو اس مانگو یا
 جسی مجلس میں حضرت کی گذر تہا
 او نہیں تہا یہ کرم شخص کی

وہ اپنی ذات پاک با صفا
 بحسن خلق فرماتی تھی شفقت
 کیا کرتی سبھو کی پسند حال
 تو آتی پیش وہ تحریک کے ساتھ
 ہو اگر تی سپر و زشت جہا
 کیا کرتی تھی شستی و حشرات
 مخالف تہا نہ او کا طور و
 لگا رہتا بہت اس کی طرف دل
 امور دین سے یعنی بغفلت
 امور لادینی سے فانی غالب
 نہ وہ فقیر امور دین میں غرق تھے
 وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
 بزرگ و نامور و شخص نہا وہا
 بطل رحمت و امداد لاوے
 کہ تہا کیا مجال حضرت کا دور
 کہ بزم پاک کا دستور یہ تہا
 اگر حضرت کسی محفل میں ملے
 نشست صدر محفل شی تہا کام
 کیسی تم اگر محفل میں آو
 نصیب اپنی سی ہو تباہرہ و تہا
 کہ کرتا ہر شہر ایسا گمان تہا

کہ چہ پر خاص ہی اگر ام اور کا
 جناب سرور دنیا و دین کا
 کہ لیکر آپ کو ہم سداہ جانا
 کہ وہ اہل غرض اہل تناسخ
 سخاوت الہی تھی آپ اور سکون
 یہ حسن خلقیہ صفائی پائیا
 کہ ہو مبین جیسے ہلکا ہوا
 کہوں کیا جانتے تھے اور تھے
 بلکہ آواز وہاں کوئی نہ کرتا
 عرام روشن سی نہ ہزار شمار
 کوئی تقصیر کرتا تھا خط
 برابر ہی سبھی ہاں پیش حضرت
 وہ خاص امت خیر الامم تھی
 کہ کرتا بزرگی پر صورت
 وہ کرتی رحم و شفقت اور سلیقہ
 اگر ہوتا وہاں وار و مسافر
 کہ کرتی تھی او سلیقہ اہل غافل

عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ هَدَى إِلَيَّ حَرَامٌ لَقَبَلْتُهُ لَوْ هَدَى إِلَيَّ حَرَامٌ لَقَبَلْتُهُ لَوْ هَدَى إِلَيَّ حَرَامٌ لَقَبَلْتُهُ

اس ہی پر ہر راہ ہدایت
 جناب مصطفیٰ عالی ہم سدا
 تو میں اور سلیقہ تین کروا اجا
 کہ لانی کو ایسی محکو ملاوی
 بیان کرتا ہی اسے ایسی ریا
 کہ ہدیہ گر کوئی وی لاکی محکو
 یہ پیہر وین یعنی ازراہ حرب
 تو وہ دعوت بھی کروا آجا
 کہ فرمایا نہ بیج کرم سے
 وہ ہدیہ منجھ کر پائی بڑو
 ویاہ پایہ بزرگو پکاوسے
 چلا جاؤ گا یعنی سوسے دعوت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ يَكُنْ يَحْمِلُ فِي يَدَيْهِ
 یہ عبد اللہ کا بیٹا ہی جابر
 بیان کرتا ہی یہہ احوال تھا کہ میری یہاں رسول اللہ
 بعینہ مرمت تشریف لا
 یہہ تھا حضرت بنی کا طور سا کہ آتی ہی تحفہ یا پیادہ
 نہ ترکی اسب اونکی زیر رہتا
 سوار میں ستر ہی ہاں تھا

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 بیان کرتا ہی یوسف طال پنا کہ حضرت بنی رکھا تھا نام میرا کہنا پاک میں مجھ کو جبار
 پیرا دوست والا میری ستر غرض یہہ ہی کہ ایسی شہرت کیا کرتی تھی جو لوگوں نے حضرت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَتَبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَزِدْ
 علیہ و ذبا و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم یاخذ الذبا و کان یحب الذبا و قال
 ناکت فسمعت أنسًا یقول فما صنع لی طعاما فذری علی ان یصلع فیہ ذبا و لا یصلع

انس کہتا ہی تھا وہ مروڑ کہ کی تھی جسنی دعوت مصطفیٰ بنزدیکت علیہ السلام فرمادین
 رکھا لا کر شریدا و سنی تکمیل شریدا و سنی اسنی کہتا تھا کہ او سپر کچھ دروہی جرن یا تھا
 کہ دوسرے سبکہ تھی حضرت کو غیبت تو کرتی نوش جان جس کو کی حضرت انس کہتا ہی اسب اپنا فسانا
 پکاتا ہی مری کھر جو کہ کہانا اگر ممکن ہی آمیزش کہو کی تو او سچین وال و تیا ہونکایں
 مری اسبات پر یعنی نظری کہ حضرت کو کہد و مرعوب ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فی بیتہ قالت کان یبشر اصحاب البشیر یفعل فیک و یجلب ثنائه و یجذل انفسہ
 کسی مشتاق حال مصطفیٰ نے کہا تھا یہہ جناب عائشہ سے کہ کہہ میں آپ اتنی تھی جو اس وقت
 را کرتی تھی وہاں کس شغل کی کہا صدیقہ صادق زبان کہ او سائل کہوں کیا حال تھے
 جناب مصطفیٰ کی ای شہ سے عبادات بشری طرح پرستے چنا کرتی تھی جاہہ شہی پیش کو

ناز آید ہوا نہ تھی نخواست ہان
 وہ اکثر شیر نر کا کہنے ہی
 غرض ہر کام کو انجام دیتے
 بیان جو واقف حال خبر سے
 رہ تحقیق کو کرتا ہی یوں
 کہ پوشاک میں حضرت میں صلا
 پیش پہنچے نہ تھی پیدا ہویدا
 ولیکن عادت محبوب بابر
 کہ تھی حسین نیاز و خاکسار
 تو فرط عمر سی سلطان معراج
 لباس اہلبیت و ثوب ازواج
 بدست پاک لیکر صاف کرتے
 گزند خار و رسیب پیش
 ہر گز نہ تھی
 ہر گز نہ تھی
 ہر گز نہ تھی
 ہر گز نہ تھی

باب مباحثہ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن خارجه بن زيد ثابت قال دخل نقر على زيد بن ثابت فقلت
 له حدثنا احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما ذا اخبر
 كنت بجارة فكان اذا نزل عليه الوحي بعثت الى فقلت بئنه لك فكننا اذا
 ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا واذا
 ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا اخبركم عن النبي صلى الله عليه وسلم

جناب مستطاب پیشوا سی مسلمان کا اب | بیان عظمت اشتقاق حسن خلق آیت

کہا ہی نہ کی بے نی ایسا کہ فرماتا تھا مجھی باب میرا
 کہ وہی ہجو خبر حال ہی سے کہی میں نے یہ بات اوسم کا
 کہ میں ہمایہ خیر بشر میں رہا کرتا تھا یعنی اپنی کہیں
 تو بلواتی مجھی سردار عالم نکلا کرتا تھا میں آیات قرآن
 کہوں کیا حسن خلق مصطفیٰ کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سخا
 تو کرتی آپ بھی ایسا ہی چاہا اگر ہم ذکر کرتی آخرت سی
 اگر کہانی کا کرتی تھی یا ہم یہی مذکور کرتی وہ بھی ہم
 ہمارے بات تھی مصر ذوق نہایت لطف عین حجت
 کہ کچھ شخص صبری میں کیا کچھ سناؤں کون سی
 ہوا کرتا نزول و حجبم رسول اللہ فرماتی جو بھی
 اگر ہم لوگ کرتی ذکر دنیا تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتی
 اسی صورت غرض ہر حال ہمارے ساتھی مشغول رہتے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثُهُ عَلَى
 اسْتِزْمَالِ الْقَوْمِ يَأْتِيهِمْ بِذَلِكَ فَكَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ وَحَدِيثُهُ عَلَى حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا خَيْرُ أَوْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا خَيْرُ أَوْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ
 فَقَالَ عُمَرُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضِدُّنِي فَلَوْ دِدْتُ أَنِّي لَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ

بیان کرتا ہی ایسا عمرو بن عاص کہ تھا یہ آپ کا انداز جہاں
 عرض تالیف تھی اونکی ہی منظوم و یہ سہ سادہ باشیرین بنا
 کہ مجھ کو یہ گمان رہتا تھا اکثر کہ بوغین قوم کی لوگوں سے بہتر
 کہ میں ایک دن حضرت سے پوچھا بنا و ابھی سے تحقیق
 کہا مجھ سے خیر اوس میں نے کہا ہاں ابو بکر ہی بہتر ہے
 کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمری کیا ارشاد تب حضرت نے فرمایا
 کہا بار سوم پھر اوس میں نے کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھے
 تری درجہ سنی او مسائل میرا کہ عمرو بن عاص کہنا ہی کہ جہدم
 یقین آیا مجھ سے یا حضرت حق ایمان ہو اور قول سی اپنی پیشمان
 کہ یعنی کسی کو پوچھی تھی یہ بات
 نہ اوسنی پوچھتا ہی کاش بہت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرِينَ قَعًا قَالُوا لِي وَطْئُ
 وَمَا قَالُوا لِي وَصَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا وَلَا شَيْءٌ لَكَ لِمَ تَرَكْتَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَأَنَّهُمْ أَقْطَوْا حُرِّ الْأَقْطُ وَلَا شَيْءًا كَانَ لِي مِنَ كَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَيْءٌ مِمَّنْ كَأَقْطُ وَلَا عَطْلًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 انس کہنا ہی میں تو بن تک رہا ہوں خدمت حضرت میں تک
 مجھ سے خیر نہیں فرمایا جہلا وہاں جس چیز کو میں نہ پایا
 جو مجھ سے نہ ہوتا تھا کوئی کام نہ لیتی آسے اس کا وہ کام
 کہوں کیا حسن خلق ہوں میں

مناری حمدی شایان کین
لما تم جہ تیل تھی بنی کے

و حسن خلق میں کہا ہی حسین
خز و یامین و نہ می سنا

کہ نحر اولین و آخرین تھے
کھ دست جناب مصطفیٰ

کہو سب بھلا کر چنی ہو
نہ بوسی شک و بان کہی

پسینی کا یہ تھا حضرت کی غما
نہ بوسی کاستان کہتی تھی

کہ بوسی عطر تھی اوس سی بہت
نہ بوسی کاستان کہتی تھی

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان عند رجل به اتر صفه قال وكان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ كان في حجة احد ابني بكره فلما قال للفقير اني اريد

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان عند رجل به اتر صفه قال وكان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ كان في حجة احد ابني بكره فلما قال للفقير اني اريد

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان عند رجل به اتر صفه قال وكان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ كان في حجة احد ابني بكره فلما قال للفقير اني اريد

انس کہتا ہی ایسا ماجر تھا
تو حضرت فی بہد و سکا جان

کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا
کہ وہ آیا ہی جو کچھ اپہیں

ہو اجسد مملکین م و ا لا
اثر زرو پکا ہی کچھ اوسکی آؤ

نقاضا تھا یہ خلق احدی کا
نکرتی اوسکو شرمندہ اور وقت

کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا
غرض جبا و ڈہہ کیا وہ شخص

کہتی اوسکی اکی عیب کی بات
کیا ارشاد حضرت فی بان

کہانی کو گو کر تم میں سی کوئی
بیان کر تا یہد احوال نکوے

تو یہ جواب یہاں ہی ڈہہ کیا
یہ شامہر شاد جامہ زرد

تو یہ جواب یہاں ہی ڈہہ کیا
یہ شامہر شاد جامہ زرد

عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاضا ولا
ولا ضاربا في الأسواق ولا يبيع بالسيئة السبعة ولا يبيعون ويبيعون

عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاضا ولا
ولا ضاربا في الأسواق ولا يبيع بالسيئة السبعة ولا يبيعون ويبيعون

عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاضا ولا
ولا ضاربا في الأسواق ولا يبيع بالسيئة السبعة ولا يبيعون ويبيعون

جناب عائشہ شایان صوف
کلام بخش سی صافی برسی

بیان کرتی ہیں یہ حضرت کی عیب
کہوں کیا میں کلف سی بھی

کہ وہ بصروف جمیت تھی
وہ بد کوئی کی کرتی تھی

اگر بازار میں بیخیر لائے
نہی تھی برسی کی سات لہ

بلکہ آواز وہاں کب تھی اوتھا
وہ کیا ہی عفو بخش میں نام

بدی کوئی جو انکی سات کرتا
سر بار حمت و عین کرم تھے

عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ببده شيئا قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضربت خادما ولا امرأة

عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ببده شيئا قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضربت خادما ولا امرأة

عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ببده شيئا قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضربت خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہد و سہ
مناقب صاحب مروج کا

کہ تھی نام خدا کیا ایکی
کلام عائشہ یہد و سہ

کہ تھی نام خدا کیا ایکی
کلام عائشہ یہد و سہ

نارا اپنی مائتونس کی ایکو اگر مارا تو مارا امر رب سے بہ ہنگام غنائین غضب سی
کسی خادوم کو خدمت سی نارا کسی عورت کو عبرت پر نارا

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ سَوْءَ النَّاسِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعِينَ مِنْ مَطْلِ طَمْرُوقٍ
أَقَامُوا بَيْنَهُمْ مِنْ حَرَامِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا انْتَهَيْتُمْ مِنْ حَرَامِ اللَّهِ تَعَالَى كَانَ مِنْ
أَشَدِّهِمْ فِي ذَلِكَ غَضَبًا وَمَا خَيْرُ بَيْنِ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا لَوْ كُنَّا كَمَا نَحْنُ

روایت عائشہ سی سیرت میں بیان حسن خلق احمدی سے
کہ لیتی ہوں کسی سی آپ لا کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا
مگر جسدم کوئی فحش راہ بخو روا کہتا حرام و نامراد کو
کیا کرتی تبعیت امر رب کی اگر حضرت جبرم رب غفار
تو یہ تھی آپ کی فرخندہ عادت پسند و پس چڑھ کر کرتی تھی حضرت
سکناہ و جرم سی خالی مکر ہو

عن عائشة قالت استباذن رجل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده فقال بئس ابن العشيبة وأبو العشيبة لم يأذن له فأن له القول يا أبا العشيبة قلت يا رسول الله قلت ثم أنت لم أقول فقال يا عائشة إن من شر الناس من ترك الناس وفيه علة

بہ نزدیک جناب سرورین جناب عائشہ بی بی ہو چکی ہیں کہ دروازہ پر کوئی شخص آئے
طلب گارا اجازت تجھابی سے کھا حضرت فی پہ کیا مروید بی بی کی چ یعنی سستہ
پھر اسکی بعد فرمائی اجازت ہوا وہ مرد داخل میں حضرت مخاطب ہوئی دوسری شاہ بہ
الکی گئی حسن خانی گفتار وہ انسی خب کیا وہ مردا کہہا حضرت بی بی نے عاتقہ نے
کہتھا یہ مرد جب تک یہاں آیا غرض تمہنی کھا جو کچھ کہاتھا جو یہہ آیا تو حضرت شہینشاہی
ملائم گفتگو خلتی حسن کہہا حضرت فی بان ای مانٹہ انجوبی یا در ہنایینی اسکو
کہویا میں وہ شخص بدترین ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے سبھی لوگوں ہی ہی وہ شخص

کہ جبکہ پور دین پر خوشی ہو کر کلام فحش ہر زبان پر کریں سیراوس ہی لوگ اکثر
 ۹ عن النبی قال الخیرین علی سالت ابی عرب بنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 جلسائہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم البشر الملق لیس بجانب لیس
 ولا غلیظ ولا خائب لا فحاش ولا عیاش لا مستح بیغافل عما لا یشئہ لا یؤیس منہ
 ولا یغیب فیہ قد رکت نفسه من ثلث الی عزاء کبار وما لا یعینہ ورتک الناس من ثلث
 کان لا یدم احدا ولا یعبیہ ولا یطلب عورته ولا یحکم فیہما رجاؤا بہ واذ انکلم
 اطرف جلساؤہ کما تامل علی شہم الظفر فاذا سکت تکلموا لا یتنازعون عنده
 الخبیت ومن یکلم عند انصتوا له حتی ینزع حدیثہم عند حدیث اولہم یضحکوا
 یضحکون منہ وحبب فما یحبون منہ ویضرب للغریب علی الجفوف فی منطقہ وسانہ
 ان کان اصحابہ لیستحیوہم ویقول اذا راہتم طالب حلیۃ یظلمہا فان ردوہ ولا یقبل
 الشاء الا من یحافی ولا یقطع علی احد حدیثہ حتی یجوز فیقطعہ بہی وقیام

روایت کے شہید کہ بلانی حسین ابن علی مرتضائی کہ میں سیرت خیر البشر سے
 کیا تھا یہ سوال یہی پڑی کہ یعنی جو کوئی مجلس میں آتا بنی کا حال اسکے ساتھ کیا تھا
 کہا جی علی مرتضیٰ نے نہیم محفل خیر البشر میں کہ تہی باز مراد احباب حضرت
 کشادہ برو ملائم خوبنہایت درشت و نشت خوشترانین بحسن خلق خرم المسلمین تہی
 لگتی تہی بلند و انحضرت رہا کرتی تہی با صبر و سکوت نہ تہی جس چیز کی جانب کو رغبت
 کیا کرتی تہی وہی مشیت طبعیت تہی سخاوت یہ یہ تو تھا کہ ہوتا تھا نہ اوسنی کوئی مایوس
 وہاں جن چیز کا آتا تھا سائل ہوتی ناامیدی اوسکو حاصل رہا و کہولا یعنی سخن سے
 سب آتھی ایسی چلن سے لگتی تہی مذمت عیب گوئی کلی ہرگز کسیکے عیب جوئی
 سخن جو کچھ زبان سے تھا نکلتا بامیر ثواب آخرت تھا کلام پاک فرماتی تہی جدم
 نہ ہوتا نہ ہنسن نہ نکاہیہ عالم کہ گویا جانورین اوکی سر پر ہلاتی ہی نہیں جو علقا سر

وہ و صوم میں آغاز و انجام کیا کرتی نہایت خیر و انعام اسی ایام میں جبریل آتی
 کلام اللہ کو حضرت سبائی غرض حیثیت باخیر و کرامات نبی جبریل سی کرتی ملاقات
 تو اون روزوں عطا جو دستا رسول اللہ کرتی ملی نہایت بشکل آمد باد بھاری
 فیوض احمدی ہوتی تھی جاہ

۱۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُرُ شَيْئًا لِعَدُوِّهِ
 مِمَّنْ كَتَبَ هِيَ أَحْوَالُ تَوَكَّلْ لَمْ تَهَيِّدْ أَبَاحَ حَالُ كُلِّ خِيَالٍ جَمْعُ تَهَانَةٍ كَرَامَاتِ
 رَدِّ دُنْيَا لَانِ سَيِّدِ كَرَامَاتِ رَسُولِ اللہ کوئی چینیہ صلا ترکستی تھی برائے روزگار
 عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَسَّاهُ
 أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عُنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ اتَّبِعْ عَلِيَّ فَإِذَا جَاءَ
 فَضَّلْتَهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أُعْطِيْتَهُ فَمَا كَلَّمَكَ اللَّهُ مَا كَلَّمَ تَقْدِيرُ عَلَيْهِ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ اتَّقِ وَلَا تَخَفْ مِنْ
 ذَا الْعَرْشِ فَإِنَّ قَسْبَتُمْ لَكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفْتُمُ النَّبِيَّ وَجَّهَهُ لَقَدْ نَصَرْتُمْ قَالَ عُمَرُ

ابا حضرت عمرنی حال ایسا کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا لیا یوں عرض اوس بحر عطا
 کہ کچھ دلو ائی عین سخاسی لیا سائل سی حضرت نی طلبہ نہیں اسوقت کوئی چیز حاضر
 ولیکن ہی تجھی جو کچھ تمنا قرض اوس چیز کو تو رسول لی آ روا اسوقت تو کرتی غرض کو
 اگر دو گامین اداتیر ہی قرض کو عمرنی تب کیا حضرت سی معزز کہ تم کسوا سلی ہوتی ہو مقرون
 اوٹھاتی آپ کیون ہیں زیر بار نہیں تکلیف دیا رب غرت نہیں جس چیز قدرت تمہار
 کہ تم ایسی کرو جو دستا و سخاوت سنا جب پنی گھنا غمہ کا تو ایسی بات کو کر وہ جانا
 وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصاف لگا کہنی کہ اسی سلطان براب دئی جاؤ کسی جاؤ سخاوت
 چھوڑو یا نبی بخشش کے عادت نبھی خوف خطرہ غلشی کا کہ رب عرش ہی مالک تمہارا
 رسول اللہ کے مسکرائی کچھ آنا جو چھی چہ لالی لیا اوس نصار تھی کہ میں ناموزون اسے عمل

افسر کسی اہل نے پوچھا کہ ان کسب حجامت ہی کیسے
 کہ سن اوس اہل حال حجامت جناب سرور دنیا و دین کی
 اوسی حضرت فی ازراہ عنایت دیاد و صاع بہر خلدہ باجرت
 نہ تو لیتا جو ہی محصول اسے تو اوس معمول سی اب کم لیا کہ
 پہر سکی بعد فرمانی لگی یوں نہ ہی چھی و والیتی رہو خون
 انس بولابا طہار حقیقت ابونکبہ فی تہی چینی لگا لی
 سفارش اور کی مالک سی کر یہ اس ملک پر احسان کیا کر
 حجامت کر کی خون لینا بجا
 تمہاری واسطی اچھی دو

ح عن علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتمعت علی حجام
 ہوا منقول حیدر کی زبان سے کہ تہی حضرت فی جب چینی لگا تو مجھ کو حکم فرمایا اوس سنگام
 نہ وی حجام کو اب حق حجام سنی جب بات یہ حضرت نبی تو میں اجرت حجام دی د
 ح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع فی الاخذ عین
 و بین الکفین واعطی الحجام اجراً و لو کان حراماً لویعط

یہ عبد اللہ بن عمر حضرت بیان کرتی ہیں ان حال حجات نہ تہی جب اپنی چینی لگائی
 لیا تھا خون فاسد و جگہ سی رک کر دن کا حضرت فی لیا خون میانہ شانہ سی ہی لی لیا خون
 ہوئی جب ان بینی سی فرخت عطا حجام کو کی اوسکی اجرت اگر ہو تا حرام و نارا کا
 مذمتی اب ہرگز مرد حجام

ح عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جاءکم
 کیا ابن عمر سی ذکر اسکا کہ ایک حجام حضرت فی بلایا حجامت کر چکا جس وقت حجام
 تو حضرت فی یہ فرمایا اوس نام نہ تیری واسطی از روی معمول متسرکستہ نہ ہی محصول
 لیا اوسنی کہ چھسی میرا نولا خراج تین صاع ہی روز لیتا لہا حجام سی حضرت فی ان تو
 دیا اگر آج سی و صاع اوسکو پہر سکی بعد از وی عنایت عطا کی پاس سنی ہی اجرت
 ح عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتمعت فی الاخذ عین

ح عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتمعت فی الاخذ عین

وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْمِلُهُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعِشْرِينَ
 اس کہتا ہے یہ خضر کی یاد کہ کرتی دو نو شانین جہاں
 جاب مصطفیٰ محبوب کے کیا کرتی شفیع روح شہ
 وہ سرورین یا اویسویں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اس میں اور کہتا ہے حقیقت کہ تہی درحالت احرام حصر
 کہ پشت پاسی پھونکنا تھا تل ہی اوجھلہ کا نام مشہور
 کہ اس منزل میں جب بھی ہوئی تھی آپ مصروف مسجرات

بَابُ جَاءَ اسْمَاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا أَبُو طَعْنَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 اسْمَاءَ أُمِّ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَحْمَلُ وَأَنَا الْمَا حِي الَّذِي يُحْمَلُ اللَّهُ الْكَفَرُ وَأَنَا الْكَاشِرُ الَّذِي
 يُخْشَى النَّاسُ عَلَى قَدَمِي أَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

درود و رحمت و صلوات پڑھنا اسباب
 کہ اسماء ہی مبارک کا شمار و وصف آتا ہے

خیر ابن طعمن نے کہا ہے زبان پاک سی جو کہہ سکتا کہ کتنی ہی قسم حوض کوثر
 کہ میری اسطی بن نام کثر محمد نام میرا اور محمد کہ ہیں میری لمی اوصاف
 ہوا موسوم من با اسم حاجی کہ یعنی کھر کی تھی جو سیا تودہ ظلمت سبھی ہی ہی
 مثالی حق تعالیٰ فی جہان مرا جو نام ہی حاشہ مقرر اوٹھین کی لوگ سبھی ہی ہی
 مرید نام عاقب اس کی کہ اب دور رسالت ہو چکا مری پچھی نبی کو ملی نہیں

بہمنضیب بان ملا سکتی ہی
 أَخْبَرَنَا أَبُو طَعْنَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْوَكْفَةِ وَاَنَا الْحَقُّ وَنَبِيُّ السَّلَامِ

صدیق بن یان کہانی یہ بات	کہ حضرت سی ہونی میری ملاقات	یہ کامی کہ در او مدین
جلی باقی تھی ووشاہ مدینہ	کہا یہ آپ فی جہسی ووسن کا	تختہ بودا جنت ہی ملازم
نبی رحمت کو سن ہو بن	بنی توبہ فطین ہون میں	کہ ہی توبہ میری امت کی توجہ
برکاتہ خدای پاک سے مول	مقتی اسرا ہی ہی نام میرا	کہ جہسی بب پیغمبر ہو کا
نبی جانشہ روز جزا ہوں	سبہون کا جشہ کی دن کی	نبی طر تو ضیف آئی
کہ کفار ہوں ہی کرتا ہوں ارا	بروقت جنک بال شاعت	او شحاتا ہوں بہت نیت و ش

باب ماجاء فی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ مُحَمَّدٌ عَمَّكَ شَهْرًا مَا تَسْتَوْفِدُ بَارَانَ هَوْلًا النَّوْءُ وَاللَّ

یا عیش خیر الرزقین اب کا فی سکین	ہو عیش نما کی اپنی خاطر سی شاہی
----------------------------------	---------------------------------

جناب عائشہ کہی تھیں بہت	نبی کیا عشتا وقت و شہر	کہم تھیں توبہ المہیت مضطرب
توجہ میری ہاتھی کا علم	بہنی جبرکات مائہا یہ حال	کہ کہی تھی الگ سی ہم فارغ الال
اپنی کھین کہ کہا ناچانی	کہ جیکی واسطی آتش عداوت	یہ ہمیشہ ت دست مرنی

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا

عَنْ بَطْنِ نَزَاعٍ عَنْ جَحْرِ بْنِ رَفَعٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِ نَزَاعٍ عَنْ جَحْرِ بْنِ

ابی طلحہ بیان کرتا ہے ایا	کہ ہمیں آپ سے شکوہ کیا تھا	کہ مار سی بہر کی بہنی شکم
کہا ہی بازہ کہ ایک ایک	شکم ہی بہنی جو یہی اوٹھایا	رسول اللہ کو تہر و کھایا
جناب سید کون و مکان	شفیق و دستگیر یکساں	وہیں اپنا شکم بھگو دکھایا
	بند نادان بہنی و پیر کو پایا	

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا خَشْرَةَ فِيهَا وَلَا يَفْقَهُونَ
أَحَدًا نَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ لَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْظُرِي وَجْهَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْبُحْيُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقُوا
إِلَى الْهَيْئَةِ بْنِ اللَّيْثَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الْقَتْلِ وَالشَّجَرِ وَالسَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لِي خَدْرٌ
فَلَمْ يَجِدُونَهُ فَقَالُوا لِمَ رَأَيْنَاهُ ابْنَ ضَا حَبِثٍ فَقَالَتْ أَنْطَلِقِي يَسْتَعْدِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلْيَبْتَوُوا
أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بَقَرِيَّةَ يَرْعِيهَا فَوَضَعَهَا فَوَجَّاهُ لِيَلْزِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِرَ
بِأَيْهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ أَنْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِّ يَفْقَهُونَ بَسْطَ طُهُمْ نِسَاكًا ثُمَّ أَنْطَلَقَ إِلَى مَخْلَعٍ فَجَاءَ عَلَيْهِ
فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَشْقِيَتِ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَقِي
أَرَدْتُ أَنْ تَحْتَارُوا وَتُخَيَّرُوا مِنْ رُطْبِهِ وَبُسْرَةٍ فَأَكُلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي نَفْسِي بَيْنَهُ مِنَ التَّبَعِ الَّذِي لَسْتُ لَهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ظِلٌّ
يَأْتِي وَرُطْبٌ طَيِّبٌ مَاءٌ بَارِدٌ فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَضَعَهُمْ مَعَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْجَنَ لَنَا ذَاتَ دَرَفٍ فَذْجَرَهُمْ عَنَّا فَأَوْجَدَ يَا أبا هَيْثَمٍ فَأَكَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَنَا نَاسِي فَأَنَا فَأَنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا نَالَتْ فَأَنَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ هُنَا
قَالَ يَا أَيُّهَا اللَّهُ اخْرُجِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مِنْ خَدِّ هَذَا فَإِنْ
رَأَيْتَهُ يَصِلُ وَأَسْتَوْصِ بِهِ سَعْرًا فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى أَمْرَائِهِ فَأَخْبَرَهُمَا يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تَعْتِقَهُ قَالَ فَهَوَّ عَيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً لَهُ وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْمُرُهُ خَالَةً وَمِنْ يَوْ قِبَاتِهِ السُّوءُ فَقَالَ

کھائی پیریدہ فی یہ احوال
نہ تھا در وقت ایک مقرر
غرض پیرودہ جب تشریف لے
کہ اس دم کیوں ہوا نامہارا
مجھی منظور تھا تسلیم کرنا
کہ وہاں آتا ہوا حضرت عمر کا
عمہ بولی مجھی ای فخر عالم
گی باہم اپنی ہی ششم کی کہہ کر
وہ گاہ مکیوں کا اوسکی بیان
نہ تھا خاد مردیکہ اوسکی کہیں
کہی یہ بات اوسکی اہلیہ
کہ وہ پانیکی لینے کو گیا ہی
وہ لایا اس طرح سی شک پر
تویوں کہنی کا خیر شبیر
غرض انراہ تعظیم و مدارا
بسوی باغ وہ فرخندہ اختر
گیا پیرودہ بسوی نخل خرما
خصوصاً فخر و زخرا میں
مناسب تھا تجھی اس طرح لانا
میری خاطر میں ایسی بات
اتھاری اسطی میں توڑ لایا

کہ ختم المہر سلبن فرخندہ احوال
ابو ن کیا میں کہ اوسکی ملاقا
تو اوسکی ساسنی ہو کر آئی
کہا اوسکی میں اب گیا ہوں
تجھیا اسو اسطی حاضر ہوا تھا
عمر سی بھی کسی حضرت فی ہدایت
تھاری پس لایا اوسکی اسم
اپنی ششم وہ مرد بہرہ ورتھنا
کہ عین بالدار کچا نشان تھا
سخن کوتاہ وہاں اگر جو دیکھا
کہاں خاوندی تیرا آباد
نگذری تھی انہیں کہہ دیا
کہ اوسکی بوجہ تھانخت تھا
فدا ہوں آپ پر سنی ہی بابا
بلایا اوسنی اوسکی انہی ہی
وچلستان میں جسوقت آیا
وہاں سی خوشہ تر لیک آیا
کیا ارشاد حضرت اوسکی کام
کہ کر لیتا جا اپنے سنی چکا
کہ یہ خرمائی میں جو خوشہ تر
کہاں جو حسیطہ کامر خوب خرما

کھل آئے چاک ایک کہہ سی باہر
کوسی اوسنی کر سکتا تھا جات
کہا ہو کہہ سی حضرت فی ایسا
کہ روئی اطر و اقدس کو دیکھو
پہر اسکی بعد کہ عرصہ گذرا
کہ تم آئی ہو اب کہ کام کی
غرض یہ کہ شکوہ چکی تو
نچو بی صبا باغ و شجر تھا
اگر جو وہ غنی تھا مال و زمین
اپنی ششم کو اوسکی کہہ نہ پایا
کہا اوسنی کہ ایسا ماجرا ہے
کہ آیا اٹھنا نہ شک لیکر
رکھی جب مشکا اوسنی میں
بہی قسمت کے یعنی آئی ہاں آپ
چلا پیر بعد اسکی اونکو لیکر
پھونا و اسطی کے پھنایا
رکھا اونکو حضور مصطفیان
کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
کہا اوسنی کہ محبوب الہی
کہہ ایک پختہ ہوئی پھر میں
تو ان خوشون سے چن چن کر

نفاق کی کیفیت اور ٹھکان	عرض کمانی اونہون فی خواستہ	سپاہیہ آب شیرین افکین اوپر
بند آئی جو یہ نعمت نہایت	تو فرمانی لگی اوسوقت حضرت	کہ میں کمانا قسم ہوں اوس شخص
یہ قدرت میں جسکی جان بھی	کہ تمہنی آج یہ نعمت جو کمانی	غریبی اسکی کیفیت اور ٹھکان
سوال اوسکار و وحشر ہوگا	ہیان جو کہہ فرمائی اور ٹھکان	یہ سپاہیہ سردی میں جسکی بھی
یہ پانی خوش ہو تم جسکی	یہ شیرین اور پاکیزہ جو ہر	کہ آئی آج کمانی میں تمہارے
خوش و چین کے تمہنی حشر	سبھی اس نعمت الوان کو گن	ابو ہشتم ہوا وہاں سے وانا
کہنا اسکی لئے کوا کی کمانا	کہا اوسوقت حضرت یہ ارشاد	کہ رکھنا چاہی اسکی ت کو یاد
نہ ہرگز نہج اوس بڑی کو کچھ	ترقی کمر میں جو بکری دیکھی	کیا اس نہج نہ خالہ ہو کمانا
نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نہ	بچا کر سامنی حضرت کی لایا	اونہون کی اوسکی خاطر وہ بھی
ابو ہشتم یہ شخص پوچھا	کہ خادم بھی سر کمر کوئی اہنگ	کہا اوسنی نہیں کوئی پستار
کہا حضرت اب ہنا خبردار	کہ توجہ وقت یہ احوال میں ہے	کہ آئی میری بیان قیدی میں ہے
تو اوس شخص میری پاس آنا	تجھی میں ایک خادم بخش دے گا	پھر اسکی بعد ہوتا روز گزری
کہ وہ بڑے جانب ہی ہے	نہ اونکی سات بردہ تیرا تھا	ابو ہشتم یہ چرچاسنکی آیا
کہا حضرت نی یہ ارشاد اولو	کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو	ابو ہشتم کی یہ عرض اون سے
کہ جو بہتر ہوا میں سے وہ	بہند خاطر والا جو آوی	ابو ہشتم اوسکیو لیکر جاوی
کہا پھر آپ نے اوسے تجوی	کہ مجھی اب جو تو نے مشورے	امین مومن جو مجھ کو سمجھا
تو میں کہتا ہوں اسے دو لیجا	کہ جس دہ کا دیکھا میں نے حال	کہ بڑتا ہا نماز رب متعال
لیکن تجھی کرتا ہوں نصیحت	کہ رہنا اس پر مصروف رہتا	ابو ہشتم یہ اپنی کمر کو آیا
یہ سارا حال اپنی کو سنایا	ابو ہشتم سی بولی اوسکی عورت	کہ جو کہ یہ اب نی کی بھی نصیحت
نہیں مکن بجالاوی اوسی تو	یہ بہتر ہی کہ کر آزاد اسکو	کیا فی الفور تو ہشتم نے آزاد
وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد	کہ یہاں حق نی ہی ایسا بھیجا	خلیفہ بھی کو ہی یہاں نہ آیا

که چکی و اسطی و صابن از برای مشورت بودین و مسأ تو اودن و مین سی ہی پهر یک کا
 سکه تابی اوستی کنی کی افعال و ده بیگا و دسرا جو صاحب از بتا ہی اوستی اطوار ناساز
 غرض جس شخص کو اوسکی خدمت بجایا اوستی بر ناسرا سی رما محفوظ و بندہ بہانین
 برسی کا ہونسی ایندو کی انین رسول اللہ کا مقصود ارشاد و لاتا ہی بہان ہست کو پ
 کہ تھی وہ جو ابو ہریم کنی کی وہ تھی اوسکی مشیر راہ نیکی کہی کیا بات بی بی بی میان
 کبر و ذکر و یا آزاد اوست

عن سعد بن ابی وقاص یقول انی لا وُلَّ رجل اُحرق دماً فی سبیل اللہ
 وانی لا وُلَّ رجل رُفِی بدمہ فی سبیل اللہ لقد لایتنی اُغر فی العصابة
 اصحاب حجر صلی اللہ علیہ وسلم ما ناکل الا ورق الشجر و الجمال حتی ان احدا
 لم یضع لاصع لسانہ و البعیر و الصبیح بن اسد یروی فی الذین لقیہم فی حنین و صل علی

ابی وقاص کا تبار جہی سعد بیان کرتا ہی بہا احوال درود کرین اسلام میں ایسا
 کیا اول خدا کی راہ میں خون غرامین جسی اول تیر پہنکا وہ تیر انداز پہلی سب ہی ہن
 بیان کرتا ہوں میں اس وقت کا کہ جب تھوڑی سی صحابہ جوٹل تھا حکم شاہ دین کرتی غرا ہی
 کہ غریب ترین ایسی مبتلا تھی ہمیں کہا ناسیہ تیار کیجہ وہاں لکڑہاتی رہی برگ و بنیان
 وہ یا جملہ ہمیں کہانی کو ملتا کہ وہ مینوہ و رخت خارا کاہنا یہاں تک پات پتی کی غرا
 کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ وقت و فوج حاجات ضرور بشکل شک و یاس شکستہ
 ہوا کرتا تھا بس فضلہ حاجت رہی اسطر علی لاجت صوبت باخواب یہ کیسا نا براجا ہی
 بھی قوم سے کہتی برا ہی کی جو میں راہ دین میں افلا گئی بر با و کیا میری و افلا

عن خالد بن عبد اللہ بن ولید ابی الرقاد قال لعنت عمر بن الخطاب عتبہ بن عروان و
 اطلق انت من معک حتی اذ النمر فی ارض العرب اذنی بلاد ارض العرب
 فاقبلو حتی اذا كانوا بالمرید وجعلوا هذا لکان فقالوا ما هن هذه البصر

فسار و حتی اذا بلغ احوال الحسیر الضعیف فقالوا ههنا امر ففعلوا فذكر الحديث بطوله
قال قتال عتبة بن عزة ان لقد رايتني واني كسا بع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه
مالنا طاعة و ورق الشجر حتى تغرمت شدا فانا لتقت بردة نفسم بيني وبين سبعة
فما منا من اولاك السبعة احدا و هو مبر مصر من امصار و سبعة بنون له مبر بعدنا

شکست خاله بن عمیر	ہوی گویا بہر بر مساوے	کہ عتبہ وہ جو تہا غروان کا مینا
عمر فی اوس کو نائب کر کے بھیجا	کبھی پنجام رخصت اس کی بات	کہ جاہل بیون کو لیکی تو سات
کئی سرعت چلی جاو وہاں تک	عرب کی حد کشو ہی جہاں تک	عجم کی شہر حبیب نزدیک پاؤ
وہاں سے کئی تم آگے نجاؤ	غرض عتبہ ہوا وٹان سی روانہ	لئی وہ سات سارا کارخانہ
کیا مزہ تکاب لوگون کی تنگ	نظر آیا وہ نہیں ایک تو دو ٹنڈ	بہم کہنی لگی یہ چیزیں کیا
کوئی اوین سی بولای یہ بصر	پھر لگی کوچلی وہاں سے ہی برہ کر	ہوی وارو غرض چو سیر پہلے
وہاں کرنی لگی اسپسین نہ کر	ہوئی تھی ہم سی سرنگی ماسور	ادھون نی کی غرض اوسجا آقا
وہاں کا حال کہتا سی طوطا	کیا راوی فی بیان تھوڑا سا ارقام	کہ تہا اوسکی تین اس بات سی کام
کہ عتبہ فی دکان اکل حقیقت	بیان اسطر حکلی اپنی حقیقت	کہ تہا کیسا وہ عسرت کارمانہ
بہت تنگی وقت کا زمانہ	کہ میں جیوقت ہمراہ بنی تھا	کہوں کیا اسطرح کا حال لکھا
ہمراہ بنی ہم آدمی سات	بسر اس طرح سی کرتی تھی اوتھا	کوئی کہا نہ وہاں اپنی لڑتھا
میرے حکم پر تو نکلا کھانا	یہاں تک کہ ہنی کہا فی برک شجھا	کہ باہین ہر کیس تہر رٹاں کا
ہیں ہر رین پانی ایک چادر	کیا تقسیم اوس چادر کو لیکر	رکھی پھر کین کہہ وہ سعد کو
شریک اوسین ہوی ہم وٹوٹا	یہہ تھا عتبہ کا مقصود حیات	کہ اون دوز وین تھی عسرت
پھر لیا جو کشا ایش کا زمانہ	تو دیکھا اسطر حکا کا رخا نہ	کہ تھی جو اوسجکہ وہ سات شجھا
تو ان ساتوین اب ایک ایک	امیر شہر ہی صاحب خدمت	بساماں امارت تخت سے
انہی بن اور جو اشخاص با تے	ہماری بعد دیکھو کی کہ وہ بھر	ریاست میں امیر شہر ہوئے

سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَخَفَّتْهُ اللَّهُ وَمَا خَافَ مِنْهُ أَحَدٌ
أَوْ دُمِيَ اللَّهُ وَمَا يَوْمِي أَحَدٌ لَقَدْ آتَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَوْمَ مَا
وَلَيْلًا لِيَطْعَمَ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ لَا سِيَّوَارِيَهُ إِلَّا طَبْلًا

انس کہنا ہی حضرت نبی کہا ہی کہ میرا تو کبہ ایسا باجر ہے خدا کی راہ میں جتنے
اوٹھا ہی ہی اوٹھا و بگناہ کوئی علی اس راہ میں جو جگہ ایدا نہ پاو ہی کا کوئی میری اصل
گنی یوں میری اوپر سین دلت کہ کہا نیکو نہ آیا انقدر بات کہ وہ کہا تا کوئی جاندار کہا
خیال ہو کہ کو جیسی ہو لاو بلال اس وقت تھا ہر راہ میری ہی کلیف تھی اس کو بھی میری
اگر تھوڑا سا کہا تا بات آتا بلال انبی بغل میں تھا چیتا وہ ایسی چیز ہوتی مختصر ہی

سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَخَفَّتْهُ اللَّهُ وَمَا خَافَ مِنْهُ أَحَدٌ
أَوْ دُمِيَ اللَّهُ وَمَا يَوْمِي أَحَدٌ لَقَدْ آتَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَوْمَ مَا
وَلَيْلًا لِيَطْعَمَ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ لَا سِيَّوَارِيَهُ إِلَّا طَبْلًا

انس اظہار کرتا ہی حقیقت کہ تھا یہ اچھا حال معیشت کہ اوکی پاس کہا نارائش
ہا کر تانہ تھا ہر کر انسا نہ نان و لحم کو اتنا وہ پانے کہ دو نو وقت بہر کی بیٹا
ولیکن شافع روز قیامت یہ صورت دیکھتی وقت ضیاء

سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَخَفَّتْهُ اللَّهُ وَمَا خَافَ مِنْهُ أَحَدٌ
أَوْ دُمِيَ اللَّهُ وَمَا يَوْمِي أَحَدٌ لَقَدْ آتَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَوْمَ مَا
وَلَيْلًا لِيَطْعَمَ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ لَا سِيَّوَارِيَهُ إِلَّا طَبْلًا

ہو ہی مقول یہ کفار و نفل کہ تھا جو عبد الرحمن بن نوفل وہ کیا بار بار ہمیشہ تھا
وہ کیا ہمیشہ ہمیشہ میں تھا بیان کرتا ہوں قصہ ایک دن کہ اپنی کہہ شروع لے کے آیا
کیا اندر میں باہر رہا کے ہر آیا کہ بیٹہ باہر تھا کہ کہا پھر دوشی کا لے ایک لکھ

کہ ان دو تمنا کا سہ کی اند غرض جب کہ چلا کر پہنچا تو وہ یار ہی پہنچا دیا
 سوال اس کیا ہم نے اور اس کا کہ جو ہی رو لاتی کو فسی بات لہا اوسنی کسی اس کی غرض
 کہ نیاسی گئی سپنہ ارعالم ولیکن اپنی تا وقت حلیت اوٹھائی آہ کیا ختی قصہ
 لہائی نان جو ہی سیز بہا اونہوں نے اپنی اہل بیت سا کان اٹکانیں چکو کہی ہی
 کہ دنیا میں جو یہ ملت تھی بہلا سیر لئی ہی کوں کام جھی ہی کوں بہلا لگا
باب ماجاء فی سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ح عن ابن عباس قال مکث لکنی صلی اللہ علیہ وسلم مئة ثلاث عشرة لیلۃ وبالذین
 سنین عمر کی تعداد محبوب الہی کی

ابو عباس کی بیٹی نے حال یہی کہ میں حضرت سیزو سال غرض تیرہ برس تک اہل کی اور
 نزول ہی تھا کہ کی اندر لئی فردوس کو جب اس جہا تیسٹھ سال کی حضرت ہی تھی
ج عن جبر عن معاویۃ انہ سمعہ یخطب قال مات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ثلثین سنۃ واربعمائیک و عمر وانا ابن ثلاث و سبتین
 جزیرادی احوال حضرت بیان کرتا ہی ایسا حال حضرت کہ یوسفیان کی بیٹی سی شاہی
 وقت خطبہ اوستی کہا ہی کہ جب نیاسی فرمائی تھی حلت تیسٹھ سال کی تھی عمر حضرت
 تیسٹھ سال کی بوکر تھی تیسٹھ سال کی عمر عمر تیسٹھ سال کا میں اب ہوا ہوں
 اسید موت یعنی کر رہا ہوں

ح عن عائشۃ ان لکنی صلی اللہ علیہ وسلم مات وهو ابن ثلاث و سبتین سنۃ
 روایت ہی یہ حضرت عائشہ لہا جس دن آپ نیاسی سید ہی تیسٹھ سال کی عمر ہی تھی
 کہ جس شکام میں حلت ہوئی
ح عن ابن عباس یقول توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ثلثین سنۃ
 ابو عباس کی دایا سیر لہا لہی حضرت نبی پنے تیسٹھ سال کی

عَنْ عَنَّا عَنْ حُظَلَّةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ بِي كَرِيْبٍ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَتَّبِعُنِي بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْرَجَ نَظْرُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ الْبِسْطَاءَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَخَطَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرْدَةٌ مُصْحَفٌ وَالنَّاسُ حُلُفٌ إِلَى كَرِيْبٍ فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ كَلِّ السَّخْفَ وَتَوَقَّيْ مِنْ خَيْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ

قِيَامَتِ سَيِّئِينَ كَمْ نَفْسٌ سَرَّ عَالِمٌ | کہ جس کا یاد کرنا آج تک بھگورولا مانے

جان کا باغ نارنج خزان ہی قیامت ہی قیامت ہی قیامت لہیں کیا بندگی بچا رکی ہی شرہ میں اشک کی موتی پرولو انش نی یہ خبر کیسی سنائی شرہ پر گیا دامان الم کا لہ جسم در کا پردہ اوٹھ گیا تھا بسوی عارض خبر البشر تھی لہون کیا مصحف خسا کا حال ہدایت کا نمونہ سر بسر تھو سمجھ کر لوگوں کو سر خیل صحابہ اے جانی خویش تم ثابت ہی رہنا ایسا گی کیا کون ہی جی ہی رت	ار جڑا ہضمیہ و کستان ہی رسول اللہ کو مانع نہوتے نقطہ رونی ہی کی رحمت ملی ہی اگر کچھ الفت خیرہ الورا ہی لہ فوج غمی کی ہمپر چہ نہ انس کرتا ہی یہ تقریر پر غم جو اکثر سامنی لٹکا ہوا تھا لہ اتنا آہ میں در کی مقابل بشکل صفحہ مصحف ہوا حال رقم کرتا ہی راوی اور یہ بات ہوا تاج جمع ہر خیل صحابہ پراسکی بعد ہی بو بکو صدق لہ جب نزدیک آیات حلت	جناب سرور عالم کی رحلت سر اپنا پیٹ کر ہم جان کیوتی محبوب کی ماتم میں رو رو مقام گیر ہی رونی کی جا ہی نظرمین چہا کیا سلمان غم لہ میں نی کی نظر حضرت پاؤں ولکن آخری میری نظر تھے بنی کی روی اطھر کی مقابل عجب اک نور روی پاک پر تھا کہ اکثر لوگ تھی بو بکو کے ساتھ لیا پھر سبکو حضرت فی اشرا امامت ادنی کرتی تھی تحقیق مقابلی در کی اوس سن وہ کو چھو
--	--	--

ترجیح بیشتر او شود یا نه

۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مَسْنِدَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ

أَوْقَالَتْ إِلَى حَجْرِي وَدَعَا بَطَسْتُ لِيَسْبُلَ فِيهِ تَوْبَكَ فَمَاتَ

جناب عائشه با جان منگیز بیان کرتی بین یہ حال شدین ثجب ہنگام حلت سر پہ آیا
سیری سینہ کا تھام لگایا رہا دوست کا یہ ماجرا تھا تیرے گود کا تھک گیا تھا
سنگار پشت پر خیر الوری فراغت بول سی کی مصطفیٰ پر اسکی بعد چوڑا اس جان کو
لے لگشت گلزار حسان کو

۲۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُتَوَالِيَةً وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَخْرُجُ

بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْعِنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سُكْرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشه کہتی ہیں یہاں نہایت حسرت و اندوہ کی حالت دیکھا میں نے غصہ اپنی
بحال قرب حلت مصطفیٰ کو دیر آتا پاس اوکی کا سہ آب تیرے جیب تھاب تپ سی تھا
تو اونہی سی کر کی تھاب کو پہاڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غرض اب وقت ہی تیری دکا بدو کر منکرات موت پر تو شدہ اندیشہ آسان کر تر
وہ حضرت تھی فرمانی اس وقت بجای منکرات موت سکرات بیان راوی جو درود لفظ لایا

۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَوْتٌ بَعْدَ الدُّنْيَا رَأَيْتُ مَنْ سَنَّاهُ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشه با دیدہ ہم بیان کرتی ہیں یہ احوال پر ہم دین کی موت کی شدت جو
تیرے جیب کی جان تیری تو مجھ کو ایک پہاڑ سپر آہ لے گا دم پاسانی ہونگا

۲۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُيْضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَمَنْعُونِي دَفْنِهِ فَقَالَ بُوَيْكَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

وقال يا فضل الله تعالى في الموضع الذي يحب ان يدخل فيه ادفعه في موضع
 حجاب عائشه في ان يمسح او يمشي في دل بيك يا كيا صبره مصيبت ككاتب احوال في كيا
 بعين درو كيا كيا حال و كيا و كهنتي بين كه محبوب التي هو لي غرو و من كو حسوت آ
 ربي كيا ربه حرو و كيان من كه كجي و من او كو كس كيان لها بو كني پير و جوان سي
 سناسي من قهرت كي زاني له جو كوني بي بمان سي كيا تو او من جاني كا ايسا باجرا
 بوقت انتقال دار محنت و او من سكن سي كهنته محنت له جنسين جاريه بي دن و نا
 قياست تك بعين عيش و غرض به سي خياب نيك جام همان كني بين سي كا ايام
 و من بوجاهي دن و نانا و من حرم حالت كو بدينا

صحيح عن انس بن مالك رضي الله عنه ان ابا بكر قد فعل النبي صلى الله عليه وآله
 ما عجزت عن ان ياتي اياي عائشه في بي بي حرم له جسد اني فرما في حلت
 و من بوكر في با عيش الفت ليا و سي حسين مصطفى كا جبين افحن اربا كا
 صحيح عن عائشه ان ايا بكر رضي الله عنه ما دخل على النبي صلى الله عليه وآله و لم يعد
 و فانه فوضع يده بين عينيه و وضع يده على ساعديه و قال و انما و اصفياء
 عجب پر و قول عائشه ابرو جو تو چين امر بهي له جب حلت هو بي حضرت كي
 تو او سد م آبي و مان كو صدق ميان چشم حضرت كهنته من كو كني ساعديه او كي هاتمه و نو
 لها پر و انبيا و اصفياء لها پر و بعد اسكي و خيلد براي سيد سر و ار اقلين
 كني صدق في طرح كي بين

صحيح عن انس قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه
 و سلم المدينة اصحاء منها كل شئ فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلمت
 كل شئ و ما قصنا الدنيا عن الزايف في دفعه صلى الله عليه و سلم حتى انكر اقلونا
 لها و سي حسن في آب حرم مدینه من هو لي روزه روزه عجب زوه روزه فراتما

يُصِلُ إِلَى النَّاسِ فَقَالَتْ عَالِيَةُ إِنَّ لِي رَجُلًا سَيُفِيدُنِي إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامُ سَيَكُونُ الْإِسْطِطِ
لَوْ أَمَرْتُ غَيْرَهُ قَالَ تَرَاهِي عَلَيْهِ نَافِقٌ فَقَالَ رَوَّابُ الْأَكْلَافِ لَوْ دُونَ وَمَرَّ بِالْأَبَا بَكْرٍ فَلْيُصِلْ
إِلَى النَّاسِ فَأَرْكَبُوا حَبِيبًا وَصَوَّجَاتٍ يَوْسُفَ قَالَ فَأَمْرٌ لَكَ فَأَذَنَ وَأَمْرًا بُوَيْكَرَ فَصَلَّى
إِلَى النَّاسِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَهُ فَقَالَ أَنْظِرُونِي مِنْ أَمْرٍ
فَجَاءَتْ جَرِيرَةُ وَرَجُلٌ حَرَفَاكُمَا عَلَيْهِمَا فَأَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَكَبَّرَ فَأَوْثَمَ إِلَيْهِ رَأَتْ
تَبَّتْ سَكَتَهُ حَتَّى قَضَى أَبُو بَكْرٍ صَلَاتَهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ فَقَالَ
عُمَرُ وَاللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ إِلَّا ضَرْبَةً بِسَيْفِي فَبَدَا
قَالَ وَكَانَ النَّاسُ أُمِّيَّةً لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا سَلَامَ الْإِسْلَامِ
لَا صَاحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْعَاهُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ
فَأَتَيْتُهُمَا بِكَرْبَةٍ فَخُشَا فَلَمْ يَزَالَا يَقْبِضُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ لَمْ
عُمَرُ يَقُولُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ إِلَّا ضَرْبَةً بِسَيْفِي فَبَدَا
فَقَالَ لِي بَطْنِي فَأَطَاعَتِ مَعَهُ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ فَوَدَّخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفَرِحْتُمْ وَأَفْرَحُوا لِي فَقَامَ حَتَّى أَكَبَ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ تَأْكُلُ مَيْتَ لَمْ
يَسْتَقِمْ ثُمَّ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ لَمْ
قَبِضَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ لَمْ قَبِضَ لَمْ قَبِضَ لَمْ قَبِضَ لَمْ
وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيَقْدِرُونَ وَيَدْعُونَ وَيَصَلُّونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيَقْدِرُونَ
وَيَصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَيْتَ لَنَا فِي مَكَانٍ الَّذِي قَبِضَ اللَّهُ فِيهِ رُوحَهُ
فَإِنَّ لِلَّهِ أَمْرًا يَقْبِضُ رُوحَهُ فِي مَكَانٍ سَيَبْقَى فَعَلِمُوا أَنَّهُ قَدْ صَدَّقَ أَمْرُهُمْ لَمْ يَنْصَلِبُوا
يَسِيرًا وَاجْتَمَعَ لَهُمْ أَجْرٌ يَنْشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَرِقُوا إِلَى أَخَوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
يَدْخُلُهُمْ مَعْنَانِي هَذَا الْأَمْرُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ مِينَا أَمِيرًا وَمِنْكُمْ أَمِيرًا فَقَالَ عُمَرُ

مَنْ لَمْ يَمُتْ هَذَا الشَّيْءُ ثَانِي لَيْسَ فِي الْفَارِادِ يَقُولُ الْمَلِكُ لَا خَيْرَ إِلَّا
 اللَّهُ مَعَنَا مَرَّ مَرَّةً قَالَتْ مِمَّ بَسْطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَيَا بَوَّالَ النَّاسِ بَيْعَ حَسَنَةٍ حَمِيدَةٍ

ہوا منقول سالم کی زبان سے لہی حضرت نبی کا ورجانی لہجہ فی مرض کی اویہ شدت
 ہوئی بیہوش کچھ انصاف حضرت افاقہ جبکہ بیہوشی سی پائی نسبی فی بات یہہ او کو سنائی
 لہ اب وقت نماز آیا ہی ستر جواب او کو دیا حضرت فی ہنگر لہ مان کہد و بال اسد ان
 نماز اگر ابوبکر پڑھا دے ٹری بوکر لوگوں کی امانت رہی یعنی بحاقید جماعت
 پھر اسکی بعد آئی کچھ غشی ہوئی پھر او کو لاحق بیہوشی سی ہوئی جب آپ او حالت سی
 کیا ارشاد دیا ہی بتکار سنا جب عائشہ فی حکم اونکا لہا بس مٹل ہی باپ سیر
 وہ ہوگا جب کہرا ہر امانت مذکبی کا غرض مان نکو حضرت نہوگا اوکی دل پر یہ گوارا
 ہایت دسی ذہنی لگی کا اگر یہ حکم کرتی اور کو آپ تو بہتر تھا کہ ہی محزون پیرا
 غشی کی سی پھر اسکی بعد جا ہوئی لاحق بحال پاک حضرت ہوئی پھر جوا فاقہ تیسری بار
 لوکی پھر آپ فی ویسی ہی تھا لہ یعنی جا کہو بوکر آوے نماز اگر وہ لوگوں کو پڑھا دے
 بسوئی عائشہ کر کی اشارا لہا ارشاد یہ ہے آشکارا لہ یہ باتیں جو تم اب کر رہی
 مثال صاحبات یوسفی ہو لہ یعنی ل میں ہی بات مجھو بظاہر جسکو کہتی ہو نہیں خوب
 غرض ہو چا مودن کو جو ارشاد اذان اوسنی کہی با جان ناشاد سنا صدیق فی جو حکم حضرت
 یہ پائیں ام حضرت کی امانت پھر اسکی بعد ایسا ماجرا تھا مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا
 تو فرمایا کہ دیکھو اوسن بشر کو لہ نگیکہ آج میری واسطی ہو سنا یہہ اچکا جو قول طنا ہر
 بریرہ وہاں ہوئی فی القور جائز وہین پھر دوسرا ہی شخص آیا لہ نگیکہ آپ فی او پیر لگا یا
 ہوئی اسطور سی باہر برآمد جناب شاہ دین حضرت محمد ہوئی صدیق جب آگاہ اونکے
 ارادہ یہہ کیا چچی کو پھرئی لہا بس آپ فی او نکو ارشاد لکھو چچی کی آنے کا ارادہ
 غرض صدیق نگین فی اوسن کام نماز اپنی کو پہنچایا با تمام پھر اسکی بعد یہہ کہتا ہی آوے

ہونی رحمت جناب مصطفیٰ کے کہ تھی وہ آپ پر کس درجہ شیدا
 یہ انکو جوش شائستہ تھا کہ سو کندھائی پاک کمانی
 کہ کی حدت نبی فی اس جہان ہی تو میں کہنچی ہوئی ہوں آج تلوار
 وہ ان تھی اور چاشخاص حاضر ہوئی تھی شربہ حیران مضطر
 نہ کیا تہانہ آیا تہا وہ ان سپر تو وہ اس اسطی فوت نہی سی
 کہ اسالم سی پہر لوگون نی سیا کہ تو یار نبی کو جا بجا لا
 کہ میں آیا بن نہ دیار حضرت تو وہ بوجہ یار سبے تھی
 لیا میں پاس ادنی زاو گران نہایت مضطرب حیران پریشان
 کہا حضرت سوئی جنت لگی کیا تھیں کہ اسما اجنبہ ہی
 کہ گر کوئی کر گیا یہ حکایت کہ دنیا سی ہوئی حضرت کی رخت
 کرد کا قتل اسکو یار کی تات اوئی صدیق شکر حال نا گاہ
 وہ ان فی تو یہ احوال دیکھا ہجوم واز و حام مردمان تھا
 ذرا آئی کا مجکور استہ دو ملا رستہ تو وہ یا پر پیسہ
 بعین بقیراری کر پڑا وہ ان پریشان حال حیران چشم گران
 لیا بوسہ جبین نازنین کا سنبھل کر پیر پئی تسکین مت
 کہ تھی وہ آپ پر کس درجہ شیدا کہ تھی وہ آپ پر کس درجہ شیدا
 یہ انکو جوش شائستہ تھا کہ سو کندھائی پاک کمانی
 کہ کی حدت نبی فی اس جہان ہی تو میں کہنچی ہوئی ہوں آج تلوار
 وہ ان تھی اور چاشخاص حاضر ہوئی تھی شربہ حیران مضطر
 نہ کیا تہانہ آیا تہا وہ ان سپر تو وہ اس اسطی فوت نہی سی
 کہ اسالم سی پہر لوگون نی سیا کہ تو یار نبی کو جا بجا لا
 کہ میں آیا بن نہ دیار حضرت تو وہ بوجہ یار سبے تھی
 لیا میں پاس ادنی زاو گران نہایت مضطرب حیران پریشان
 کہا حضرت سوئی جنت لگی کیا تھیں کہ اسما اجنبہ ہی
 کہ گر کوئی کر گیا یہ حکایت کہ دنیا سی ہوئی حضرت کی رخت
 کرد کا قتل اسکو یار کی تات اوئی صدیق شکر حال نا گاہ
 وہ ان فی تو یہ احوال دیکھا ہجوم واز و حام مردمان تھا
 ذرا آئی کا مجکور استہ دو ملا رستہ تو وہ یا پر پیسہ
 بعین بقیراری کر پڑا وہ ان پریشان حال حیران چشم گران
 لیا بوسہ جبین نازنین کا سنبھل کر پیر پئی تسکین مت

إِنَّكَ صَبِيحٌ وَانْتَوَيْتُ

تھا لوگون فی تب او یا حضرت ہوئی کیا آپکی تحقیق حلت
 سدا ری آپ جنات عدن کو یہ شکر صاف سب لوگون جا
 یقین اس بات کا جب انکو آیا تو یہ صدیق سی احوال پوچھا
 پڑین پس آپ پر نا دیدہ نم تھا صدیق فی لوگون سی پڑو
 کہا لوگون فی کیفیت تباد پڑین کس طرح سی اسکا پتا دو
 تھا صدیق فی لوگون سی سن لیا صدیق فی لوگون سی سن
 کہ جنت کو ہوئی حضرت روانا تھم یعنی نماز میت اہدم
 نماز میت ختم رسل کو کیا صدیق فی لوگون سی سبکدشا

لہاں طرز و طریقہ کو نہ کہو یا د
 شروع و ابتدا تک میرے ہو
 تو یا میرے کوکل آوی وہ است
 لہاں صدیق ہی یوں بار دیگر
 لڑین کی دفن دین کی پیشگو
 لہاں صدیق نی وجو مکان ہی
 لگا لہاں جہان پاکیزہ تر سی
 غرض ہو کہ کا یہ جو بیان تھا
 ہوئی مشغول غسل شاہ ابرار
 لکھا ہی شایع غسل نبی
 قسم ہی تھا بکا غسل دخل
 آساہ اور صبح ہی وہاں پر
 لہاں کرنی لگا کچھ اور مذکور
 لہاں صدیق سی بہتری بہت
 لڑین اپنا شریک مصلحت میں
 غرض انصار سی جب مشورت
 مکرّم میں تھا ہر حلیفہ
 لہاں کسی لٹی یہ بات حاصل
 لہاں ہمراہ ہی وہ دوسرا ہی
 فضیلت دوسری یہہ بر ملا
 لہاں موت میں نہا تو غم
 لہاں سب میں سی اس کا تم ہو
 پڑین پر و درود با صفت کو
 غرض پر و دوسری جو لوگ آوی
 لہاں ہو گئی دفن ہی حضرت پیہر
 لہاں لوگوں نی ان یہہ ہی بتا
 لہاں جانی فوت ختم مرسلان ہی
 بجز ہی وہاں طیب و پاک
 بصدق لی یقین کو کیا
 غرض مصروف غسل مصطفیٰ ہی
 دیا تھا غسل عباس علی نے
 لہاں یہہ دونوں فرزند ان عباس
 معاون ہی بغسل ذاتی طور
 لہاں تھی وہ جو ہا جر لوک حیران
 چلو انصار کی یہاں تم اس وقت
 لہاں ہو قائم مکرّم خلاف
 تو اون لوگوں نی ایسی مصلحت
 جواب اد کو دیا حضرت عمر نی
 لہاں ہو اس میں مصلحت میں ہاں
 لٹی تھی مابین حضرت جس وقت
 لہاں او کو املا سخن کیا ہی
 فضیلت میری ہی یہہ ہو یا
 ناز اس طرح وہ پر کی جا وے
 دعا سی جب کہ ہو جا وے غمت
 اسی ہوت سی وہ ہی ہی دین
 لہاں بو کفر فی خیرہ لہاں کو
 لڑین کی کس مکان میں دفن ہو
 خدائی روح اظہر کو بدن سی
 وہیں ہو کا مزار شاہ لولاک
 ہوئی موقوف جب تکرار و کفار
 چچا حضرت کی اور بیٹی چچا کی
 ہوا تھا فضل نعلانی میں شام
 قرابت میں قریب شرف انار
 یہاں جمال تہا راوی کو منتظر
 ہوئی آسین گرم مشورت وہاں
 لہاں انصار کو ہم مشورت میں
 سبھی شامس آویں زیر بیت
 لہاں ہم میں سی ہاں ہر حلیفہ
 نبی کی یا مخلص با خبر نے
 خدائی اس طرح کسکو کہا سی
 بجز ہو کہ تہا کب دوسرا ست
 لہاں تہا غار میں ای بار ہدم
 لہاں بو کفر سی حضرت نی اد جا

لہ یعنی ہم گناہ کر اوس وقت کہ بس اندر ہم ورنو کی ہی سلت ہوئی جب اسکی ثابت یہ نسبت
تو ہی صدیق شایان خلافت عمرنی پرتوات اپنا بڑا یہ لٹ صدیق بیعت کو لا یا
ہوئی صدیق سی تقدیم بیعت پھر اسکی بعد ہی تعمیم بیعت کہ جواسخاص تہی حاضر ہوا
بہی اصل ہوئی بیعت کی اند کہ کی صدیق اوس سب سبھی باخلاص دل حسن عقیدت

سَمِعَ عَنْ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَةَ كَرِبَ الْمَوَدَّةِ
مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَأَكْرَبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِبَ عَلَى ابْنِكَ بَعْدَ
يَوْمَ أَنْ قَدِّمْتَ مِنْ أَمْرِكَ مَا لَيْسَ بِنَارٍ مِنْهُ أَحَدًا الْوَفَاءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

انس کتابی یہ باویدہ ہم کہ یعنی شدت و سختی کا عالم رسول امیر دروا دریا
بیان کیا کہ جسکی گذر اسو گزرا جناب فاطمہ بنت شہ دین نہایت مضطرب مخزون و غمگین
یہ کہ تہی نہیں کہ کیا ہی کی محنت ہوئی لاحق بجان پاک حضرت یہ شکر اونیسی ہوا شا پھر حراج
کہ ہی سختی جو تیری باپ پر آج پھر اسکی بعد یہ شدت نہو کی یہ کرب و سختی و محنت نہو کی
وہ ہی لاحق تیری بابا نبی کو نہیں جس چیز سی چار و کیو قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہی
کہ جسیر موت کا صد نہ نہیں ہی

عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَانَ لَهُ فُطْرٌ
مِنْ أُمِّي أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فُطْرٌ مِنْ أَمْرِكَ فَجَاءَ
مَنْ كَانَ لَهُ فُطْرٌ فَأَمَّا قَالَ فَمَنْ كَانَ لَهُ فُطْرٌ مِنْ أَمْرِكَ فَأَمَّا قَالَ لَا سِتْرَ لِي فِيهَا إِلَّا

ابا فرزند ابی عباس کی حال کہ حضرت سی سائین یہ احوال زبان اطہر واقع ہن سی کی
باین گفتا یعنی در نشان تہی کہ امت میں ہی ہر سی کی لٹی ہون و فطرا لگی پیری
خدا ماو پر زکرا و نی جنت لڑکا او کی باعث سی غایت لٹا تب عائشہ نی یہ ہی کہ
کہ جسکا ایک ہی چہ ہوا مو فطرا لگی ہی ہو دیکھا کیون لٹا حضرت نی او توفیق الی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغُرَّتْ وَائْتِنِي أَعْمَلُ مِنْ كَانَ سَعَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى مَرْكَازِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بیان بوبرہ سے جھٹکتے	کہ آئین فاطمہ زوکیہ صدیق	لہا اوس نائب خیر اور اسی
جناب فاطمہ خیر انسانی	لہ ہود و ناسی جب جانا تمہارا	بہد ترکہ کا وارث کون ہوگا
لہا صدیق نبی نبی سی	مری فرزند ورنہ وارث بدیج	لہا یہ بات سبکی فاطمہ نبی
جناب نور چشم مصطفائی	لہا می صدیق ہی اس کا کیا	لہا لون ترکہ نہ میں اپنی پدر کا
لہا صدیق نبی خیر انسانی	لہا میں یون سنابھی مصطفائی	لہا ہمس جو رہی باقی کوئی شی
تو ہر گز حق وارث وہ نہیں ہی	وہ بھی یعنی فقط صدقہ و خیرا	نہیں ہی اس میں کہہ شک کی بات
ولیکن میں جنوں نائب نبی کا	خبر گیران رہو گا اوس کسی کا	لہا وہ کرتی تھی جسکی شکست
کہونگا اوسکی میں تیار داری	و یا کرتی تھی جسکو نفقہ و نان	لہا رنگا میں ہی حاضر کا ساما

سَحَّ عَنْ أَبِي الْخَثَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَ عَلِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ لِيُخَصِّمَا يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَّابٌ أَنْتَ كَذَّابٌ قَالَ عُمَرُ لَطِيفَةٌ وَالْأُخَيْرُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ دُرَيْدٍ كُنَّا بِاللَّهِ أَسْمَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالٍ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِيَّاهُ لَا تَغُرَّتْ وَفِي الْخُرُوفَةِ

بیان راوی پدر ہی بختری کا	لہا اس قصہ کو ہی مذکور کرتا	لہا یعنی ایک دن عباس و حید
ہوئی حاضر عمر کی پاس اگر	ہو اتھاس لہی و مان و نکا نا	لہا قصہ تھا بہتچی سی چچا کا
بہم و نہیں کہہ ایسی گفتگو تھی	لہا آئی بخش خاطر کی بوتھی	جوا لی مرضی بہراہ عباس
تو اوس سن کا میں حضرت عمر	زیر و ظلم و سعد عبد رحمان	یہہ چاروں جنتی اصحاب تھی انہ
عمر نبی اوسنی ایسی التجا کی	لہا ہی تھو تم ہی خدا کی	لہا تم ہی یہ سنابھی مصطفائی
لہا رہتا ہی جو ترکہ انبیا سی	وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہی	وہ ترکہ وارثون کو ناروا ہی
نکرا اوس مال سی جو کچہ کھدا	میری ازواج کو جائز ہی تھو	و یا جو کچہ کہ حق عا ملان ہی

روا اس نال سی دنیا و ثان ہی باری مال میں نہیں وراثت کری کوئی نہ ہرگز بعد طہست
غرض بیان ہی جو راوی تروا بیان کرتا ہی وہ ایسی حقیقت نہ ہی مذکور کچھ لگی کو قصہ
نہی تقریر بیان لیکن زیادہ

۱۴۰۰ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّثُ مَا تَرَكَكَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ
زبان عائشہ سی ہی بیہ کور کہ حضرت کہا تھا ہی دستور کہ ہمس جو کہ رجاتا ہی ترکہ
نسبہ او کو ورثہ ہی و صدقہ

۱۴۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا
دِرْهَمًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْتِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ
بیان ہی بوسریہ متقی کا کہا کرتا تھا و حناد میں ہی کہ فرماتی ہی یون سہ و عالم
کہ مجھسی جو رہی دنیا و دہم مری وارث اوسی مال وراثت نہ تھا وین کرین ہرگز نہ قسمت
کہ نفقہ مری ازواج کو وین حقوق اپنی مری مل ہی لینی جو ان خرچون سی ہجاوی یا و
بہر صورت وہ ہی خیرات و صدقہ

۱۴۰۲ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ فَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ فَتَصَامَكَ
فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَسْتَدْكُم بِالَّذِي يَأْذِنُ بِهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّثُ مَا تَرَكَكَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ كَمَا

یہ ہی جو مالک بن اوس سے روایت اوسی بیان ایسی ہی کہ میں آیا عمر کی پاس جہدم
تو سعد و عبد الرحمن طلحہ با ہم وہین حضرت عمر کی پاس آئی علی عباس ہی تشریف لائی
کہ اوسنگام عباس علی میں ہم مکرار ہی مال نہ سمجھیں ہوئی وار و جو وین عباس حید
عمر اس بات کو لائی زبان نہ کہ سن و طلحہ سعد و عبد حار قسم او سکی و لانا ہوین میں یہا
کہ جسکی حکم سی قائم سما ہی زمین ہی امر سی او سکی ہجا ہی کہ تم مینو مگو ہی یہ بات معلوم

لہ کہتی تھی رسول پاک معصوم	لہ ہم چوڑی ہوئی جاتی چوڑی	وہ حد قد ہی مکرور نہ نہیں ہی
یابون کی نام ایروپاک	لہ جسکی حکم میں ہی ورافاک	لہ یعنی تو عمر کتنا بچا ہے
رسول اللہ ہی کہتا	صدیقون کی کتابون میں کہتا	طلالت سی ہوا مرقوم و مسطور

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا سِتْرًا وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَاسْتَكْفَى الْعَبْدُ الْكَاهِلَةَ

زبان عائشہ سی ہی یہ اخبار	لہ چہرہ آب پی درہم نہ وینار	کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چہرہ
تھی ایسی مخر و پیش سولا	ایسا روپی نہی حضرت عائشہ	جھی شکستہ سنا تہا میں ہرچی
لہ حضرت بی بیوت ترک و بنا	خدا م و جو کرمی ملک ہی ہوا	

بَاب مَا جَاءَ فِي رُويَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَاءِ فَقْدًا أَوْ قَالِ السَّيِّطَانُ لَا يَحْتَمِلُ سَيِّئَةً

مدد کرنا ہی جسکی طالع بیدار ای کافی | رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار پانا

بیان رویت حضرت نبی ہی	لہ حالت طالب دیار کی ہی	ہو جانا ہی نغم سی دوپار
لہ تھا ممکن کسیکا بہان بطار	ولیکن بخت ایسا نہو گیا ہی	ہی دیدار شکل ہو گیا ہی
لہون کیا آہ نایوسی کی سن	لہی یہ عمر یوں برباد ہیات	کہ اونکی رو ہی اقدس کو نہ کیا
اوسل برونی مقوسن کو نہ کیا	یہہ خوبی طالع ناساز کی تھی	نہیکنا روی اظہر خواب میں ہی
تسل ہی کوئی کر تانہیں ہی	لہ یہہ جو بیکلی تیری تئیں ہی	خدا ہی معطی دو باب و جواد
عجب کیا ہی اگر تجھ کو نہی ثناء	لہ اوس و می مبارک کو نہ کیا	غم حرام و حیران سی چہرہ روی
اس اباسی کافی کہم کردہ مقصود	لہ لکھنی ہی حدیث ابن مسعود	بیان کر تائی ہر روی سناود
لہ یوں حضرت نبی فرمایا ہی اراد	لہ دیکھی جس کسینی ہر صورت	جھی گواہی ویکنا باب انصود

۱ یعنی خواب میں ابلیس دو نہیں تو دوسری صورت میں موجود

۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَنْشَبُهُ سِوَى

کلام بوبرہ سعدی زبان پاک سی او سکونہی وہ کہتا ہی کہ حضرت نے کہا تھا
کہ جس نے خواب میں جو مجھو دیکھا مجھ کو اوسنی دیکھا ہی تحقیق نہ شیطان کو نہیں چاہتا تو فریق
نہ میری شکل کی تصویر لادھی دیا تشبیہ میری سی بناوے

۳ وَعَنْ كَلْبِ بْنِ سَمْعٍ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَنْشَبُهُ سِوَى

کلب با خبر کہتا ہی ایسا نہیں بوبرہ سعدی سناتا وہ کہتا تھا سنائی ہی سی
نہ کہتی ہی مجھ دیکھا ہونی وہ اسکا خواب سچا ہی بقید بیان کہ نامی تحقیق تحقیق
نہ شیطان کو نہیں ہی طا نہ دیکھا دوی ہنگر میری ہوت کلب ایسا بیان کرتا ہی ظاہر
نہ عباسی کی سیر کے کنار نہ میں خواب میں حضرت کے بچھا حسن بن علی کی شکل میں تھا
یہ سکر محسوس خدا بند بولی نہ یعنی بجا دیکھا ہی تو نبی نہ ہی حضرت حسن کو بسکہ حار

رسول اللہ میں تشبیہ کامل

۴ عَنْ بَرِيدٍ الْفَارِسِيِّ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْمَنَامِ رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِمَنِ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ النَّبِيِّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْشَبُهُ سِوَى مَنْ رَأَى ابْنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى
هَلْ يَسْتَطِيعُ أَنْ تَمُوتَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ انْتَمَتْ لَكَ
وَرَجُلَا ابْنِ الرَّسُولِ حَسْبُهُ وَحِجَّهُ أَسْمَرُ بِلَا بَيَاضٍ كَحُلِّ الْعَيْنَيْنِ حَسْبُ الصَّحْبِ وَحَسْبُ الْوَدَّ

الوجه قد ملأته حبيته ما بين هذه الى هذه قد ملأته حبيته قال عوف
ادبرها كما دمع هذا العنق ابن عباس لم يأت في البقرة ما استطعت استنحه وهد

نیز فارسی را وی کا بی نام	که تها و ده کاتب مصحف و السلام	لما اوسنی که بین خواب میں تھا
جناب سرور عالم کو دیکھا	ہوا حاضر نبرد ابن عباس	لما نہ خواب اوسنی کی کم و کا
لما عباس کی بی بی اوسدم	لہ فرماتی تھی یوں سہ اعالم	لہ شیطان میں نہیں ہرگز طاقت
لہ بن آدمی و میری شکل و صورت	غرض مٹی میں جسنی مجھ کو دیکھا	مجھی کو اوسنی دیکھا بی محابا
ہوئی پھر محسبی عبداللہ طب	لہ ان ہننا ہی اوصحت کا	لہ توئی خواب میں جس شخص دیکھا
بیان کچھ صوف کر سکتا ہی اگا	لہا میں کہ تها و ده مر دیا	خوش اندامی میں اوسط جسم لا
نہ فریہ جسم تھانی لا عنہ اندام	رکھی تها اعتدال حال کی کام	و وہی جو گندمی نکت بدن کی
و کتا اوسین تها نور سپید	سیہ چشمی کا عالم اکہ پر تھا	لبون پر کچھ تبسم کا اثر تھا
عیان چہرہ تپا تہ ویر کا حال	مرد ویر سی تها فاع البال	عریض و خوشنما ریشن ساک
لہ تھی اس گوش سی گوش در گنگ	وہ سینہ لچکا تھا جو مصفا	بانوہ محاسن چپ ہا تھا
لہا ہی عوف روی نی بیان	لہ اس توصیف سی کچھ اور بہتر	غرض یہی نہیں میں جانتا
لہ بعضی جو بیان کر کی سناؤں	پہر عبد اللہ نی یہ بات سنکی	لہا ایسا زید فار سے سی
لہ تو یہ وصف ہی جس کا سنا	جوید از سی میں ہی ٹک دیکھا	زیادہ اس سی کر سکتا نہ تعریف
بیان کی جس قدر تعریف و ثناء		

عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ أَلْحَقَ

بیان بوقا و ده ہی جابی
تو یہ جانو کہ اوسنی حق کو دیکھا
بیان جناب ہی حضرت کی صورت
ہو ثابت کہ رکتی ہی حقیقت

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ أَلْحَقَ
فَاتِ الشَّيْطَانِ كَيْفَ لِي قَالَ وَرَوَى الْمُؤَرِّضُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ عَمْرُو بْنَ

افس نہی ہی کیا مذکور آیا
 بلا شک محکوم دیکھا ہی کہہ لو
 کیا ارشاد یہ ہی آپ نے ہی
 بنوت سنی اوسے حاصل ہی نسبت
 تو اوس سے ایک حصہ دے جا ہی
 نہ نظم بندی پہونچا بانجام
 رہی ہیں اور جو و قول ہاتے
 افس نہی ہی کیا مذکور آیا
 بلا شک محکوم دیکھا ہی کہہ لو
 کیا ارشاد یہ ہی آپ نے ہی
 بنوت سنی اوسے حاصل ہی نسبت
 تو اوس سے ایک حصہ دے جا ہی
 نہ نظم بندی پہونچا بانجام
 رہی ہیں اور جو و قول ہاتے

تصحیح نامہ صحیح بخاری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۶	بیا	بیان	۲	۱۱	زِرْ	زِرْ	۱	۱۰	یفسر	یفسر
۹	۱۱	القط	القط	۳۱	۵	صَنِعُ	صَنِعُ	۱۰	۱۰	ثَنِ	ثَنِ
۱۰	۸	چشمیں	چشمیں	۱۳	۱۳	الْحَبْرَةُ	الْحَبْرَةُ	۱۳	۱۳	ذہب	ذہب
۱۸	۱۸	عم	عم	۱۹	۱۹	النَّبِي	النَّبِي	۴	۴	زبر	زبر
۱۱	۷	عرق	عرق	۱۱	۱۱	حَمْرَاءُ	حَمْرَاءُ	۲۰	۲۰	نوعه	نوعه
۶	۱۵	تَكْفُفًا	تَكْفُفًا	۲۲	۱۰	زَهِي	زَهِي	۲۸	۲۱	ابيت	ابيت
۱۲	۷	بکری	بکری	۱۸	۱۸	نَقَضُو	نَقَضُو	۵۲	۱	ہم	ہم
۱۳	۱۳	لَوِیْلَ الذَّنْ	لَوِیْلَ الذَّنْ	۱۹	۱۹	رَوِیْتُ	رَوِیْتُ	۸	۸	کُورِشَ	کُورِشَ
۱۴	۲۰	آیا	آیا	۲۳	۸	اللَّهِ	اللَّهِ	۵۳	۱۳	سُکِ	سُکِ
۱۶	۲۱	تَغْنِيهِ	تَغْنِيهِ	۱۵	۱۵	الْمَغِيرَةِ	الْمَغِيرَةِ	۱۵	۱۵	اَدَى	اَدَى
۳۸	۲۱	اللَّهُ	اللَّهُ	۲۷	۲	الْحُجُوءِ	الْحُجُوءِ	۵۷	۱۹	بَشَاوِ	بَشَاوِ
۲۱	۲	نَصَفَ	نَصَفَ	۲۴	۱۲	مُنْتَنِي	مُنْتَنِي	۵۵	۲۱	کَمَانِ	کَمَانِ
۳۶	۳۶	عَائِشَةَ	عَائِشَةَ	۳۷	۳	يَلْبَسُ	يَلْبَسُ	۵۶	۱۲	الْخَوَارِ	الْخَوَارِ
۳۷	۴	شَجَمَةَ	شَجَمَةَ	۳۸	۲۱	تَحْنَمُ	تَحْنَمُ	۵۸	۵	خَبَزَ	خَبَزَ
۶	۵	أَكْبَلُ	أَكْبَلُ	۳۹	۱۰	شَاوِ	شَاوِ	۹	۹	بِرْطَانِ	بِرْطَانِ
۱۸	۱۸	مُجْتَمِعَةً	مُجْتَمِعَةً	۱۳	۱۳	كَرْطُكُنِي	كَرْطُكُنِي	۵۹	۱	دُجَاجِ	دُجَاجِ
۳۳	۱۴	دَهْنٌ	دَهْنٌ	۲۱	۲۱	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدٌ	۱	۱	دُجَاجِ	دُجَاجِ
۳۴	۱۳	شَدَبٌ	شَدَبٌ	۴	۵	تَجَابَ	تَجَابَ	۲	۲	شَيْعًا	شَيْعًا
۲۶	۸	شَيْبِ	شَيْبِ	۱۴	۱۴	يَزِ	يَزِ	۱۹	۱۹	اَكْلُ	اَكْلُ
۲۷	۱۲	بَات	بَات	۱۹	۱۹	نَانُكَ	نَانُكَ	۱۱	۱۱	فَقْدَرْتُ	فَقْدَرْتُ
۲۱	۲۱	جَمَكِي	جَمَكِي	۲۱	۱	الرَّسُولِ	الرَّسُولِ	۱۳	۱۳	يَجِبُ	يَجِبُ
۲۸	۱۰	وَلْتَلَا	وَلْتَلَا	۷	۷	بَنِ	بَنِ	۲۱	۲۱	لَا تُغْرَ	لَا تُغْرَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۲۱	الوجه	الوجه	۴۷	۱۶	بائے	بائے	۹	۱۷	تو فرماتے	تو فرماتے
۶۱	۹	قال النضر قال النضر	قال النضر قال النضر	۱۷	۱۷	بہر	بہر	۵۱	۱۱	مکروہ عمر بن	مکروہ عمر بن
۱۰	۱۰	دبکاء دبکاء	دبکاء دبکاء	۲۱	۲۱	تھی	تھی	۷	۷	اسماء من	اسماء من
۱۸	۱۸	کرن بیان کرن بیان	کرن بیان کرن بیان	۴۸	۴۸	رسول	رسول	۱۵	۱۵	عن النضر قال	عن النضر قال
۴۲	۸	مشق مشق	مشق مشق	۵۹	۵	ابو ہریرۃ	ابو ہریرۃ	۱۸	۱۸	سمری	سمری
۱۹	۱۹	باطن باطن	باطن باطن	۱۱	۱۱	عثمان	عثمان	۱۲	۱۲	بچپانے	بچپانے
۶۳	۹	کرمکا کرمکا	کرمکا کرمکا	۹۶	۸	خیر	خیر	۹۶	۸	خیر	خیر
۲۰	۲۰	خستے خوی	خستے خوی	۸۰	۱	کما یقوم	کما یقوم	۹۷	۷	سری فائونگو	سری فائونگو
۴۵	۲	عالم علی السلام	عالم علی السلام	۸۱	۶	مال	مال	۹۹	۱	مجاہد	مجاہد
۸	۸	وہوئی بد و ہوئی بد	وہوئی بد و ہوئی بد	۸۳	۴	واخر واخر	واخر واخر	۱۰۱	۱۲	خرج	خرج
۶۶	۴	سچہ سچہ	سچہ سچہ	۸۵	۸	فلا اسوفا اسوفا	فلا اسوفا اسوفا	۱۰۱	۱۹	خالکہ	خالکہ
۵	۵	طبار طبار	طبار طبار	۹	۹	اکبر اکبر	اکبر اکبر	۱۰۲	۷	الوزن	الوزن
۶۹	۱۴	قبل قبل	قبل قبل	۱۱	۱۱	شکک شکک	شکک شکک	۱۰۳	۱۳	اثر یہ جواب	اثر یہ جواب
۷۰	۹	فلسی فلسی	فلسی فلسی	۸۶	۹	یغظی یغظی	یغظی یغظی	۱۰۳	۶	ذالک	ذالک
۷۹	۳	قاموا فاما وہو	قاموا فاما وہو	۸۷	۱۹	دوبار دوبار	دوبار دوبار	۱۰۴	۱۰	بی ہریرۃ	بی ہریرۃ
۵	۵	بیر عمر بن عبد ربو	بیر عمر بن عبد ربو	۸۸	۱۰	باردار	باردار	۱۰۵	۱۸	سوعہ قیل	سوعہ قیل
۱۵	۱۵	بہر کیا بہر کیا	بہر کیا بہر کیا	۴	۴	ابن بن	ابن بن	۱۰۷	۶	مہ سہ	مہ سہ
۷۷	۲	میں کچھ تین برقی	میں کچھ تین برقی	۷	۷	تجہ تجہ	تجہ تجہ	۱۰۸	۱۴	خفصہ	خفصہ
۱۱	۱۱	دین دین	دین دین	۱۹	۱۹	وسلم	وسلم	۱۱۰	۱۴	پرہنگ	پرہنگ
۱۵	۱۵	یہ یہ	یہ یہ	۹۰	۹	گل گل	گل گل	۱۱۰	۱۶	فدہ رعب	فدہ رعب

[illegible]